

فیضانِ سنت اور علمائے اہلسنت پر اعتراضات کا علمی و فقہی بیان



مطالعہ مفتی محمد رفیع حقانی
میں مذہبی عقائد و دعوتِ اسلامی

مسلم کتابوی لائبریری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
وعلى آله وصحبه أجمعين

انتساب

امیر دعوت اسلامی

حضرت مولانا محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

جوشب و روز دین اسلام کی ترویج و اشاعت

اور احیاء سنت مصطفیٰ ﷺ کے لئے کوشاں ہیں۔

مگر قبول اللہ ہے عز و شرف

ابولکیم محمد صدیق

نام کتاب	_____	میں طبع ہوئی سنتیں اور دعوت اسلامی
مؤلف	_____	ابولکیم محمد صدیق
اشاعت	_____	بار اول
میں اشاعت	_____	بھادی الاول ۱۴۲۲ھ بروز اکتوبر ۱۹۹۹ء
صفحات	_____	۲۴۲
طبع	_____	اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز، لاہور
ناشر	_____	مسلم کتابری لاہور
قیمت	_____	۶۶ روپے

میلے کے پتے

مسلم کتابری دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور فون: 7225605

نہان اکاؤنٹی، اسپتال روڈ جہانیاں منڈی خانیوال

سٹی کتب خانہ، دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ غفرہ نزد پولیس چوکی سبزی منڈی، فیضان مدینہ، کراچی نمبر ۲

گولہ خضراریٹی کیٹمنز 10۔ دربار مارکیٹ لاہور۔

نور الحق ۲ پیش کش نہ
Nusratul haq@yahoo.com
احمد رضا قادری رضوی سلطان پوری
طاب دیا:-

بفیضانِ کرم



شیخ انصاری رحمہ اللہ سے حضرت مولانا

ملکی محمد اشفاق احمد رضوی مدظلہ

مستم مدرسہ غوثیہ جامع العلوم خانیوال



حرفِ اول

الحمد لله ونصلی علی رسولہ الکریم

○ علامہ ابو الحسن زید فاروقی دہلوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:-

حضرت مجدد کے زمانے سے ۱۲۳۰ھ تک ہندوستان کے مسلمان رو فرقاں میں ملے۔
ایک نئی سنت و جماعت، دوسرے شیعہ۔ اب مولانا میں دہلوی کا ظہور ہوا۔ وہ شاہ ولی اللہ
کے پوتے اور شاہ رفیع الدین، شاہ میراجیز اور شاہ سید القادر کے بچے تھے، ان کا مہمان محمد
میدان باب بیدی کی طرف ہوا اور نجدی کا رسالہ "روانا شرک" ان کی فکر سے گزرا اور انہوں نے
"ترویج الایمان" لکھی۔ اس کتاب سے نہ ہی آزاد خیالی کا اور شروع ہوا۔ کوئی دہلی
کا کوئی افسانہ نہ تھا، کسی نے اپنے آپ کو سنی کہا۔ اگر محمد بن کی جو حرکت اور احترام دلی میں تھا
وہ ختم ہوا۔ معمولی نوشتہ خواند کے اقرار، مہلے بیکہ اور افسوس اس بات کا ہے کہ تجدید کی حفاظت
کے نام پر ہر گاہ بیوہ کی تعلیم و احترام میں تنصیرات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یہ ساری فہمائیں، درج
لاغر ۱۲۳۰ھ کے بعد سے ظاہر ہوئی شروع ہوئی ہیں۔ اٹھ

○ محقق لاہوری میر قلندر علی شاہ سہروردی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:-

ایک مسلمان کے لیے نظام کا وہ ملہ جس قدر اہم ہے اس قدر ہی زیادہ اس کی طرف سے عام
تعلیم یافتہ طبقہ کو بھول کر رہا ہے۔ اور "ضرورت" عقاید "افہیات میں شمار کی جاتی ہے۔ مازک
اسلامی دنیا میں لکھا ہے کہ گریہ ہویں صدی ہجری تک کتب تاریخ سے کسی لیے محدث و مفسر

مولانا میں دہلوی کا ظہور ۱۲۳۰ھ لکھنؤ لاہور 1984ء / 1403ھ

۶
اور فقیر کا یہ نہیں چھوڑا " غیر مقلد " ہذا اس عدم تقلید کا نتیجہ یہ ہوا کہ روایتیں اپنا ہوا کے لئے کسی
کا دروازہ کھول کر جس نے جو چاہا اسے اپنا چنانچہ اسی سے روایتی طور پر اپنا وہ لگائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ
مذہب صحیح اسلام یہ کہ جو حضرت ائمہ کے آثار و اقوال کا شہادۂ قیام جو روایت ہو چکر گئی۔ ثابت ہے کہ
جب حضرت ائمہ علیہ السلام نے فعل میں جاگزین ہو جائیں تو ان کے اقوال و افعال کی نسبت ۳۰۰۰ روایتیں ہو کر رہیں
وہی تک نسبت صحیحہ جاتی ہے اسی عدم تقلید کے باعث فیضانِ روحانی کا یہ نئی سہلاب ہو کر بہرہ فقیر کی
مدد ہو چکی ہے۔ اے

جب آؤں گی ۱۹۹۷ء کے بعد میں نامور حسن روایتی کے قیام سے ہر صلیب پاک و ندامتیں غیر مقلدین
نے ہم پر لازم ہوا کہ اس کی تردید و انکار میں کمال شہرت ہو۔

○ مفتی عزیز الرحمن لکھتے ہیں۔
۱۹۷۵ء کے بعد آؤں گی (غیر مقلدین) کی وجہ سے جس کو ہندوستان میں بھی آئی
جس نے ایک خاص طبقہ کو ہندو بنا دیا۔

○

تقلید ائمہ کے بعد مخصوصا ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ (میں من جہت کوئی جاتی (۱۳۵۷ھ) اور فقہ
حنفی کے خلاف تین عظیم کتابیں تصنیف ہو چکی ہیں۔

- (۱)۔ مہیار فتح (میں من جہت کوئی جاتی (۱۳۵۷ھ) / ۱۳۵۷ھ) ج
 - (۲)۔ جرح منی الی منہ (مولوی محمد سعید مدنی متوفی ۱۳۵۲ھ / ۱۳۵۲ھ)
 - (۳)۔ نظیر المبین (مولوی محمد سعید مدنی متوفی ۱۳۵۲ھ / ۱۳۵۲ھ)
- ان تینوں کتابوں میں نہایت ہی سنجیدگی اور غور و فکر سے استعمال کی گئی ہے اس پر اس پر "الجرح منی
الی منہ" کے چند اقتباسات نقل کرتے ہیں۔

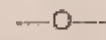
○ امام صاحب کا یہ بیان کہ جس نے جو چاہا اسے اپنا چنانچہ اسی سے روایتی طور پر اپنا وہ لگائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ
مذہب صحیح اسلام یہ کہ جو حضرت ائمہ کے آثار و اقوال کا شہادۂ قیام جو روایت ہو چکر گئی۔ ثابت ہے کہ
جب حضرت ائمہ علیہ السلام نے فعل میں جاگزین ہو جائیں تو ان کے اقوال و افعال کی نسبت ۳۰۰۰ روایتیں ہو کر رہیں
وہی تک نسبت صحیحہ جاتی ہے اسی عدم تقلید کے باعث فیضانِ روحانی کا یہ نئی سہلاب ہو کر بہرہ فقیر کی
مدد ہو چکی ہے۔ اے

نے ہاٹ کون روایتیں کاظم غیب، ص ۱۰۰ طبع لاہور (۱۳۵۲ھ)

۱۰۰۰ طبع

کے تراجم، ج ۱، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹

- (۲) مولانا یحییٰ فیضانِ مکتب، اصفہان از مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۵۰ھ)
- (۳) یہ دونوں تصانیف مولانا محمد حسین دہلوی کی کتاب "میسرا الحق" کا ترجمہ اور جامع جواب ہے
- (۴) فتح المبین از مولانا منصور علی مراد آبادی
- (۵) "مداوی غی الدین غیر مقصد کی کتاب" ظفر المبین "کا رد و جواب"
- (۶) ظفر المبین از مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۱۵ھ)
- (۷) "ظفر المبین" از مولانا محمد علی شاد بٹالوی (م ۱۹۵۶ء)
- (۸) "اقوال و تصانیف مولانا محمد علی شاد بٹالوی" از مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۹۳۸ء)
- (۹) "مداوی محمد سعید باری غیر مقصد کی کتاب" اجرح علی اعلیٰ حنیف "کلمہ مثل مختلفہ جواب"
- (۱۰) "مدار الحق جواب میسر الحق از مولانا شاد بٹالوی" (نہاگ شین)
- "اخبار عمری" (دہلی) اور ہفت روزہ "الہدایت" (امر تسر) کے امام ابو حنیفہ اور لکھنؤ کے مفتی پر سید جا
- تقید کے جواب کے لیے "امر تسر" سے ہفت روزہ "النتیجہ" (۱۹۱۵ء) میں اجراء ہوا ایک
- دست تک آستانِ حنیفہ پر ہوائی قہر و تاب سے پتہ چلا کہ اس کے نامور اور کئی سنی مفتی ماہانہ اور ہفت روزہ
- رسائل و رسائل اور انظر ہم پر قریب



ایسے بڑے ترین اور پر فتنہ روز میں جو ملو اہلک و بدعتیہ ان محفل میں آنے لگے ہیں۔

بعض کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

- (۱) مولانا محمد علی بیوی (م ۱۳۳۰ھ) (صاحب نام السن)
- (۲) مولانا شاد حسین ماسپور علی قادری (م ۱۳۱۱ھ)
- (۳) مولانا عبدالحق شکرانی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۴) مولانا منصور علی مراد آبادی
- (۵) مولانا غلام رسول علی قادری (م ۱۲۹۵ھ)
- (۶) مولانا محمد رشید بیوی قادری (م ۱۳۱۲ھ)
- (۷) مولانا محمد قاسم گروہی (م ۱۳۱۲ھ)
- (۸) مولانا شاد حسین ماسپور علی قادری (م ۱۳۱۱ھ)
- (۹) مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۱۵ھ)

مولانا منصور علی مراد آبادی مدرسہ مدنیہ حیدرآباد دکن (انڈیا) ملائے حنفیہ میں شہداء اتفاق ہیں۔

(ظفر العلماء از مولانا محمد حسین دہلوی)

- (۱۰) مولانا سید ابوالفضل شاد بٹالوی (م ۱۹۳۳ء) (۱۳۵۲ھ)
- (۱۱) مولانا غلام قاسم بٹالوی (م ۱۳۴۰ھ)
- (۱۲) مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۱۵ھ)
- (۱۳) مولانا محمد علی شاد بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۱۴) مولانا ظفر المبین بٹالوی (م ۱۳۱۵ھ)
- (۱۵) مولانا محمد سعید بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۱۶) مولانا محمد علی شاد بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۱۷) مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۱۵ھ)
- (۱۸) مولانا سید ابوالفضل شاد بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۱۹) مولانا محمد علی شاد بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۲۰) مولانا محمد سعید بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۲۱) مولانا محمد علی شاد بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۲۲) مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۱۵ھ)
- (۲۳) مولانا محمد سعید بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۲۴) مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۱۵ھ)
- (۲۵) مولانا محمد سعید بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۲۶) مولانا محمد علی شاد بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۲۷) مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۱۵ھ)
- (۲۸) مولانا محمد سعید بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۲۹) مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۱۵ھ)
- (۳۰) مولانا محمد سعید بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۳۱) مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۱۵ھ)
- (۳۲) مولانا محمد سعید بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۳۳) مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۱۵ھ)
- (۳۴) مولانا محمد سعید بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۳۵) مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۱۵ھ)
- (۳۶) مولانا محمد سعید بٹالوی (م ۱۳۱۱ھ)
- (۳۷) مولانا قاسم علی شکر قندھاری (م ۱۳۱۵ھ)

سے ایک بھی کسی ملاقات یا ملک میں موجود نہ تھا وہاں کے رہنے والوں کو جنت کی راہ چلانے کے لئے کافی ہو۔ اور حق تعالیٰ تمام علوم میں لوگوں کی ضروریات کو پورا کر دے۔

اب محمود و شکر علی آلوسی غیر مقلد کی عبارت ملاحظہ ہو۔

مہربانی کی بھارت و ملاقات اس کے اہل کی کو جھٹلاتی ہے۔ مقلد، مقلد کے علم میں کے علم میں کب پیر؟ جن کی عبارت ملی ہو۔ ختم تھی۔ بتایا تو کہ کسی ایک علم کا کچھ حصہ بھی اس کو نہیں ملا۔ پھر اس کا زہد و درج اور تقویٰ کہاں ہے! اس نے اپنی پوری عمر غیر شرعی قوانین کے مطیع چھوٹے چھوٹے مقدمات طے کرنے میں گزاری تھی۔ ایسے شخص کو شرم نہیں آتی کہ اپنے آپ کو مسلمان کہے۔ چہ جائیکہ صالحیت اور پائے عمل طہارہ، نماز، کیا جانتے۔ وہ تو ہر نفسیات سے ماری اور ہر خوبی سے خالی ہے۔ کاش وہ اپنی سند کو رفاہی طریقے سے بھی ذکر کرتا جس کو اس نے اپنے شیخ اور شیطان سے حاصل کیا تھا، جو ہر دینی کا شیخ اور ہر جاہل کا مقتدا، غیبت ذات و افعال والا ہے۔ ہوں گا بپ اور گمراہی کا عنوان ہے۔

پتہ۔۔۔ امام جلیل الدین سیوطی شافعی (م ۹۱۱ھ)

۵۲۳ھ میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ وقت کے جید علماء سے فیض آفتاب کیا۔ موسوفہ تاحیات اور دوسری دوسری ہدایت اور تعینات و تالیف میں شہرت رہے۔ سات ختم میں تخر حاصل کیا۔ 506 تصانیف پاؤ گھر چھوڑیں۔ ۹۱۱ھ میں وفات پائی۔ حضرت شیخ عبدالقدور شاذلی سے روایت ہے کہ اس سے پہلے نے نبی اکرم ﷺ کو خواب اور بیداری میں متحدہ پایا دیکھا، میں نے دریافت کیا کہ تم سبکی بات سے روایت کی تو فرمایا: (م ۵) ستر بار۔ اور روایت کی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ آٹھ زیارات میں شیخ اسے اور شیخ الحدیث کے خطبات سے مخاطب فرماتے تھے۔

امام جلیل الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ کیسے ہیں کہ حضرت امام احمد رافعی رحمہ اللہ رسول پر حاضر ہوئے اور وہ اشعار پڑھتے تھے کہ ترمذی پر ہے۔ "جب میں دور تھا تو اپنی پوری دنیا کو اپنے آپ سے کہہ جاتا تھا۔ جو میری طرف سے زمین کو سنبھالے تھی۔ اب میرا وجود تو حاضر ہے۔ آپ! تم بوجھائے تاکہ میرے لئے جہنم تھیں، میں ۵ تا ۱۱ طبع لاہور ۱۳۱۵ھ

شرف لکھنؤ آمل محمد (عربی) سہ ماہی ۱۳۱۵ھ ص ۱۲۳

۱۲۱۵ھ کے انور معانی ترجمہ کاچالانی سے ۶۰ جلد دوم طبع ۱۳۱۵ھ

ناشر۔ محمد علی بن حافظ عبدالقدور دہلی جو جامع العلوم الاسلامیہ جسم

۱۲۱۵ھ کے انور معانی (عربی) ص ۲۰۲ طبع لاہور

اور اس کو چہم کر سعادت حاصل کر سکیں۔ " نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک گھڑی سے نکالا تو دھڑکی۔ یہ الرحمت ہے اسکو یہ راہ۔

اسی واقعہ کو علامہ جہاں علی رحمۃ اللہ نے "شواہد الحق" اور موسوی "محمود ذکر و سند پوری" نے "تفصیلات" ص ۱۶۰ طبع لاہور میں بھی نقل کیا ہے۔

"محمود و شکر علی آلوسی غیر مقلد" لکھتے ہیں۔

"پھر بھی اٹھ لوگوں نے اس کو ذکر کیا جو جھوٹے، گمراہ اور دجال قسم کے لوگوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۱۲۱۵ھ۔۔۔ علامہ ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمتہ

۹۰۵ھ میں قادیان میں پیدا ہوئے قرآن مجید حفظ کیا۔ ۹۰۵ھ میں خانقاہ ابراہیم میں داخلہ اور اس ذات کے نامور علماء سے علوم "مقلد اور مقلد کی تکمیل کر کے ۹۰۵ھ میں مکی عمر میں مد فرائض و سن کی ۹۰۵ھ میں حجاز گئے، حج کیا پھر کچھ عرصہ حرم میں رہ کر قادیان واپس آئے اور حسب دستور درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہو گئے۔

۹۱۳ھ میں جب کہ عالم نے ان کی کتاب "روض مغربی" کی شرح کوچا لیا تو دل برداشتہ ہو کر مع اہل اعیان حرم (مکہ معظمہ) ہجرت کر گئے۔ اور تاحیات حرم میں درس دیتے رہے اور تالیف و تصنیف میں مشغول رہے۔

علامہ خضائی حنفی (م ۱۰۶۹ھ) لکھتے ہیں۔

علامہ ابی ہریرہ صمدی الجہان۔ و تو جنت و جہنم اللہ علیہ السلام حدت من اللہ واللہ حدت من اللہ

شیخ نجم الدین غزالی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں۔

دوست خرمین علماء کے ساتھ علیہ بین اور فاضل آیت میں رہائی، نبوی اور متاخرین میں قاضی ذکر انسانی کے بعد ان کی کام کی طرف مباحث کی جاتی ہے۔ اور کہہ کے فقیر، واعظ اور محدث تھے۔ علامہ شوکانی لکھتے ہیں:-

وہ ڈاہے تھے۔ اور مٹ کے خیریت پر تھے۔ مصالحتی کا حکم کرنے والے اور دہائی سے دہکتے والے تھے۔

۱۲۱۵ھ کے انور معانی، علامہ ابن سیوطی ص ۱۲۰ طبع لاہور (عربی)

۱۲۱۵ھ کے انور معانی، علامہ ابن سیوطی ص ۱۲۰ طبع لاہور (عربی)

۱۲۱۵ھ کے انور معانی، علامہ ابن سیوطی ص ۱۲۰ طبع لاہور (عربی)

صفحہ نمبر 102 پر ہی میرا اچھا سا لکچر انڈیائی غیر متعلقہ تھے۔

”میں اس لحاظ (میں) سے بھی کم تر (تجربہ کار) نہایت مبالغہ ہے۔“

☆.....خواجہ محمد سیف الدین^{رحمۃ اللہ علیہ} (۱۹۰۸ء) فی خواجہ محمود میرپنڈی (۱۹۰۷ء) بن

حضرت مجدد الف ثانی (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں۔

۱۔ من کیسے تم سے بات کر رہا ہوں؟

چندیں ممکن گوئے تو یک کتہیں (مقاتلہ مولانا قاضی محمد رفیع)

الطرفین میں آج ہوا، اس میں برکت و رحمت اور اپنی امت میں کوئی صانع آدمی مر جائے جس کے جنازہ نہ کیا جائے، یہ چیزیں حضور ﷺ کا حق ہیں۔ جسے کہ اس میں انادیت اور آثار آئے ہیں۔

ساحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں۔

”فان الامم الغزالی والرسول جلدہ السلام له الخیار فی ضیاف العالمین فی اشیاء المسحاة مذکرہ وکتبہ من الملائکۃ۔“ (تفسیر روح البیان ص ۱۰۰ جلد ۱ اسلمہ اندیوہ)

”امم غزالی“ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں میرے ذرا سے کاسپے سحابہ کی دھول کے ساتھ اُتار دیتا ہے۔ یہ ہے شک آپ کو میرے تالین والہ نے دیکھا ہے۔

حافظ ابن قیم جوڑی لکھتے ہیں۔

”بہت دھول کو گولہ نے رحمت، اہل بیت کو مع حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما خواب میں دیکھا ہے۔ کہ ان کی دھول کے پھروں اور نالیوں کے ٹکڑوں کو ٹھکرتی دینی پھر اس کا تصور بھی ہوا کہ نالیوں کے ٹکڑے گزرا اور تھوڑے سے مسلمانوں سے ٹھکرت بھی لگا گیا۔“ (آب الموعود ص ۱۲۶ طبع کرانی)

خواب نمبر 1 :- حضرت سلیمان علیہ السلام سے ایک عورت ہیں۔ روایت ہے کہ حضرت ام سلیمان کے پاس میں آئی اور دور دوری تھیں۔ میرے پوچھا کہ آپ کے وہ کچھ بوسہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں اس نالی میں دیکھا کہ آپ کا سر مبارک اور دھول مبارک پر گر پڑی ہوئی ہے اور آپ رہے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کے وہ دھول کا کیا ثمرت ہے آپ نے فرمایا میں زمین کے آگے کی جگہ کیا تھا۔ (ترمذی شریف ص ۱۱۸ جلد ۲)

ایک واقعہ :- شاہ عبدالرحیم دہلوی فرماتے ہیں۔

”ایک روز سید عبداللہ نور ان کے استاد صاحب دولوں قرآن مجید کا درد کر رہے تھے کہ کچھ عرب صورت سبز پوش گروہ درگاہ حاضر تھے۔ ان کے سردار نے مسجد کے قریب کھڑے ہو کر ان قرآن کی قریب کو سنوا کر کہا ”بارک اللہ اذہبت عن القرآن“ اور مراجعت فرمائی۔ ان عربوں کی عادت تھی کہ قرآن مجید پڑھتے وقت آنکھیں بند کر لیتے تھے اور کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے جب سورۃ غم کر لی تو سید عبداللہ سے پوچھا کہ وہ کون لوگ تھے۔ ان کی ہیبت سے میرا دانا کچھ ڈھکا لیکن قرآن مجید کے احترام کی وجہ سے میں کھڑا نہ ہوا۔ سید عبداللہ نے کہا اس قسم سے لوگ تھے جب ان کا سرور بچھا تو میں نے ان کو روکا۔ میں نے انھیں گرائی تنہیم کی۔ اسی گفتگو میں تھے کہ ایک اور آدمی آیا (اسی طرح کا اور کہا کہ غیبی امت آنحضرت ﷺ اپنے سہارے کے مجمع میں شریف فرمایا تھے اور اس حافظ کی جو اس جگہ میں قصدا ہوا ہے، تخریب فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ علی الصبح میرا اس سے لوں گا

اور اس کی قراۃ سنائی گا۔ آپ تشریف لائے تھے؟ میں؟ اور اگر تشریف لائے تھے تو کہاں گئے؟ ان دونوں نے جب یہ بات سنی تو، ہمیں ہائیں بھاگے لیکن کوئی ٹھکانہ ملا۔ رات لمبا صرف (شاہ ولی اللہ) کا گھر ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ اس واقعہ کے حادثہ پر لڑکے اس جنگ سے متاثر نہ آئی رہیں۔

(طاس المارقیین ص 25، 24 جلد ۱۱۱)

خواب نمبر 2 :- حضرت ابو عبیدہ بن الجراح جب دمشق کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو قلعہ میں نہ ہوتا تو ایک دن حصار کی ناز پر چڑھ کر سو گئے۔ خواب میں رسول کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ فرماتے تھے ”تلتج المہدیۃ ان شاء اللہ تعالیٰ فی هذه المہدیۃ“ اب ابو عبیدہ آج رات شریع ہو جائے گا۔ پھر حضور ﷺ جلد ہی واپس تشریف لے جائے گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ جلد واپس جا رہے ہیں۔ کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے حضرت ابو بکر صریحی کے جنازہ میں جانا ہے۔ (فتح الشام ص ۳۵ جلد ۱۱۱ ص ۱۱۱)

خواب نمبر 3 :- حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

”مجھے خبر دی شیخ ابو جابر نے کشمیری سے کہ عرضی کشمیری نے اپنے کسی بھائی سے کہتے کے لیے بدکار ہو کر بیوی لیا۔ اس کا حضور یہ تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ بہت قریب ہیں مجھ سے یا یہ، میں نے آپ کے قریب کے جو مجھ سے دور میں تھیں اور ہوا مگر آپ نے میری شفاعت کی اور میری دنیا و آخرت کی سب حاجتیں پوری ہو گئیں اور میں نے دوست رکھ لیا۔“

پھر جب چچا ہاٹ کر گئے تو سید محمد بن علی نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ فرماتے ہیں کہ اچھا کاشی کو ہمارا سلام کہنا اور شفاعت کی خوش خبری دینا دوسری رات پھر زیارت نبوی ﷺ سے ہر دو دن سے تو سرکار پر قرآن لے فرمایا ہمارا سلام اور کاشی کو کہنا اور کہنا کہ اتوار اجنت الفرویں میں ہم نہیں آؤ گا۔

(دلائل نبوی ص ۱۱۱ محدث دہلوی ص ۳۱۳ جلد ۱۱۱ ص ۱۱۱)

خواب نمبر 4 :- حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ راتوں میں سے ایک رات میں پیاسا تھا کہ دو دوستوں میں سے ایک کو التام ہوا کہ میرے واسطے ایک رات دو روزہ تھوکر کے لے آئے۔ میں نے وہ دو روزہ پی لیا۔ پھر میں باخوسور ہاتھ اور دھو کر کم ﷺ کو دیکھا تو آپ نے اشارہ فرمایا کہ وہ دو روزہ میرے لئے تھا تو اس کے دل میں اتنا کیا تھا کہ تجھے چاہئے۔

(دلائل نبوی ص ۱۱۱ محدث دہلوی ص ۳۱۳ جلد ۱۱۱ ص ۱۱۱)

خواب نمبر 5 :- حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب والد گرامی نے یہ بیان فرمایا کہ رمضان شریف میں تمہیں جہان کو سوا دہا کو کر دی تھو کہ یہ بہت ہوئی۔ میں اس حالت میں مجھے نیند آئی تو زیارت سرکار دہا لم سے ”شرف“ ہوا۔ آپ نے مجھے لکھا کہ عطا فرمائیے چاہاں اور خدا تو سب سے

انتہر افس: ایک رنگ بیکار کت خداموں کی قسم میں ملے یہ ایسا قہر و تاب دیکھا ہے۔ حضور
آنور ﷺ نے دست مبارک میں ایدہ کتاب لیے تشریف دارے ہیں وہ آئیں خریف حضرت عوث انظم
رحمہ اللہ یہ وہم میں خریف اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رحمانہ علیہ السلام۔ اعلیٰ حضرت نے حضور
ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ کوئی کتاب ہے؟ حضور ﷺ نے کتاب دیکھا۔
وہ کہے فرمایا: "ایسا سنت ہے" یہ وہم الیامہ قدوسی کی طرف سے تیزی است کے لیے مختص ہے۔
(مختصر مضمون مستحق پناہ۔ ص ۱۵۱)

ابو جہلؓ کسی منافق کی تحقیر کا بارگاہ رہا۔ حضرت عائشہؓ کو یہ دربار نبویؐ میں قبول ہو چاہے منافق کی معصیت نہ ہو۔ اور اس قسم کے متعدد واقعات مسند کتب میں پائے جاتے ہیں۔

..... حضرت شاہ عبدالعزیزؒ محدث و عالمی شہید الحرمہؒ کہتے ہیں۔

[illegible]

میں..... قاضی میاں (م ۳۳۵) :- کے مرید زادہ ہے ایک روز اپنے چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب
سوال اللہ علیہ السلام کے ساتھ تخت پر بیٹھ ہوئے ہیں۔ اس خواب کو کہنے سے میں پر ہلکا ہوا و حضرت علی علیہ السلام کی بڑی
رقم و فلاحی دعا تو ان کے چچا (قاضی میاں) نے ان کی اس رات کو بڑے کچھ تخریر کہنے لگے اے میرے
بھتیجے! میری کتاب ”شفا“ کو مضبوط کر کے رتہ رتہ اس کو اپنے لیے جھٹاؤ۔ (گویا اس کام میں
لڑتے تھکاؤ جھگڑاؤ یہ مرتبہ اسی کتاب کے بدلتے نام :- (نہا لہ میں) (۳۳۳) میں ذکر کیا)

[illegible]

(۲) ایضاً: میرزا اقبال احمد بڑی (۱۸۷۷ء)

۷. علامہ سخاوی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں :-

کے بھوکے سے شیخ احمد ہر سال ان کے مٹا کر دوا میں سے ایک مٹھدے لکھا کہ ان کو توں گی یہ

یہ نالیب میں زیارت کی، اور حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں یہ مرتب "قول الہدیٰ فی الصلوات علی حبیب الشفع" (جو درویش شریف کے بیان میں نامہ شکاری کی مشہور تالیف ہے) پیش کی گئی۔ حضرت علیہ السلام نے اس کو قبول فرمایا۔ جس کی وجہ سے مجھے ان کی مسرت ہو گئی۔ اور میں اس سے اور اس کے پاک و صالحہ متعلقہ کے اس کی قبولیت کی امید کرتا ہوں۔ اور "الغزوات" والوں میں آیا ہے: "ایہ الزیادۃ علیہ السلام" (خداوند درویش شریف: ص ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، طبع لندن)

﴿اِقْتَنَاسُ الْاَنْفَادِ﴾

تألیف: شیخ محمد اکرم قادری (تولد: ۱۳۳۰ هـ)

کتاب خدا کے متعلق بشارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

(الاجتهاد في الاصول، ص ١٠٠، ج ١، ط ١، دار الفقه، قم، ١٤٠٣ هـ)

چنانچہ ایک دفعہ محمد بن مروزی کہ: "مظاہر میں مقام لیا ابھیر اور حجر ۱۰۰ کے بلین سوئے ہوئے تھے۔ قوی
خواب لیا اور حضورؐ کا کلمات مظاہر فرماتے ہیں اسے بخوبی بکرب شافعی کا در سر تک بند ہو گئے۔ ہادی
کتاب کا در سر کیوں نہیں جیتے؟ محمد بن احمد نے اسے اسے کہہ کر عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ میری جان کب
پر قرار ہے آپ آپ کتاب کو کسی ہے فرمایا جامع محمد بن ابی اسحاق (بخاری)۔

(مظاہر میں) (روایت) ۱۵۵-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶۴۳-۱۶۴۴-۱۶۴۵-۱۶۴۶-۱۶۴۷-۱۶۴۸-۱۶۴۹-۱۶۵۰-۱۶۵۱-۱۶۵۲-۱۶۵۳-۱۶۵۴-۱۶۵۵-۱۶۵۶-۱۶۵۷-۱۶۵۸-۱۶۵۹-۱۶۶۰-۱۶۶۱-۱۶۶۲-۱۶۶۳-۱۶۶۴-۱۶۶۵-۱۶۶۶-۱۶۶۷-۱۶۶۸-۱۶۶۹-۱۶۷۰-۱۶۷۱-۱۶۷۲-۱۶۷۳-۱۶۷۴-۱۶۷۵-۱۶۷۶-۱۶۷۷-۱۶۷۸-۱۶۷۹-۱۶۸۰-۱۶۸۱-۱۶۸۲-۱۶۸۳-۱۶۸۴-۱۶۸۵-۱

یعنی منبر و کلمہ اور کتب و سجدہ کے لئے قرآن مجید۔ (مطبوعہ دارالاحیاء التراث العربی)۔
 و غصہ ہوا ہے کہانی تنگ ہوتی ہے (یعنی غور و فکر سے خالی ہوتی ہے)۔ پھر وہ غماز میں غلائی کو کٹی
 ہے جس طرح قرآن مجید پر ایسا ہی طرح کٹے ہوئے ہے۔ یہاں تک کہ جب قہری سے لڑتی
 ہوتی ہے جس قدر کہ غصہ پاک کو غصہ پھر اس لڑا کو کٹے ہوئے میں لپیٹ کر اس قہری کے مد پر (غرض سے)
 مار دیتے ہیں۔ (مسودہ رسالہ ص ۲-۳ طبع ۱۹۶۳ء)

اس حدیث کی حدیث میں یہ بھی ہے جس کے متعلق محدثین فرماتے ہیں۔

قال الثانی = متروک

(بخاری الاصل ص ۴۲۲ حدیث ۲۰۱۳ طبع ۱۹۶۳ء ص ۸۰-۸۱)

مذہب: اہل حدیث ضعیف ہے۔

جاء..... عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- یہ طبرانی و بیہقی حدیث ہے۔ وہاں عراقی نے تحریر احیاء
 العلوم (ص ۶۹ جلد اول) میں اسے ضعیف کہہ دیا۔ وہاں فقہی نے کہ ہے کہ اس کی حدیث میں عبد بن کثیر
 ہے جس کے ضعیف ہونے کا سبب کاہل ہے۔ (بخاری الاصل ص ۳۰۲ جلد اول)

(مسودہ رسالہ ص ۲۰۱۳ طبع ۱۹۶۳ء ص ۵۰)

حدیث نمبر ۲: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من نسك بسنتي عبد الله الفداء لبيته احرى من شهيد" (مسند ابی شریف)

"میری امت کے قہر و غم کے وقت میں شخص نے میری سنت کو مشہور کیا اس کے لیے وہ شہید کا
 جواب ہے۔" اس کی حدیث میں ایک روایت "حسن بن قبیہ" ہے جس کے متعلق محدثین فرماتے ہیں۔

قال ابو حاتم = ضعیف

قال ابو حاتم = ضعیف

قال ابو حاتم = ضعیف

قال ابو حاتم = ضعیف

قال ابو حاتم = ضعیف

قال ابو حاتم = ضعیف

قال ابو حاتم = ضعیف

قال ابو حاتم = ضعیف

قال ابو حاتم = ضعیف

قال ابو حاتم = ضعیف

قال ابو حاتم = ضعیف

قال ابو حاتم = ضعیف

حدیث نمبر ۳: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی سیدہ سے گھٹا کیا تو اس کا مزا بچو یا نہ بچو
 یہ حدیث ہے۔ (بخاری الاصل ص ۵۳)۔ (مسودہ رسالہ ص ۵۳)

عبدالرؤف غیر مقلد کا تبصرہ :- یہ حدیث ضعیف ہے۔ (بخاری الاصل ص ۵۳)

اس حدیث میں یہ بھی ہے۔ (بخاری الاصل ص ۳۴ جلد اول)۔ (مسودہ رسالہ ص ۵۳)

حدیث نمبر ۴: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی سیدہ سے گھٹا کیا تو اس کا مزا بچو یا نہ بچو
 یہ حدیث ہے۔ (بخاری الاصل ص ۵۳)۔ (مسودہ رسالہ ص ۵۳)

حدیث نمبر ۵: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی سیدہ سے گھٹا کیا تو اس کا مزا بچو یا نہ بچو
 یہ حدیث ہے۔ (بخاری الاصل ص ۵۳)۔ (مسودہ رسالہ ص ۵۳)

حدیث نمبر ۶: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی سیدہ سے گھٹا کیا تو اس کا مزا بچو یا نہ بچو
 یہ حدیث ہے۔ (بخاری الاصل ص ۵۳)۔ (مسودہ رسالہ ص ۵۳)

حدیث نمبر ۷: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی سیدہ سے گھٹا کیا تو اس کا مزا بچو یا نہ بچو
 یہ حدیث ہے۔ (بخاری الاصل ص ۵۳)۔ (مسودہ رسالہ ص ۵۳)

حدیث نمبر ۸: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی سیدہ سے گھٹا کیا تو اس کا مزا بچو یا نہ بچو
 یہ حدیث ہے۔ (بخاری الاصل ص ۵۳)۔ (مسودہ رسالہ ص ۵۳)

حدیث نمبر ۹: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی سیدہ سے گھٹا کیا تو اس کا مزا بچو یا نہ بچو
 یہ حدیث ہے۔ (بخاری الاصل ص ۵۳)۔ (مسودہ رسالہ ص ۵۳)

حدیث نمبر ۱۰: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی سیدہ سے گھٹا کیا تو اس کا مزا بچو یا نہ بچو
 یہ حدیث ہے۔ (بخاری الاصل ص ۵۳)۔ (مسودہ رسالہ ص ۵۳)

حدیث نمبر ۱۱: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی سیدہ سے گھٹا کیا تو اس کا مزا بچو یا نہ بچو
 یہ حدیث ہے۔ (بخاری الاصل ص ۵۳)۔ (مسودہ رسالہ ص ۵۳)

حدیث نمبر ۱۲: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی سیدہ سے گھٹا کیا تو اس کا مزا بچو یا نہ بچو
 یہ حدیث ہے۔ (بخاری الاصل ص ۵۳)۔ (مسودہ رسالہ ص ۵۳)

حدیث نمبر ۱۳: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی سیدہ سے گھٹا کیا تو اس کا مزا بچو یا نہ بچو
 یہ حدیث ہے۔ (بخاری الاصل ص ۵۳)۔ (مسودہ رسالہ ص ۵۳)

۱۔ یہی ضعیف کہا ہے۔ دیکھئے بیہوشی (نمونہ نمبر ۱۰۱، جلد اول) (تفصیل دیکھئے نمبر ۱۳۴، جلد اول)
(سلاسل اول، مع ترجمہ، تحقیق)

حدیث نمبر ۱۰۰: اگر ایک شخص پہننے کا لباس کو پہنیں۔ (مشکوٰۃ باب سفین النبی) (مسند ابی حنیفہ ص ۸۲)

اس حدیث کی سند میں معمر بن عوف بن حبیب اللہ بن ابی رافع سے۔ محدثین فرماتے ہیں:

قال البخاري = منكر الحديث قال يحيى بن معين = ليس بثقة
(يعني لا يثقون في ما يقولون)

ابو عبد اللہ رحمہ اللہ غیر مقلد کا ہمنوا۔ - شیخ الحدیث ہے : دارقطنی نے روایت کرنا کے بعد کہا ہے کہ "معمروا رحمہ اللہ کا بی (نعمہ) دوڑوں شیخ ہیں اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔" (بخاری، ۱/۱۸۸)
علامہ حاتم نے نقل کیا ہے کہ معمر بن محمد مکرانہ سے ہے۔ (مسند ابی یوسف، ۱/۱۸۸)

حدیث نمبر 7 :- "اوعى عثمان قال ان رسول الله ﷺ يوفى ثلثا نعمة و قاتل ظمأ و يوفى ورضاه الانبياء فني و و سوء (ابراھیم) " (مشکوٰۃ باب من انما لم يوفى)

”حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے وضو فرمایا۔ (پور و دعوتِ اہلخانہ) تین تین بار۔ اور فرمایا: جسے وضو میرا اور وضو میرے انبیاء کا اور وضو ہر اسمِ کبر (صلوٰۃ و اسماں ص ۸۷)

مرحوم متوفی فرماتے ہیں۔ "تو زمین نے درخت کیا ہے؟" والی سورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے۔ "وہ درخت ہے جس سے تم لوگ کھانا کھاتے ہو۔" (صحیح مسلم)۔

حدیث نمبر 8 :- حضرت ابی موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ان رسول الله ﷺ نوحا وسمي على الجوريين والمنعطين -"

”مفسر اور تفسیر کے اہل علم کے ہاتھ چرچاؤں اور بحثوں پر ”مصحح کیا“ (مسلوۃ الرسول ص ۱۰۴)

اسکی منہ میں پیٹلی لٹک رہی ہے۔ فقط احمد و ملین، قاسم احمد، حاتم = ایس باغی

(میراث الائمہ اس مضمون ۳۱۲ جلد ۲ صفحہ ۱۰۱)

ہذا..... عبدالرزاق غفر - غلغلہ کا سہمہ :- احمدی روایت کرتے کے بعد فرماتے ہیں کہ ضیاء کا نام وہ تھا جسے مالِ حبشہ کہتے ہیں۔ اور یہی ملتان ضریف ہے۔ غرضی نے اس حدیث کو سنی بن سالانہ کے ترجمہ میں روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سنی محققین نے اسے ضریف کہا ہے۔ غرضی نے سنی بن سالانہ کے مضمون "اباں" میں کہا ہے۔ (امداد اشکات ص ۲۲۲) احمدی روایت فرماتے ہیں کہ احمد اور زینا مبینہ اس حدیث کو ضریف کہا ہے مگر اس کی تکرار میں ہے باوجود اسکی حدیث کلمے کے قائل ہے کہ بعض نے اسے تھوڑا ترقی کو ہے۔ (الامین جلد ۳ ص ۲۱۲) حافظ علی محمد نے اس حدیث کو ضریف کہا ہے۔

(مستطابہ میں سے تخریج، تعلیق)

۹۔ اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے میری امت پر نماز فرض کی اور تیری امت تک اس سے پہلے نماز کی کتاب نہ لکھی۔ (جلیل القدر رجال، ج ۲، ص ۲۶ طبع ۱۴۰۲ھ)

اسکے شہد میں یزید کی اہانت اور قتل ہے۔ مہم شیعہ فرماتے ہیں۔

قال احمد = منكر الحديث قال الطبراني = متروك

ہاں انبار قسطنی = ضعیفہ (میرا امیراں ۱۸ جلد ۳ قسط ۱۰۰)

۲۔ ... عبدالرزاق غیر - قتادہ کا تبصرہ : یہ حدیث شام کی جامعہ میں پہلے جملے کا شاہد حدیث
ان کے لئے اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے۔ دیکھئے شرح البانی (۵/۲) (مسائل و مسائل مع تخریج، تحقیق)

حدیث نمبر 10 :- لہذا ہی شیعہ کا یہ دواڑہ ٹھکانے کا ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ اگر دواڑہ ٹھکانے کا ہے تو، وہ
 اگر کھتا ہی ہے۔ (صوبہ اتر رسول میں سے اٹھنے والے ہیں)

۱۔ روایت میں تنبیہی صحیح اور عمر بٹانا قیص ہیں جن کے متعلق تہذیب فرماتے ہیں۔

يحيى بن صالح روى عن يحيى بن بكير مثله قال الخطيب (ميرزا حسن) ٣٨٦ ج ٢ تحقيق
(ميرزا حسن) ٤ قال يحيى = ليس بشيء قال البخاري = منكر الحديث

تو کہ اجبت والنسائی والدارقطنی (میزان القضا میں ۱۸ جلد ۳ میں تفسیر دہ) دہیضہ میں ہمزاء سے حدیث پر میداروف غیر مقلد لے کر ہے (معلقہ فارمولہ مع ترجمہ و تعلق)

حدیث نمبر ۱۱ :- نماز میں سینہ پر ہاتھ پائے نہ ہوں۔

* عن وائل بن حجر قال سميت مع النبي ﷺ فوضع يده اليمنى على الشرفى شفى صدره
(مصحح الحديث)

حضرت ابراہیمؑ کو بھی فرما دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قادیان کی نواپ سے پہچان لیا۔
اتحاد باقیوں ساتھ پر رکھ کر بیٹے پر ہاتھ باندھ دیا۔

اس صریح وجہ کے لئے چرچا کیا گیا ہے کہ "میں نے اپنے غیر ملکی دوستوں کے ساتھ کیا ہے۔"

۱۶۔ رسول اکرم ﷺ کی وفات میں 67ھ تک اسلام ہجرت 979ء تک
۱۷۔ جہنم کے دروازے میں سے داخل ہو کر جہنم پہنچنے والے مسلمانوں کی تعداد 1360 ہے

☆..... تیار اسلام عمر 258 ہجری لکھی الہ آباد صیدی سکن خانہ چوہانی
☆..... حلیۃ الرسول عمر 168 ہجری لاہور فر مولانا محمد صادق سیالکوٹی

تعبیباً ہیں۔ ان اوگول پر جو ہر معاملہ میں حدیث کے مخالف کسی کا مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر والد ہر شے کے مطابق ہیں۔ مگر اپنے مطالبہ کو کیا کر لیں یہی موضوع، ضعیف روایتیں آج بھی نہ کر کے

قصیدہ اے میرے :- صدیق حسن مبینؑ بہا بہا بغیر وقلہ کہتے ہیں۔ جس کے پاس نعمت قرآن کا فیضان ہو اس سے کہہ کر دس بار قل ہوا منع ہندہ نہ جاتے۔ پھر دس بار درود شریف پڑھ کر بار سہا بن اللہ والحمد للہ تعالیٰ پھر دس بار الحمد للہ دکر پھر الحمد للہ کر دے اور پھر یہ کہ تو کہتا ہے کہ کبھی کبھار ان نخل کا کاجو اس

اسلامی اسکیم احمد و سمیران کی لکھنؤ کے زیر نگرانی

ملوہ و ملاح ے تہوت ہر پترین و مدلی کتاب "فوائد اضافہ" للام مختلف قریشی مدیکر علیہ السلام

نماز سے بھی رخصت ہے۔ کہتے ہیں۔ "اسلامی بیویوں پر واجب بھی نہیں ہوا نہیں جماعت قائم کر کے جماعت میں شریعت کی بات بھی نہیں" اسلامی بیویوں کی ضرورتیں پوری ہونگی حسب معمول طہری پڑھیں۔ عیدین کی نمازات پر فرض نہیں۔ (سنی مضمون شریف ص ۱۱)

الجواب :- لیکن عیدین فدیہ "فیضان سنت" کی عبادت نقل کرنا میں خیریت سے کام لیا ہے۔ اور وہ حد سے قیادری صاحب نے اپنی فہمی میں پیش کیا ہے۔ غیر ملکی طرح تبسم کر گئے ہیں۔ اصلی عبادت ملاحظہ ہو جس سے تاریخین کے تمام غلط فہم دور ۱۶ جائیں گے۔

"اسلامی بیویوں جماعت سے نماز نہیں پڑھ سکتیں۔"

"عید اور جمعہ کے لیے جماعت بھی شرعی ہے۔ اور اسلامی بیویوں کی جماعت سے نماز کو اگر چاہیں۔" (فیضان سنت ص ۱۰۹)

مریضی، مسافر، عورت، اپنے مقام اور بخیر کے علاوہ تمام کو کوئی پر لازم ہے کہ نماز جو میں شریعت ہوں۔ اور شریعت ہونے والے سخت گناہگار ہوں گے۔ حضرت چہرے سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے۔ سوائے مریض، مسافر، عورت، اپنے کو لازم کے۔" (تحفہ شریف ص ۱۶۲) "ای طرح عیدین کی نماز بھی عورتوں پر فرض نہیں۔ اس لیے جب عورت پر جمعہ اور عیدین کی نماز فرض نہیں تو انہیں مسجد میں جاکر نماز میں شامل ہو کر نماز پڑھنے کا کیا فائدہ ہے؟ گناہگار ہوں گی۔ جس طرح قصر نماز کو پڑھنے والا گناہگار ہوگا۔ پھر قیادری صاحب کہتے ہیں: "یعنی عورتیں، بچے، بزرگ، فقیر، غریب، عورتیں، بچے، اندر کے گھر میں پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے۔"

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: "جماعت کا اللہ (جنت میں لے کر لے گا) میں نماز پڑھنا، گھر میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور کوٹھڑی میں، دانان (یعنی بونے کر کے) سے بہتر ہے۔" (ابوداؤد ص ۴۵ جلد اول)

اسی فرمان رسول ﷺ کے تحت قیادری صاحب نے لکھا ہے کہ عورتیں، بچے، بزرگ، فقیر، غریب، عورتیں، بچے، اندر کے گھر میں پڑھیں، بہتر اندر کے گھر میں پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے۔

پھر انہیں انہیں عیدین بخدی صاحب! اس میں قابل اعتراض کوئی بات ہے؟

اعتراض :- اب لاہور میں اور ملک کے دیگر علاقوں میں یہ لوگ خواتین کے ہفت روزہ ایسے پروگرام منعقد کرتے ہیں۔ جن میں خواتین کو رات دینا گزارنا ہوتی ہے۔ عرم کے بغیر عورت کا اس

راہیں گزارنا کوئی سنت ہے۔ اور پھر انہیں ہر شے کی گھڑی سے آتی ہیں اور انہیں عرم کے بغیر دینا چاہتی ہیں۔ (سنی مضمون شریف ص ۱۰)

الجواب :- یہ سختی میں ایسی بخیر نہیں، بلکہ اگر وہ سکول ہیں جہاں پر عقائد فقہ کا احترام ہے۔ مگر انہیں عیدین اور ان کے حواریوں نے اس کے خلاف بھی قدم نہیں اٹھایا اور نہ ہی کسی احتجاج کیا ہے۔ اگر کسی علم رکش میں آتا ہے تو فقط "دعوت اسلامی" کے خلاف! کیوں کہ دوسری طرف "مدائے حق" ادا کرنے سے قید و بند کی صورتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

پھر بخدی و عبادت سر اسر دعوت اسلامی پر بیعتان عظیم ہے جس کا جواب دو قیامت کے روز خود انہیں لین بخدی ہوگا۔

دعوت اسلامی کے عورتوں کے ہفت روزہ پروگرام عورتوں یا مساجد سے ملنے والی میں ہوتے ہیں۔ اور اکثر یہ پروگرام نماز طہری سے شروع ہو کر نماز عصر سے پہلے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور جہاں دولت کو پروگرام ہوتے ہیں۔ نماز عشاء کے بعد شروع کر کے بعد ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ عورتوں یا گھروں سے چلی آئیں اور کربا پر شمولیت کرتی ہیں۔ اور اسی طرح پابندہ انہیں ہو کر اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی ہیں۔ اور انہیں جگہ اسلامی بھائیوں کی فونی لگا دی جاتی ہے کہ وہ کسی مرد کو پروگرام میں مت جانے دیں۔ اور سالانہ احتجاج میں مسجرات کو پابندہ کیونے اور واپس پھانے کا بندہ دوسرے ہوتے ہیں۔ اور اس جگہ میں بڑی اذیت کی جاتی ہے۔

اعتراض :- ہر عمل لین بخدی لکھتا ہے: "لیجئے یہ فیضان سنت کا سفر 300 نکل آیا ہے۔ جس پر اجتماع میں شرکت کا ثواب بھی نہیں۔ پھر ثواب کا بھی تین کر دیا گیا ہے۔ کہ شش کیجئے سکھائے کے لیے اجتماع میں شرکت ہو یا ہزار رکعت (پڑھنے سے افضل ہے۔) (سنی مضمون شریف ص ۱۰)

الجواب نمبر 1 :- ثواب صدق حسن خان بخدی غیر مسئلہ بخدی لکھتا ہے: "ایک مسئلہ کا سیکھنا سکھانا ہزار رکعت نماز سے اقل ہے بہتر ہے۔"

(مقابلہ علماء امرشدین لاؤاب مدین حسن خان ص ۸۱ مئی 1300ھ)

ثواب صدق حسن خان نے خط سکھایہ عبادت آیت 120 سال و شتر لکھی تھی۔ لیکن اصل دین بخدی اور اس کے حوالے پہلے ثواب صاحب کی قیمر یا جاکر اتم کریں پھر قیادری صاحب پر اعتراض کریں۔

نمبر 2 :- حضرت علی ہذا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

کے کریمے ساتھ شریع و شعور و حضورِ دل کے نواز پڑھے۔ یہی نور کو حکم دے تو ایک شخص ختم کر دے جاکہ جماعت پڑھے۔ **فلسفہ کمالیہ** ہے۔ **وہ الہام** (ترکیب ابداء و ابداء میں ۱۱۹-۱۲۰ صفحہ ۱۱۹) اور **فلسفہ ختم خانہ فی شریف** کی ہر حرکت سے مریدوں کو **لہواء** اور **غیم** دونوں کے غم دور ہو سکتے ہیں۔ تو **لہواء** دولتِ اسلامی کے سالانہ امتحان جس میں قرآن شریف کی تلاوت و درود شریف اور دوسرے قرآن و حدیث اور ذکر آئی کیا جاتا ہے۔ کی ہر حرکت سے پروردگار عالم مریدوں کو **شفاعہ** دے اور سوچی کو **دول** کو ہر حرکت سے تو دور تصور منطبق ہے۔

جس نے اللہ تعالیٰ کو اجتماع کا واسطہ دیا۔ کیا فکر اجتماع کی تعلق اس سالہ سے ہے اور نیک اعمال کا وسیلہ
 پیش کرتے ہیں انہیں یا نہیں ہے تو پھر اس پر اعتراض کیا؟
 انہیں تمہیں لکھتا ہے :-

یہ ایک اولیٰ کے وسیع سے سونے کی ایک مثال ہے۔ اہل حق اس کا سوال ہے جنہوں نے عمارتیں بنا دی تھیں۔ پتا چلے گا کہ انہیں اس سے ہر ایک نے اپنے اس عمل عظیم کے حوالے سے دعا کی جو محض رضائے الہی کے لیے کی گئی تھی۔ والدین کی اعانت کا حوالہ دیا۔ دوسرے نے اپنی پاکدامنی کا ذکر کیا۔ تیسرے نے اچانک داری و احسان کا واسطہ دیا۔
(انویسٹمنٹ میں ۱۰۰ فیصد لاہور ۱۹۸۲ء)

اعتراف :- ان کا عقیدہ ہے کہ ان کے انجمن اور جلسہ میں شرکت کرنے والے لوگ بخش دیے جاتے ہیں۔ ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ”منازحہ کے بعد سویا تو ٹولپ میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا اے والدین! آج رات لاٹری کے قمرستان میں جو انجمن ہوا اس میں جتنے لوگ آکر ایک شریک رہے وہ سب کو بخش دیا گیا۔ اگر تو بھی آج نہ آتے تو شریک رہتا تو میری بھی بخش کر دی جاتی۔“

(مجلسی مکتبہ شریعت، ص ۱۶۳)

الجواب :- رحمت املاتی ہے ہرگز نہ دعویٰ نہیں کیا کہ جو لوگ اہل حق میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ تمام بغض دے دیے جاتے ہیں۔ بلکہ مسلمان کی بغض کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کو اس کے رسول ﷺ کے اہل حق کی اعانت و تہجد دینی ہے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اجتماع شیعہ غیوریت کرنے والوں کو بعض دے تو وہ قادر مطلق ہے۔

☆..... حافظہ لانا ٹیم جوڑی نکلتے ہیں۔

تھو کہ بعض مقامات نے کہا کہ ہمیں نے حضرت امیر خانی علیہ الرحمہ کو ثواب میں دیکھا اور اس سے درہم و قسٹ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا صنوک کیا، فرمایا، ہر پر لطف و کرم اور زعم فرمایا۔ اور فرمایا اے امیر! اگر تم

مصر سے لیے آگے کے انگڑائی پر بھی مسجد کرتے تو قیامت ہر تہمدادی محبت کو لوں کے دلوں میں پیدا کر دیا ہے۔ اس میں بھی شکر لانا تو کہیے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے جو کچھ ہمت وافر مادی ہے۔ کہ میں اس میں جلا پاؤں تو رسم سے کھانا بیوں اور اس نے میرے جنازے میں جو شریک تھے۔ "عجب کی مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔" اے " (کتاب الرد علی ص ۵-۵۶ طبع لاہور ۱۹۹۷ء)

پڑھو۔۔۔ شاہد جلیل الدین سید عثمانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔۔۔

”وسالہ عظیمی میں ہے کہ ایک کفن چودھوا ایک عورت کا انتقال ہو گیا۔ وہ اس کے جنازہ کی غماز تھی۔ شامل بیواناک ساتھ جا کر اس قبر پر کھڑے ہو گئے۔ جب رات ہوئی تو اس نے وہاں کی قبر کو دیکھ کر دھڑکاؤ سے بول کر کہا کہ عورت بیل اٹھی کہ یہاں اپنے ایک مفطور شخص مفطور عورت کا کفن چرا رہا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کر دی اور میں تمام لوگوں کی جنوں نے میرے جنازے کی فہم پڑھی اور تو بھی ان میں شریک قرار دین کر اس نے فوراً مٹی بیل دی اور سچے دل سے تائب ہو گیا۔“

(شرح قصود شرح حال السوق، القبرص، طبع سراجی ۱۹۹۵ء)

(روایت کے مجموعہ : اللہ جل جلالہ سے عید النکاح (۱۴۵ھ) میں ۶۶۵ طبع اسلام قبلہ ۱۰۸۵ھ)

☆..... حضرت تھوڑے لطفِ ربانی علیہ الرحمۃ خود تحریر فرماتے ہیں، -

”ایک روز مراقبہ میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں کہ تمہارے لیے ایک اجازت صادر کر دوں جو ان تک کسی سے ملے لیے نہیں لگتا۔ یہ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس جہاد کو ہم فرما رہے ہیں جو دوسرے ماس میت کو قتل دیا جائے گا۔“

(علامہ عبد کاشانہ برہانی ص ۳۳۳ جلد اول ترجمہ میں اس طرح کریمہ ۱۹۹۶ء)

یاد رہے! اگر کسی فرد پر بیعت کو لاندہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ نے مقرر کی ہے عہدت خواب میں دے دیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی عہدت و مباحث میں مزید ہندو شروں کو نہ جیسا کہ درج ذیل احادیث اس معاملہ میں ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔

(١) يخرج ابن العنصر و ابن مردويه و ابن عساکر عن عائشة رضي الله عنها قالت لما أنزل على رسول الله ﷺ أن أزوجك بك مني سميتك إلا أجبته في عبد الله نبي يا رسول الله ﷺ ما أزوجك

۱۔ سچے کرام اور صالحین و تقیہ و عینوں سے مشغول ہیں۔ یہ جو ان کے مناقب و فائدہ ترغیر حضور ﷺ اپنی
الہانہ نعت میں لکھا: فرما چکے ہیں۔ واللہ اعلم

وَأَحْبَبُهُمْ إِلَيَّ مَنْ عَمِلَ لِي خَيْرًا ۚ وَمَنْ عَمِلَ لِي خَيْرًا فَأَنَا بِخَيْرِ النَّاسِ بِهِمْ ۚ إِنَّ خَيْرَ مَا كَسَبُوا يُكَفِّرُ بِي ۖ وَأَنَا الْغَافِلُ ۚ

(٢٦) اخرج ابن عساکر عن ابي حنيفة وعسى الله تعالى تبارك قال قال النبي ﷺ يقوم مني غطر قد
سأ فليل ان ابس يد غفر الله لي من قدامه مع عسكرونا فاحرق قال اؤلا اكون عبدا شكورا

(اندر المختار میں) جہد سے جس طرح ابرار اور اہل ایمان میں سے ہیں)

اعتراض :- حق اعلیٰ دین چھٹی لکھتا ہے۔ ”اسلام : وہی کہ ان چھٹی بندہ توں کہ پھیلائے کے عزائم
 ہوا اے ان چند مقاصد کے کچھ ضمیمہ کہ تحریر ہے۔ استیصال کے نام کہ چھٹی بندہ توں کے
 ذریعہ عمل انفرادی کی جائے۔“ (شعبی مضمین سترہیں :..... ص ۶۸)

الجواب: یہاں تو اس کا مجموعہ نہ ہے، دوسری قسم غیب ہے اور غیب الیٰ حق تعالیٰ کا خاصہ ہے اور عظمیٰ نعم غیب حاصل ہو نہ چاہے آپس کوئی دلیل میں ہے۔ "عالمو و دانشمندان ان کجاست مدفن" اسرا کیلے یہ محض آنکھ اور دماغ کوئی اور کدب پائی ہے۔

اعتراض :- اس فرقہ (دعوتِ اسلامی) کے افکار، نظریات و تعلیمات جو کہ کتابِ امت سے خارج نہیں
 ہو سکتے ہیں ان کے لیے یہ اصول و نظام (دعوتِ اسلامی) کے لیے حرام کر دیا گیا ہے۔ جو فرقہ فتنہ بن کے اپنے
 دعا سے متغیر کرتے ہیں۔ اور یہ کہ جنت میں کیا تلاش میں رہتی ہے۔ " (پیشگی چٹائی سلیپیں..... ص ۱۷)

الجواب :- اسچے آپ کہ کتاب، حدیث کا نازل اور دوسرے مسلمانوں کو مشرک قرار دینے کا یہ کہانی کی غیبت نہیں۔ بلکہ محمد بن عبد اللہ پہلی کتاب کی ۵۰۰ کی "ختم کھلی" کے اثرات ہیں جو کہ نسل در نسل پورے میں منتقل ہوتے آئے ہیں۔

ہے شک اللہ تعالیٰ کے دین اور اسلئے نور سکھانے سے لے کر دوسری سے لٹا ٹیک ممکن منزل ہے۔
 اور اس کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد مستحق ہیں۔ جن کو قورہ بنی سائب نے "فیض سنت"
 کے آخری صفحات پر نقل فرمایا ہے۔

نمبر ۱:- رحمت عالم ﷺ کا فرمان معظم ہے۔ علم دین کی طلب میں جس کے قدم خاک کو در ہوں۔
اللہ عزوجل اس کے جسم کو پتھر پر راس کر دے گا۔ نور اللہ عزوجل کے فرشتے اس کے لیے دعا مغفرت
۱۰ حضرت مودود امویؓ نے یہ دعویٰ کر دیا تھا کہ میں فرشتہ ہوں۔ مگر حضرت علیؓ نے اسے کھینچ کر صرف پانچ جوتے کے

لے آئی۔ امر لولی ترک فرما دیا کرتے تھے اور آپ کے بچے تو کھانسی لولی کر گرتے تھے۔ ہاں کھانسی آپ کو یہ منہ صحت بھی
مختص تھا لیکن کھانسی سے پیش آنی قصور یا تقصیر میں قرب و مابین کے معنی بھی کی ہیں۔

(پستانلک شینا مر ۱۸۸ طبع کراچی (۱۹۷۷ء))

”تمہیں کیا ملے گا“ (تفسیر کی)

نمبر 2:- حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شخص مومن کی تلاش میں ہوگا۔
 جنت اس کی ہاتھ میں ہوگی۔ (بخاری)

مذہب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے منہ سے آیا ہے۔

یہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کبھی کسی راہزن کو گھنے والا نیکیا کرے (اللہ کی ضرورت ہے)۔

ہجرت۔ حضرت ابانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے فرشتے آسمانوں پر ہیں
کی مخلوق حتیٰ کہ اسے سورہوں میں چھپا دیں، حتیٰ کہ اسے سندھ کی چھبیاں، اسی نیک نکلے کھانے کے لیے
دیا کرتے ہیں۔ (جامع ترمذی، ص ۱۸۷)۔ (۱۹۷۳ء) (۱۹۷۳ء)

۱۵۔ ایک بات حکیمانہ واسطے پر اللہ اور اس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں۔

(تسلسلہ امتداد کے طبعی اور ذہنی اور انسانی حلقہ)

ہم... جمیل بن تیس سے مروی ہے کہ ایک شخص مدینہ سے چل کر حضرت ابو عبد اللہؓ کی خدمت میں مشفق آیا اور ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا۔ ابو عبد اللہؓ نے کناہ تمہیں کسی اور مطلب سے آئے ہو۔ تمہارے پیش نظر ہے۔ صرف حدیث کی جستجو نہ اٹھے ہو؟ اس نے عرض کیا اسی ہاں۔ واقعہ یہی ہے۔ اس پر حضرت نے فرمایا: اگر کئی بات ہے تو بوش ہو جو کہ کچھ کلمہ میں نے تمہاری کرم رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے جو مجھ کو ہم کمال میں اکٹھا ہے فرماتے اس کے لیے اپنے ہر کلمہ دیتے ہیں۔ جنت کی ایک راہ اس پر مکمل پاتا ہے۔ اور یہ کہ عالم کے آسمانوں میں کی قوم مخلوق حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی مغفرت کی راہ کرتی ہیں۔

(جامعہ پناہ) علم الفضلہ میں ۸۷۷ قمریہ میں محمد الہی رائد سی (سم ۱۳۱۱ھ) طبع الامور کے ۱۷۷۷ء)

(منتخب المصنفات، مکتوب، ۹۵ طبع ۱۳۸۹ هـ)

اعتراف: :- توور کی مادیات نکلے ہیں :-

"ایک گھڑی غور فکر کے 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔" (شیخ محمد صالح المنجد ص ۷۲)

بھئی کو کام جلال الدین سیوطی نے "الجامع" میں نقل فرمایا ہے۔

یہ ایک ایسی ہی انتہائی اعلیٰ مرتبہ ہے۔ (میں) اس حقیقت پر یقین رکھتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے، میں کوئی غلطی نہیں
 رہا ہوں کہ میں اس حقیقت پر یقین رکھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی ہی انتہائی اعلیٰ مرتبہ ہے۔ (میں) اس حقیقت پر یقین رکھتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے، میں کوئی غلطی نہیں

"فكرو ساعة خيبر من عبادة مليون سنة"

(ماہنامہ الخیر ص ۳۳ جلد ۲ طبع ۱۴۰۵ھ طبعات الکبریٰ علی ۷۰ شیخ کو ایسی تلامذہ تھی کہ)

اور قول رسول ﷺ پر نظر کرتے نہ بدعتی اور پرویز مت ہے۔

اعتراض :- لیکن اصل دین چھٹی صدی میں خوارزمیوں نے نشان کے تحت لکھتے ہیں :-

"عاشق رسولی گدھا"

جوانوں کو چڑھانے کے لیے آگہ کرنے کے لیے ایک دلچسپ روایت لکھتے ہیں۔

"خج خیر کے وقت ایک گنا گدھا مارا، مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوا، سرکار نے اس سے فرمایا اہم کیا ہے؟

عرض کی یہ دین شہاب، عرض کر سنے لگا "لکھنے میرے دوا جان کی نسل سے ساتھ لکھتے ہیں ایک

اور وہ سب کے سب صرف انبیاء علیہم السلام کی ہوا، لکھنے کا شرف حاصل کرتے رہے۔ اپنے دوا جان کی

نسل سے میں آخری چاہوں اور آپ بھی نبیوں میں آخری ہیں (خود باللہ کیا نسبت لمانی) آپ سے پہلے

ایک یہودی کے پاس قند دودھ بھی بھیج پر سوار ہونے کی کوشش کرتا میں جان بوجھ کر اس کو گراؤں، میں پر

وہ پھر بیٹھ اور بیٹ پر ڈھکے دے ساتا۔" سرکار نے فرمایا اب خیر نام بخور ہے۔ سرکار جب کسی کو بلانے

کے لیے آتے تھے تو وہ اپنے سر کو اس کے دروازے پر تارتا، گھر والا جب باہر آتے تو وہ رسول ﷺ کی طرف

اشارہ کرتے کہ سرکار بلا رہے ہیں، جب سرکار کا نکلتے تھے لکھنے لکھنے کی رفتار سے پانی تو وہ ناشتہ کدھانم مصطفیٰ

میں بے فکر ہو جاتا اور خیر رسولی کی تاپ نہ لاکر حضرت سیدنا ابو نعیم (سیدنا روضہ) کے متون میں

چھانگ لکھ دیا۔ اور قوت ہو گیا۔ (یعنی خود کشی کر لی)۔

اس کے بعد چھوٹی صاحب کو جوں کی موہی خصوصاً انداز میں چلے آگے پر قندہ کرنے کے لیے

کہتے ہیں "میں نے اپنے اسلامی بھائی ایک بے زبان یا تو دوسرے کا زور والہ نہ ملنے دے آگئی خدمت

کے لیے اپنی زندگی وقف کر دے مگر آہ اہم صاحب عقل انسان ہونے کے ساتھ ساتھ مصلحتی ہو کر بھی

عقلی خرد پر ایک بے زبان چاہتے ہیں کہ کس قدر پیچھے ہیں اسلئے (یعنی شیخی ص ۷۲-۷۳)

الجواب :- شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے موش و راز والی روایت کو درج ۱۰۴۰-۱۰۴۱ جلد ۲

میں نقل کیا ہے اور خط کشیدہ الفاظ جن کو کچھ کفر میں لے لائی یہ بالکل کافرانہ ہے۔ حدیث

کے الفاظ سے یہ مطلب ہرگز نہیں ملتا اس حدیث کو لکھنے کے بعد آپ فرماتے ہیں "بعض ارباب ختم

حدیث اس حدیث کی سمت میں کام کرنے ہیں۔ سبکی نے اس حدیث کو کتب "تحریر اہل اسلام" میں

ہاں کیا ہے۔ اور حقیقت یہ حضور اکرم ﷺ کا معجزہ ہے، اس چوبیس میں آج ہوا۔

(درج الحدیث ص ۱۰۳۱ جلد ۱ طبع کراچی ۱۹۷۰ء)

پھر چھوٹی صاحب نے اس روایت کو بیان کرتے کے بعد اس پر جو تبصرہ کیا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ

تا کہ اس میں کوئی بات قابل گرفت اور باعث تنقید ہے۔ اور حقیقت "دعوت اسلامی" کی ترقی و کامرانی کو

کچھ کر "ذہانت" کے لوازمات تھا، دیکھتے ہیں۔

ایک ولی اللہ کی کرامت جس سے نبی اکرم ﷺ کے معجزہ کی تہدیق ہوتی ہے :-

و سوالہ تعمیر "باب کرامات الاولیاء" میں لکھا گیا ہے کہ میں نے ابو حاتم ۱۰۰ جہنمی سے سنا ہے۔ دو کہتے

ہیں کہ میں نے ابو حاتم سے سنا ہے کہ میں نے حسین بن احمد رازی سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں

نے ابو سلیمان خواص سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں ایک گوتے پر سوار تھا۔ کھینچا اس پریشان گردی

تھیں۔ اور وہ بلا بار اپنے سر کو زخما تھا نور میں اپنے ہاتھ کی ٹکڑی سے اسے دے رہا تھا اس پر اس نے سر

الہا کر کہا تم بھی اپنے سر پر بار دو۔ "میں بھی مارا بٹے گا۔" مطلب یہ کہ میری اس در کے بدلے تم پر بار ہوگی۔

پھر... درج الحدیث ص ۱۰۳۱ جلد ۱ طبع کراچی ۱۹۷۰ء (درج)

پھر... درج الحدیث ص ۱۰۳۱ جلد ۱ طبع کراچی ۱۹۷۰ء (درج)

ص ۱۰۳۱ جلد ۱ طبع کراچی ۱۹۷۰ء (درج)

اعتراضات :- لیکن اصل دین چھٹی صدی میں خوارزمیوں نے نشان لکھ کر چند اعتراضات کئے ہیں۔ ہم ان کو

مسئلہ وار نقل کرتے ہیں۔

"انجیاس کروڑ گنا ثواب کی حقیقت"

اعتراض نمبر ۱ :- مندرجہ ذیل روایت نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ ان کا تعلق اللہ کی رولہ

(عید اللہ) میں لڑنے والے ہوا، جن سے ہے۔

(۱) حدیث :- جس نے اللہ کی راہ میں خرچہ کیا اور خود لکھ دیا اس کے لیے ہر روز ۷۰۰

درہم ہیں اور جو بدعت خود اللہ کی راہ میں نقل کر لائے اسے ہر روز ۷۰۰ درہم کے لیے ہر روز ۷۰۰

درہم دے دیں اسے ہر روز ۷۰۰ درہم دے دیں۔ پھر یہ آیت پر محمد اللہ تعالیٰ سے ہے۔ وہاں ہے۔

(عید اللہ ص ۹۲۲)

(۲) حدیث :- ہر روز ستر روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نہ یوحنا ص ۲۵۱ م ۲۵۱

شیخ شهاب الدین سرور دہلوی (م ۱۰۳۲ھ) کا لیے الرحمة فرماتے ہیں :

"میرے اپنے تمام چھوٹے بڑے کا سوا میں شیخ (جس کی ہدایت اور رہنمائی کا خیال رکھو۔"

(تاریخ الحدیث ص ۳۳ طبع لاہور ۱۹۰۱ء)

۱۔ جواسف میرے کے حضرت شیخ عبدالقدور گیلانی نے فرماتے ہیں۔ اُردو میں پر عمل پیرا ہو جو توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہشت میں ہائے گا۔ اور اس جہانِ باخیر ہوگا۔ ورنہ میں کچھ کوتاہیاں ہوئیں تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ السلام کو لوہا کا پتیل کی شناخت سے معاف فرمادے گا۔ اور جو شخص آپ کی یا کسی اور ولی اللہ کی دعوت کے شیخی تعلیمات پر عمل نہیں کرتا وہ میرے گناہوں کا حصہ بنتی نہیں۔

۲۔ حضرت مولانا فضل الرحمن بن سید محمد قزوینی (م ۱۰۳۲ھ) شاکر و رشید حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "صاحب نسبت سے وحدت کرتا ہے ثبات ہے قیامت کے دن جب اس کے حل پر حقیقت ہوگی تو اس کا پر تو اس کے مریدوں کو پہنچے گا۔ اور میرے اس کا حل و حجت میں چاہیے گا۔ (میرے تذکرہ لیا ہے کہ مولانا ذوالکرم ظہور الرحمن دہلوی ص ۳۹۱ طبع ماعا پبلشرز لاہور)

"بزرگ حق تعالیٰ دین بخیر کی کا یہ کہنا"

کہ قادری صاحب اپنے مریدوں کو یہ کہتے ہیں۔ آپ کا دل چاہے وہ یہی عمل کریں۔ چودہویں کریں۔ واکہ دلیلیں، عقل کریں اس پر پتہ نکالے۔ تم نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس لیے ایک گھبرائے کی ضرورت نہیں۔ اس کے جواب میں ہم نے یہ کہتے ہیں۔ "لعلہ اللہ علی السکاک ذہین"

اعتراف ہے۔۔۔ اصل دین بھری ہے روحِ ذلیل عیون کے تحت شیخ سید عبدالقدور گیلانی کے چند فرمودات لکھ کر ان پر غور دینی ہے۔ اور اپنی ہدایتی کاشفیت دیکھنے کے لئے (مجلس علمی نہیں۔ ص ۸۱-۸۲) الجواب :- یہ تمام فرمودات آپ نے اپنا اور قدیمت نسبت لکھنا فرمائے ہیں :-

۱۔ مولانا الحسن الشافعی (م ۱۰۳۰ھ) فرماتے ہیں۔ "خبر دی ہم کو کہ الحسن علی بن شافعی اللہ ہذا کہ بن یوسف بھائی مدنی شافعی نے کہا خبر دی ہم کو کہ شیخ عبدالقدور صالح نصر نے خدا و اس کا خبر دی ہم کو کہ میرے باپ عبدالقدور نے اور خبر دی ہم کو کہ وہ بڑے شیخوں میں محمد حسن بن ابی عمران ان میں بھی احمد قرشی خاندان دارالاسلام محمد بن عبدالقدور شافعی بنی نے ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو کہ شیخ عبدالقدور گیلانی قرشی نے دمشق میں کہا کہ فرمایا شیخ عبدالقدور بھائی نے کہ مجھے ایک کاغذ بھیجا تھا جس میں میرے صاحب کو مریدوں کے دست پر جو قیامت تک بنے والے ہیں اور مجھ سے کہا گیا کہ سب کو تمہارے لیے "ش" دیا گیا۔

(تذکرہ مولانا ص ۲۸۸ طبع لاہور ۱۹۱۵ء)

اور میں نے نامک و لفظ کے درود سے چھپا کر کیا تھا کہ پاس میرا کوئی مرید ہے اس نے

۱۔ فرمایا۔ مجھے خبر دی کہ عزت و جلال کی قسم ہے کہ میرا ہاتھ میرے مریدوں پر ایسا ہے جس طرح آیت کا رہن ہے۔ اگر میرا مرید خود نہیں تو میں خود ہوں۔ مجھے الشیخ ربی کی عزت و جلال کی قسم میرے قدم میرے لب کے سامنے نہ رہیں گے۔ یہاں تک کہ مجھ کو کبریا کو ہمت کی طرف لے جائیں گے۔"

(تذکرہ الاسرار ص ۲۸۸ لکھنؤ مولانا الحسن الشافعی ص ۲۵۵)

حقائق کا ساتھ مل جائے اور شاہ فرماتے ہیں :-

"و اعا بلعنة و بیک قحطت" اور اپنے رب کی نعمت کا ثواب چھپا کر لے۔
۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : قیامت کے دن میں لوہا آدم کا سر وار ہوا گا۔ تب پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر پھٹے گی۔ اور میں پرکشش ثابت کرنے والا ہوں جس کی شناخت نبیوں ہوگی۔

(رواہ مسلم، مستدرک ص ۱۱۵ ج ۳ ص ۱۵۵)

۳۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا : کہ قیامت کے دن سب نبیوں سے ملا کہ میرے بھائی ہوں۔ ان کے اندر میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ (رواہ مسلم، مستدرک ص ۱۱۵ ج ۳ ص ۱۵۵)
۴۔ محدث شیخ ذوالدین قاسم (م ۱۰۳۲ھ) فرماتے ہیں :

وان کنت فی غلب و کذب و و حث فداہ بنا رووہ ات بصیرت
اگر تو کسی غلبی سب سے بڑی بھڑکھٹ میں ہو تو + بدوق اس کے پاس میں فوراً آؤں گا۔
(مجلس المدین ص ۲۰۶ (رواہ طبع کریم)

۵۔ حضرت سید القاب ثانی فرماتے ہیں : مجھے رسول اللہ ﷺ نے مراقبہ میں اور شاہ فرمایا :
"جس جہاد پر تم فدا ہو رہو گے اس میں کوشش دینا چاہیے۔"

(تذکرہ مولانا ص ۲۳۲ جلد دوم طبع لاہور ۱۴۱۲ھ)

۶۔ اعتراف ہے۔۔۔ اصل دین بھری ہے مصدر جو ذلیل شیخ عبدالقدور دہلوی کی کرامت بعد ازصال لکھ کر اس پر بے جا تنقید کی ہے۔
(پیشی نیکی مشیر ص ۸۰)

سب مدین علی حد کے کہانی لکھ کر لکھتے (الذی ایک ایک واقعہ کسی نے سنا ہے کہ وہ ایک شخص کا کہتا تھا : (کون تھا؟ کوئی پتہ نہیں) جو ٹوٹ پکڑ کا پتہ حدود ہندوستان میں شریف تھانے کی احترام سے مرنے والا تھا اس کا انتقال ہو گیا۔ میت پر پادری بولی تھی۔ سب کو اس سے کہ لیا کہ چارہ بانگر

۷۔ مولانا عبدالقدور شافعی فرماتے ہیں : "و ذکر مؤلف الحصن الحصین محمد بن محمد الجبیری فی تذکرۃ القراء ان مؤلف بھجہ الاسرار کہیں من اجلہ مشائخ مصر و کان بیتہ و دینہ الشیخ عبدالقدور واسطخان انہی" (تذکرہ القراء ص ۲۰ طبع کہ جرنالہ)

مطالعہ کرنے سے کام لے رہے ہیں اور ان کے مخالف پر سختی کرنا تو تقریباً ممکن ہے۔ حقیقت کا صرف اسکو حق ہے جو ان اقوال سے گزرا ہو۔ (سیرت امیر المؤمنین علیؑ ص ۸۵) (۱۹۵۳ء)
 اگس! اللہ تعالیٰ کسی کو ان انسان کو کچھ دیکھ کر اس کے اہل خیرات پر مطلع کر دے تو وہ دونوں پر اختیار نہ دے
 اور وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت ان اہل حق کو جو دے گا ان کے لیے اس ذات کریم کا اس پر فتنہ و کرم
 ہوگا۔ تاکہ میں کی سیادت و کرامت ہو کہ ہر ظاہر ہو۔ اور یہ حال و مقام بھی علامتی اور بھی مستقل (یعنی
 اوقات تک اس وقت سے) ظاہر ہیں اس پر عطا ہوا حادثہ کا اطلاق ہوگا۔

حضور ﷺ سے کرشاد فرمایا:- "اتقوا فراسة المؤمن فانہ ينظر بنور الله تعالى"

ترجمہ:- "مومن کی فراست سے دارو کو دیکھو واللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔"

(مضبب دست از مہلوی محمد اسماعیل، المجلد ۱، ص ۸۸، طبع ۱۳۹۹ء)
 بڑے..... مولوی محمد اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:- میں جو کچھ تحیرات و انقلاب اطراف عالم یا پیش آدم
 میں پیدا ہوتے ہیں۔ کوئی بھی "انبیاء و اولیاء" کی قدرت سے نہیں دیکھتا۔ اور نہ ہی ان میں بڑا یہ کسی تصرف
 کی طاقت ہے۔ بلکہ اللہ رب العزت نے ان کو تصرف عالم کے آئینہ کی قدرت عطا فرما کر پیش آدم کے کاروبار
 ان کے سپرد کر دیے ہیں۔ لیکن یہ حکم خدا اپنی طاقت صرف کرتے ہوئے ان کو تصرف اور ہر گز نہ
 تحیرات عالم کو ان میں ظاہر کرتے ہیں۔ لہذا یہ اعتقاد کہ وہ ذات تصرف ہیں محض شرک اور کفر ہے۔ انا
 (مضبب دست از مہلوی محمد اسماعیل، المجلد ۱، ص ۸۸، طبع ۱۳۹۹ء)

معرض کی تیوں پہلی کردہ آیات میں اللہ تعالیٰ کے کمال حقیقی الٰہی لہدی گامیاں ہیں۔ لہذا ان آیات
 کو اولیاء اللہ کے کمال معنائی اور حادثہ پر چپاں کر کے اہل اللہ کے مقام و مرتبہ کی اتنی کرنا غرض قرآن
 کریم کے خلاف ہے۔

نواب خیر محمد:- حافظ ابن قیم ہمدانی لکھتے ہیں: ایک نوید ان حضرت حمید خداوی کے پاس آگیا تھا
 قتل اور دل کے سبب سے توجہ نہ تھی۔ حضرت حمید خداوی کے ساتھ اس کا ذکر ہوا۔ آپ نے اس سے
 دریافت کیا کہ تمہارے متعلق تو میں اس طرح خیال ہے۔ اس نے آپ سے کہا اپنے دل میں کوئی بات
 سوچو۔ حضرت حمید نے کہا میں نے اپنے دل میں بات سوچ لی۔ جو ان نے آپ کے دل کی بات فوراً بتادی۔
 حضرت حمید نے کہا یہ سچ ہے۔ اس نے کہا پھر اپنے دل میں سوچو۔ آپ نے فرمایا: سوچ لی۔ اس نے کہا
 بات یہی ہے۔ آپ نے فرمایا: لانا ہے۔ اس نے کہا پھر سوچو۔ آپ نے فرمایا: میں نے سوچ لیا۔ اس نے
 کہا بات یہ ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہیں میں مرتبہ ہی درست بتاؤں گا۔ میں تمہاری آزمائش کر رہا تھا کہ تمہاری
 ولی دار و است میں تبدیلی تو نہیں آئی۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسجد حرام میں گیا۔ اسے میں ایک خیر تو
 ہوا۔ مگر وہاں نہ سب تن کے دے تھے۔ اور نہ کسی کی طلب میں قتل میں اس خیر کو دیکھ کر دل میں خیال
 کیا کہ یہ لوگ اس پر یہ چیزیں خیر نہ تھیں۔ آپ کی طرف دیکھ کر یہ آیت میں جیسے نازل ہو رہی ہے:
 "مہ یقین کیجئے اللہ تمہارے دلوں کی باتوں سے واقف ہے" لہذا اس سے ڈرو۔ حضرت کو سعید خدریؓ فرماتے
 ہیں: اگر میں نے یہ سن کر اپنے دل میں اس اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کی۔ پھر اس نے یہ نصرت پر مبنی
 فرمادی ہے۔ "اللہ ہی اپنے بندہ کی توبہ قبول کرتا ہے۔"

باب..... حضرت عثمان غنیؓ کے پاس ایک صحابی حاضر ہوا۔ جو کہ میں ایک مستور (غور) کو دیکھ کر گیا
 قتل اور اس کی موجودگی کے بارے میں خود کو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ میرے پاس اس حالت
 میں آتے ہیں کہ ان کی آنکھوں میں زنا کا نظر ہو رہا ہے۔ میں نے کہا کیا حضور ﷺ کے یہ بھی وہی بات
 ہے۔ فرمایا نہیں! یہ تو بھی فراست ہے۔ اور بھی بدلیل اور سچا تبصرہ ہے۔

(کتب صریح از ابن قیم ہمدانی ص ۲۳، طبع ۱۳۹۷ء)

کیا یہ منافقین قلم کے یہ واقعات درج ہیں آیات کے خلاف نہیں ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کیوں؟

"هو جوابکم قصو جوابنا"

- (۱) ربکہ اعلم بما فی قلبکم (الابواب: ۲۵)
 - (۲) ان اللہ عظیم بذات الصدور (آل عمران: ۱۱۹)
 - (۳) وربکہ واعلم ما تکون صدورہ وما یعلنون (قصص: ۲۹)
- اہل سنت پر تنبیہ کرنے والوں اپنے اپنے گھر کی خبر لیں! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ "وہ بات مت کہو
 جس پر خود عمل نہ کر رہے ہو۔"

اعتراف: ان اہل حق و سید نبی و رسول کے تحت لکھتے ہیں:-

"معیبتوں میں مجھے پکارو"

سیدہ شہداء الحسن علی خیار نے فرمایا کہ مجھے حضرت شہداء اہل حق کے ساتھ ملنا کہ
 میں نے سیدہ شہداء الحسن علی خیار کے ساتھ ملنا کہ فرماتے ہیں:

"جس نے کسی معیبت میں مجھ سے فرمایا کہ وہ معیبت جاتی رہی۔ جس نے کسی خجما میں میرا
 نام پکارا وہ حق و سچ ہو گیا۔ جو میرے دل سے اللہ عزوجل کی امانت میں اپنی حاجت پیش کرے
 وہ حاجت پوری ہوگی۔ جو شخص اور کت (نماز) نفل پڑھے اور ہر گز میں الحمد شریف کے بعد قس
 ہو اللہ شریف کی بار بار پڑھے، سلام پچھرنے کے بعد سلام مدینہ ﷺ پڑھو اور سلام پچھرنے کے بعد

فرمایا: جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرے اس وقت تم میرے حقیقی بڑاگاہ بڑاری میں سوال کر کرو۔
کوئی شخص میرے گھر مشکلات میں مجھے پکارے۔ اس کی اہمیت اور مشکل فوراً دور ہو جاتی ہے۔ اور
شخص مجھے دیکر دعا کرے۔ اللہ تعالیٰ میرے وسیع سے اس کی مشکل میں کر دیتا ہے۔

(دہلی ۱۴۰۲ھ میں ۵ اگست ۱۹۸۳ء کو عبدالحق محدث دہلوی)

شیخ شمس الدین عمر سرور دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

شیخ عبد القادر جیلانی پادشاہ طریقت اور موجودات میں تصرف کرنے والے تھے۔ اور مناجات
اللہ آجکل تصرف کرنے والوں کا اختیار ہے۔ (ذکر معالجہ تندرست پر مشتمل ص ۳۳۹ شیخ لاہور)
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں :-

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اپنی قبر میں زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔

(محدث فارسی مع حیدرآباد 1394ھ میں ۶۱۱ھ میں ۱۲۷۷ء)

... ایک مشاہدہ :- امام ابو الحسن اشعری الشافعی (م ۳۲۰ھ) فرماتے ہیں :-

خبر دی کہ کوہ اعدی بن عبد الرحمن بن مہدی بن مہدی قرشی نے کہا خبر دی کہ کوہ اعدی بن عبد اللہ بن محمد
بن محمد بن خوارزمی نے ان کے سامنے عبد اللہ بن محمد بن خوارزمی تھا اور میں سنتا تھا: وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو
عبد اللہ جانی نے کھنسا ہے اور میں نے اس کو اس کے خفا سے قتل کر لیا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں ہم ان میں
ایک مرد سے ملا جو کہ مشق میں سے تھا جس کو ظریف کہتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ میں مشرقی کو فیض پور
کے راستے میں یا کما کو خوارزم کے راست میں ملا۔ اس کے ساتھ چوہا اونٹ شکر کے تھے۔ اس نے کہا کہ
ہم ایسے جنگل میں اترے کہ خوف ہلکا تھا۔ جس میں کہ بھائی بھائی کے ساتھ خوف کے ڈرے گھر میں
سکنا۔ جب ہم نے شروع راست میں گھڑیوں کو اٹھا تو ہم نے چار اونٹوں کو گم کیا جو کہ لے گئے ہوئے تھے۔
میں نے ان کو تلاش کیا تو وہ پناہ کا قلعہ تو میں دیکھا اور میں اپنے اونٹوں کی تلاش کرنے کے لیے قلعہ سے
اٹک دو گیا۔ ساربان نے میری حمایت کی اور میرے ساتھ گھر گیا۔ ہم نے ان کو تلاش کیا لیکن نہیں نہ
پایا۔ اور جب صبح ہوئی تو میں نے شہر پہنچا۔ شیخ علی الدین عبد القادر کے قول کو ذکر کیا کہ (آپ نے فرمایا تھا)
اگر تو حقیقی میں رہے تو مجھ کو پکارنا تو میری مصیبت جانی رہے گی۔

جب میں نے کہا کہ اسے شیخ عبد القادر! میرے اونٹ گم ہو گئے ہیں۔ اسے شیخ عبد القادر
میرے اونٹ گم ہو گئے۔ میرے میں نے مطیع کی طرف جو دیکھا تو صبح ہو گئی تھی۔ جب وہ شہر ہو گئی تو میں
نے ایک شخص کو پکارتے ہوئے دیکھا جس کے سفید کپڑے تھے۔ وہ مجھ کو اپنی آستین سے ڈکڑا کر کہے کہ اوپر
تو نہ گھر جا۔ تو کوئی شخص نہ تھا۔ نہ کہ مرد و عورت۔ نہ کہ بچے۔ جنگل میں بیٹھے ہوئے

تھے۔ ہم نے ان کو پکارا لیکن وہ قائلہ نہ ہوا۔ (کچھ الامارہ ص ۲۹۹ شیخ لاہور ۱۹۹۵ء)

مشکل کشائی اور رحمت برائی کی دو صورتیں :-

بسم اللہ و معصائب و آلام میں صدق دل سے صاحب خدمت ولی اللہ کو پکارتا ہے۔ تو وہ اسکی
مدد میں کر خداوند قدوس کے دربار میں دعا کرتے ہیں۔ نوافل تعالیٰ فرمادے اور کوشش قبولیت عشق کر
معصیت زدہ کی مشکل میں کر دیتے ہیں۔

یا ولی اللہ انی اہم بالحق و دروہانی سے اللہ تعالیٰ کے اذن اور اسکی مشیت کے تحت پکارنے
والے کی حاجت برائی فرمات ہیں۔

گیارہ قدم بغداد کے طرف چل کر

میدانِ غوثِ اعظم بنیہ الرحمۃ کے ان کلام کا حقیقی مونیہ کالمین کے کلام سے ہے۔ جس پر کات
پہلی کتابت بغضی اور خاموشی کشا ہو گئی ہے۔

راہ اعتدالی :- جب کسی انسان کو کوئی حاجت ہو تو درج ذیل طریقوں کو بروئے کار لائے۔
اور یہ تینوں طریقے بڑے بڑے اکرم علیہ السلام کی احادیث قرآنی سے ثابت ہیں۔

- (۱) دو رکعت نفل ادا کرے اور درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔
- (۲) دو رکعت نفل ادا کرے اور درود شریف پڑھ کر انبیاء و اولیاء کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔
- (۳) دو رکعت نفل ادا کرے اور درود شریف پڑھے۔ اور صدق دل سے میدانِ غوثِ اعظم کو پکارتے تو وہ
دعا کے ذریعے اپنی ہمت بالحق و دروہانی سے ذریعہ پکارنے والے کی حاجت برائی فرماتے ہیں۔ اور یہ سب
کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور مشیت کے تحت ہوتا ہے۔

ایک اور شیعہ کا ازالہ :- حدیث کا نیا دل اللہ! ایسا اغ ضعیف ہے۔
اس حدیث کو امام محمد بن محمد بن سلیمان ناسی مغربی نے مختلف تین حدیثوں سے (تلفیق اتفاق)
کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

- (۱) (عنه بن غروان) راجعہ : اذا احسن أحدکم شیئاً أو أراد أحدکم عرواً و هو بارئ
لیس بہا! أویس فیقل : یا عباد اللہ! أعیتونی ، یا عباد اللہ! أعیتونی ، یا عباد اللہ! فلیسوا
بالحان للہ! عباد لا یأثمون . وقد جرب ذالک . الکبیر بصفت .
- (۲) (ابن عساکر) راجعہ : ان اللہ سئل ان فی الارض موی الحفظۃ ، یکتون بسبقت من
روح الشجر ، فاذا احسن أحدکم عرواً بارئ فلا ، فلیسوا أعیتونی عباد اللہ! . للبرار
- (۳) (ابن مسعود) راجعہ : اذا اظلمت دابة أحدکم . بارئ فلا ، فلیسوا یا عباد اللہ

انجیل، با عدل اللہ احلی (۱) یعنی اللہ حاضر فی الارض من سجدہ۔ للعوامی والکیم
صعد۔ (یعنی توحید من جائی الودل وکبح الزمان من ۵۶ بعد ۲ طبع سنہ ۱۰۰۵ھ)۔

۱۰۱ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں :-

"ولو كانت متعبدہ وریسوی کشفہ الطوق"۔ (لموضوعات کلبی ص ۳۰۳ طبع ندرین)

۱۰۲ علامہ شعرانی فرماتے ہیں :-

"او ضعیف قد کثرت طرف حتی (رفع لادرجہ الحسن)۔" (الیزان ص ۷۷)

۱۰۳ محلی کتاب الازکار لکھتے ہیں :-

جب کوئی ضعیف حدیث متعدد سندوں سے مروی ہو وہ ضعیف نہیں ہوتی بلکہ حسن لغیر

ہوتی ہے۔ (الزکاء ص ۳۲ طبع کراچی)

۱۰۴ ... یہی ترمذی، حاکم، ابوداؤد وغیرہ معتد حدیث سن، اس خطی نسخہ فی حدیث یوم عاشوراء الخ کے تحت لکھتے ہیں۔ اس حدیث کو اگرچہ بعض محدثین نے ضعیف اور قابل احتجاج اور بعض نے موضوع قرار دیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع نہیں ہے۔ اور کثرت طرق کی وجہ سے حسن اور قابل احتجاج ہے۔ (تذاری الخیر، جلد اول ص ۷۶، طبع ۱۳۹۰ھ، ۱۴۰۱ھ)

معلوم ہوا کہ کثرت طرق تو بے کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف نہیں بلکہ حسن ہے۔

اعتراف :- سنن ابی داؤد، ترمذی، ابی یوسف وغیرہ میں روایتوں کے تحت لکھتے ہیں :-

"غیب کی خبریں"

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اور اس کے رسول نے احادیث میں یہ باخبر فرمایا ہے کہ غیب کے امور اور خبریں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کیا ذات ہوتی ہے۔ (یعنی یہ لوگ ہر چیز فقیر کو اور مجذوب مانگے کو ولی بنا کر اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں الکر کھڑا کر دیتے ہیں۔ اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ لوگ بھی غیب کے امور اور قیام بین خبریں جانتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں کھلے لفظوں میں فرماتے ہیں :- "کہہ دیجئے ان کے خدا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا۔"

غیر الیاس لکھتے ہیں: انبیاء ختم اسلام کی قیومی بشر ہے۔ فضائل انبیاء سے اولیاء کرام بھی غیب کی خبریں جانتے ہیں۔

اس کے بعد عبدالقادر جیلانی کی طرف منسوب کر کے ایک من گھڑت قول لکھا ہے۔ جس سے ثابت کیا ہے کہ وہ (عبدالقادر جیلانی) اللہ کے مدد سے کسی اور کو بھی غیب کی خبریں پانے والی مانتے ہیں۔ بلکہ خود بھی غیب کی خبریں جانتے کے اجماع فرماتے۔ وہ ان کا یہ دعویٰ تھا کہ اگر شریعت نے

یہ مد میں انعام نہ دیا ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھا یا ہے اور کیا رکھا ہے؟ میں

ملائے گا ہر اہل علم کو جانے ہوں۔ کیونکہ میری نظریں غیب کے طریق ہیں۔ (طبیعی نسخہ ص ۱۱۰-۱۱۱)

۱۰۵ جواب نمبر ۱ :- "یعنی یہ لوگ ہر چیز فقیر کو اور مجذوب مانگے کو ولی بنا کر اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں

خا کر دیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ لوگ بھی غیب کے امور اور قیام بین خبریں جانتے ہیں۔ اور

یہ ان اہل علم کی الزام تراشی اور دروغ گوئی ہے۔ موصوف نے لاسٹ کی کسی مستحضر

"فخرتوب کا حوالہ نہیں دیا اور دعویٰ بھی دلیل کے رو ہے۔ خدا سے ذرا بھی روز محشر خدا کو یاد دلاؤ

کو کیا جواب دے گے؟

جواب نمبر ۲ :- سنن ابی داؤد، ترمذی، ابی یوسف وغیرہ میں روایتوں کے تحت لکھتے ہیں :-

"قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ"۔ (محل ص ۶۵)

مگر وہ جتنے اللہ کے خدا (ساکنوں اور زمین میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا۔

قرآن کریم میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کر فرمایا :-

"واذنتکم بما ناکلون وما تدرہون فی بیوتکم ما ان فی ذلک لایۃ لکم ان

کنتم من متقین"۔ (آل عمران ص ۳)

ترجمہ :- اور میں نے تم کو بتا دیا ہے جو کچھ تم کھاتے ہو۔ اور جو کچھ تم جانتے ہو اس کے بارے میں جو اس کے خلاف ہے۔

یہ کہ ان مجذوبوں میں (میری صداقت کی ایسی کوئی نشانی ہے جس سے ان کے اگر تم ایمان دار ہو۔

کیا؟ کلام الہی میں تضاد ہے؟

قیم ہر کوئی، سبحان اللہ تعالیٰ کا کلام ہر قسم کے تضاد سے سراسر پاک ہے۔

ان آیات کا مفہوم یہ ہے کہ

پہلی آیت میں اللہ عزوجل کے علم، اولیٰ الہی، ذوالی اور اختیاری کا بیان ہے۔ اور دوسری

آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علم حادث، عطا کی اور متدی کے ذکر ہے۔

دوسری حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا مطلب ہے، جو کہ آپ نے بطور

حدیث نبوت فرمایا، تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھا یا ہے اور کیا رکھا ہے؟ الخ

اس میں آپ کے علم حادث، عطا کی اور متدی کا ذکر ہے۔ اور آپ کی اس کرامت سے حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کے مجزہ کی تقدیر ہوئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ان فی ذلک لایۃ لکم ان تم

من متقین"۔ بے شک ان مجذوبوں میں (میری صداقت کی ایسی کوئی نشانی ہے جس سے ان کے اگر تم ایمان دار ہو۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کا یہ وصف بیان فرمایا ہے کہ وہ انبیاء ختم السلام کے حکام کی

"انما هو اصاب و احيا" بے شک اللہ شاندار ہے اور زندہ کرتا ہے۔

تین ان لوگوں کے شریک عقیدہ کے مخالفوں کا ایک مشغہ یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو زندہ بھی کرتے ہیں اور مرستے بھی ہیں۔ کیونکہ یہ قاعدہ خداوندی ہیں۔ خود ان فقیرانہ کے پاس بھی مائتے اور زندہ کرنے کی قوت ہے۔ اس کے بعد چند واقعات انبیاء مومنین کے نقل کیے ہیں۔ جن میں نبی اکرم ﷺ کے "حجرات اور کلام اللہ کی کرامات کا ذکر ہے۔" (یعنی صفحہ ۱۰۰ ص ۱۱۱)

الجواب :- ابن ابراہیم بن حنین کردہ آیت میں اللہ تعالیٰ کی صفت متعلق (مارنے اور زندہ کرنے) کا بیان ہے جبکہ بعض انبیاء کرام اور بعض اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے لڑنے اور انکی مشیت کے تحت ہمارے "حجرات اور کرامت" زندہ کرتے اور مرستے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے :

"وَأَخْرَجَ الْمَوْئِدَ بِإِذْنِ اللَّهِ" (سورۃ النمل ص ۳)

(حضرت مومن مایہ السلام نے فرمایا) اور میں زندہ کرتا ہوں مروتے کو اللہ کے حکم سے۔

پھر..... مولوی عبدالسلام بدستوری غیر مقلد،

مربع شمس اللہ، ریٹائرڈ سرور اللہ شاہ القرآن دہلوی (النبی ۱۳۹۲ھ و ۱۹۷۳ء)

کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ مایہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ، انھوں کو جانداروں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ عیسیٰ کی چڑیا مار کر جو تک مار کر ان اویہ تھے۔ ہمارے نبی ﷺ کو اس قدر معجزت دینے گئے تھے کہ ہم ان کو گن بھی نہیں سکتے۔ قریب قریب سب نبیوں کے معجزات آپ کو حق تھا اصل تھے۔ (نقل از آئینہ الفتاحی کے شان سے مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ)

ابن عساکر (قال) (امرونی تعلیم ص ۱۰۰ ص ۲۵۲) مردوں کو زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ (طبع لاہور ۱۹۸۹ء)

حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصمعیلی فرماتے ہیں :-

کل فضیلة اوتی عیسیٰ علیہ السلام من اولیاء علیہ السلام کو پہنچا دی گئی تھی کہ نبی کریم ﷺ غدا اوتیہا نبینا ونبینا ونبینا ہم سب کو رکھا۔ اور مرد مرستے فرمائی گئی۔ یا اسی نبی پرست میں نے کوئی مبتدع الخ

(حوالہ البیاد ص ۲۵۵ جلد اول الارشاد منہجی طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

مزید کہتے ہیں تاکہ یہ کہنا چاہئے کہ حضرت عیسیٰ مایہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ تو ہم کہیں کہ اس سے ہمنا عجیب فرماؤ گے وہ ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبی آخر الزماں کی شان کو باہر فرمایا اور معجزہ بھی ایسا جسے پروردگار نے اپنی آگاہی سے دیکھا۔ مگر آپ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی بحری کو زندہ کیا تھا۔ نیز یہ معجزہ بھی عجیب ہے کہ آپ کے حیدر مبارک

نبی اکرم صمدی عورت کے تڑپے کو زندہ فرمایا۔ (حوالہ البیاد جلد اول ص ۲۱۰ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

۱۰۰ شیخ سیدنا عبدالقادر گیلانی فرماتے ہیں :-

کہ رسول متولد کو وہ تمام معجزے دیئے گئے جو دیگر انبیاء کو دیئے گئے۔ اور ان کے سوا اور بھی دیئے گئے۔ بعض ان میں نے ہزار تک شمار کئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ مایہ السلام کا "خروج قیام"

آپ مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ (یعنی الخاقانی ص ۱۶۵ طبع لاہور ۱۳۹۲ء)

۱۰۱ شیخ عبدالرحمن محدث دہلوی (النبی ص ۱۶۵) فرماتے ہیں :-

اب دہلوی نے ذکر کرنے کے معجزات تو بھی لکھے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک شخص کو زندہ کیا۔ اس شخص نے کہا میں اس وقت تک زندہ نہیں ہوں گا جب تک

آپ میری اس لڑکی کو جو میری بیٹی ہے زندہ نہ فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔

اس نے قبر دکھائی۔ پھر حضور ﷺ نے اس لڑکی کو زندہ کر دیا۔ لڑکی نے جواب میں کہ۔ "ایک ایک حد تک" (مذہبوں، فراموشیوں) اس کے بعد اور بہت واقعات نقل کئے ہیں۔

مزید کہتے ہیں کہ بعض ایسے کمال ترین اولیاء کرام ہیں جو حضرت حق جن جلال کی قدرت کے مختصر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی صفت کے شرف سے آپ کے چہرے میں ان میں مذکور عادت ظاہر ہوتے

ہیں۔ جیسے کہ لوگوں نے ایک مرتبہ کہا۔ ایک بزرگ نے اس کی بیٹی کو جمع فرمایا اور اس پر پانچ سو سہارک دیکر کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول کا نام لیا۔ مرغا زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا اور چلایا۔ یہ بھی

رسول اللہ ﷺ کے "حجرات میں سے ہے۔" (مدارج نبوی جلد اول ص ۳۵۹ ص ۳۶۱ طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

دیکھئے! امر سے زندہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اس لحاظ سے تو حضرت عیسیٰ مایہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے کام کو مدعوئی کیا۔ لیکن آپ آگے فرماتے ہیں "ہاں اللہ" یعنی میں جو کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے لڑنے سے کہہ رہا ہوں۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ آجائے شرک چلا جاتا ہے اور جہاں لڑنے گیا تو حید بھی

گئی۔ یہی لڑنے والی موجودیت ہے تو حید اور شرک کا پاداشی کھتہ ہے۔

(تکلیف کاظمی علیہ الرحمہ ص ۵۰ جلد اول شیخ علی ہار (مختصر گزشتہ))

موجودی مذہب حسین دہلوی کا ایک فتویٰ اور اہل سنت و جماعت کی تائید :

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہ عقیدہ رکھا گیا ہے کہ کوئی شخص جس کے سوا اللہ کے جو کچھ کرتا ہے وہ خدا ہے۔ ایک حضرت جابر مسلمانوں میں شہادت دہر کے ساتھ ابو ابراہیم الخدائی عقیدہ معتبر دہا کا کہتے ہیں کہ خاص اہل سنت و جماعت کو یہ عقیدہ ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ اگر ایسا ہی عقیدہ عند الشرع درست اور فاسد اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے تو سب کو تسلیم کرنا چاہیے اور

آخر میں اصرار دہشت نہیں ہے اور مخالف عقیدہ اس مسئلہ سے تو بڑبڑاتی فرما چاہے کہ ایسے عقیدے والے کا کیا حکم ہے؟ اور ایسے شخص کے پیچھے خلا بھی ہو گیا یا نہیں؟ کیونکہ تاراقت مسلمان محمد رسالہ پائیں۔ بلکہ اگرچہ وہ چاروں میں سے یہ معاملہ عقائد کا ہے۔ یہ ہوا تو جہاد۔

الجواب :- اگر شخص مذکور کا یہ مطلب ہے کہ لفظ ضرر حقیقت میں غرضی کی جانب سے ہوتا ہے، خدا کے سوا کسی اور میں یہ طاقت نہیں ہے، کہ کسی کو خیر یا شر خدا کے لئے ضرر پہنچا دے، تو یہ عقیدہ ہے شک اللہ سنت والہما مات کا ہے۔ اور ایمانی عقیدہ ہر مسلمان کو رکنا چاہیے، اس عقیدہ کے حق ہونے پر متعدد آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ صریحہ اور صریحہ طور پر دلالت کرتی ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ: "قل لا املك لنفسی نصيبا الا ما شاء اللہ" اور اگر شخص مذکور کا یہ مطلب ہے، کہ اگر انسان مجبور شخص ہے، اس کو کچھ بھی اختیار نہیں ہے، اس کے حرکات مشرک عبادات کے ہیں، تو یہ عقیدہ بالکل غلط و ضل ہے، اور یہ عقیدہ فرقہ پھر یہ کہ ہے، ایسے عقیدہ و باطل سے ہر مسلمان کو بچنا فرض ہے۔ ایسے عقیدے سے گناہوں کا انکار لازم آتا ہے۔ علی تجزون الا ما كنتم تعملون - پس اللہ مذلیم ومن شاء فليكنفر - جہاد، بلکہ اللہ یسوس - ایسے عقیدہ و باطل والے کے پیچھے لڑنا پڑنے سے احتراز چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب **سید محمد نذیر حسین** (لکھنؤ میں طبع ۱۳۰۰ھ / ۱۹۱۷ء)

ایک صحابی کا واقعہ اور حضرت ابو جابر

ہدایت کا حلقہ کرنا یہ کائنات اہل شرک کا منصب ہے، اور ہدایت ہمت کے تحت نہیں بلکہ مشیت غدی کے تحت ہے۔ حضرت ابو جابر کے لیے ہدایت دینی تھیں اور ہی مشیت باری تعالیٰ تھی اس لیے وہ ایمان کی نعمت غلطی سے محروم رہے۔ اور حضور ﷺ کا ان کو ہدایت و ہمت ایمان دینا، ان کے اصرار کا بدلہ اور وہ ایمان لینے والے کا اہم امتداد تھا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

صحابیہ کے لیے چونکہ ہدایت غلطی نہ تھی اور مشیت ایزدی بھی تھی اس لیے ایمان کے حصول کے لیے حضور ﷺ کی ذات اقدس اس کے لیے وسیلہ بن گئی۔

اعتراض :- ان اہل دین ہدیٰ لگتا ہے۔ یاد رہے! اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی ہدایت گمراہی کا باعث ہے۔ غلطی ایزد کو ہدایت شدہ یا زندقہ غیر موجود ہے۔ مردمان اس کو ہر کام کرنے پر تیار و مجتہد، اللہ تعالیٰ کے اقرار اس کے بعدے کو دینا وغیرہ۔۔۔ اس کے بعد شرک کے دہشت جن آیات قرآنیہ میں کی ہیں۔

الجواب :- سنان اہل دین اور اس کے اہم مسلک آج کل حقیقت شرک ہی سے آگاہ ہیں۔ اور خواہ کچھ

ہام اسلام کے مسلمانوں کو مشرک، اپنی زندگی کو گمراہ سمجھتے ہیں۔ اور اپنے نام یا نسب میں اپنے فرقہ کے نام لکھ کر مسلمانوں میں گردش دیتے۔

حقیقت شرک اور اہل سنت کا مسلک

○ شرک و کفر کی اصطلاحیں جو ہیں۔ دونوں کا مرعوب ہوا مذہب کا حقیقی شرک ہے کہ غیر اللہ کو الٰہ یا الٰہی عبادت مانا جائے۔ اور اس کی علامات سے یہ ہے کہ بت کا ان حق تعالیٰ کی ان قابل عظمت صفات کو یہ عام بشری صنوع میں ملتا ہے۔ (مثلاً کشف، استیجاب دعا، تفسیر، تسخیر وغیرہ) صفات کو چاہے باری تعالیٰ "سبحنہ" "سبحنہ" "سبحنہ" کے برائے خیال کیا جائے۔ (نور ہدایت)

اور ہمارے خیانت بخود حق کے اہل ان کے سامنے اسی نسبت سے لڑا کہ جائیں کہ وہ محض اللہ محمود ہیں۔

○ شریعت حق شرک کو مٹا دیتی ہے۔ اور صفات عباد و صفات ربوبیت میں اللہ تعالیٰ کا ظہور فرماتا۔ "شہد سل کا تمہا اللہ ان مقصد ہے۔

○ خواص عباد کی صفات مذکورہ کو باطل نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ ان کی حقیقت وائے کا اعتبار ہے۔ جس سے کہ صفات ربوبیت کی برتری و تقدس ظاہر ہو۔

○ مجاہدیت و شہادت جو کہ تمام لوگوں و مشرکوں میں خواص شرک کے لیے شہادت کی گئی ہے۔ اس کو الٰہی منصب خیال کرنا کہ جس سے یہ خود بخود ہو کر شرفات الٰہیہ (معاونت اللہ) عزامت و رک کے شرک ہے۔ اور صفات الٰہی (یعنی مشیت خداوندی کے تحت) اور اس کی عبادت پر موقوف سمجھنا اس قدر درحقیقت مزاحمت الٰہیہ کا تصور ہے۔

○ ایسا ہی خارق و کریم کو الٰہ اور اشرار یا غلطی سے ان صفات پر بلاذریہ علیہ الٰہی، اس طرح تسلیم کرنا شرک ہے۔ اور بلاذریہ تو اسے وہ فی الواقع عباد الٰہ کو صلہ دینی میں ان امور کا معلوم اللہ تعالیٰ و صفاء الٰہی منکر تسلیم کرنا میں ایمان ہے۔

ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے عقائد و تقریبات کی تشریح کر دی ہے۔ اس کے بعد جو کوئی خود ساختہ عقائد یا باطنی طرف مطلوب کہہ دے دوسرے کتاب ہے۔ اگر غیر اللہ کو مطلق پکارنا شرک ہے۔ ان اہل دین جواب دے۔

لو ابعدنی حسن تعالیٰ بھونہ لی مسلمان تھا یا مشرک

موصوفہ کہتے ہیں۔ ہر شے کا ذکر ہے۔ ہر امر یا نہی پر عمل یا نہی کا ہوتا ہے۔ ایک سیاق سے واضح ہوتا ہے کہ ان کا ذکر ہے۔ ان کی طرف سے کہ پالی خود اپنے عقائد

اس روایت کو (مشرک) یہ تمام نقل ہیں امام ربیع بن جعفر احمد بن محمد مصری طحاوی مثنیٰ (مردم) نے اپنی مشہور تالیف "شرح معانی الآثار" جلد اول ص ۱۲۹ میں بیان کیا ہے اپنی سند پر ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ "مثنیٰ القاسم بن جعفر قتال سمعت جعفر بن حکم الکلابی یقول سمعت ابا عبد الرحمن عبد اللہ بن محمد بن عائشہ یقول ان آدم علیہ السلام لما تنبہ علیہ عند الفجر سبلی رکعتین فصارت الصبح وفدی السطح عند الظہر فصلی اور اجماع علیہ السلام اربعاً فصارت الظہر وبعث عزیز فقیل لہ کہ لیبت قتال یوما فی ای الشمس قتال او یعنی یوم فصلی اربع رکعات فصارت العصر وقد فیل غفر لعزیر علیہ السلام وعلق داؤد عب السلام عند المغرب ادم فصلی اربع رکعات فصعد مجلس فی الثالثة فصارت المغرب ثلثاء اول من صلی العشاء الآخرة نیفا ۱۱۱ الخ۔

اس حدیث کی تائید درج ذیل حدیث سے بھی ہوئی ہے۔ جس کو سیدہ عبد القادر گیلانی نے نقل فرمایا ہے۔

روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے خدا کے رسول ﷺ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے صبح کی نماز کس شخص نے پڑھی۔ آپ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام نے۔ اور جب حضرت ہر اکرم علیہ السلام کو خبر دے لے آگ میں ڈالا اور خدا کے فضل سے انہوں نے نجات پائی تو اس وقت آپ نے ٹھہری نماز ادا کی۔ (حدیث الملائک ص ۵۳۹، مجمع لا یورثہ از سیدہ امیر اکابر گیلانی (ص ۵۵۵))

کتب حدیث میں معانی الآثار کا مقام

علامہ بدر الدین حنفی شیخ نے اس کو مصری بہت سی کتب حدیث پر ترجیح دی ہے۔ فرماتے ہیں کہ "سنن ابی داؤد" جامع ترمذی اور سنن ابن ماجہ وغیرہ پر اس کی ترجیح اس قدر واضح ہے کہ اس میں شک کوئی ہواقت ہی کرتا ہے۔

علامہ ابن حزم ظاہری نے اپنے فتاویٰ مقدمہ کے پیرچوں میں اس کو سنن ابی داؤد و سنن ابی داؤد کے درج پر رکھا ہے۔ مولانا در شاہ ظہیری فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کا مرتبہ سنن ابی داؤد کے قریب ہے۔ کیونکہ اس کے روایت حروف ہیں اگرچہ بعض شکوک بھی ہیں۔ اس کے بعد ترمذی پھر ابن ماجہ کا درجہ ہے۔

(نظر المحققین بحوالہ معنی ص ۱۱۸، فتح الباری ص ۵۹۵)

نمبر ۴: سنن ابن ابی داؤد نے قدرتی صاحب کے رسالہ "نماز کا جائزہ" سے درج کیا ایک عبارت جلد اول طبرانی عبد الرحمن عبد اللہ بن جعفر عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن عمر بن موسیٰ المعروف بابی عائشہ و بطنی ثقہ جواد ۱۲ (قریب التہذیب)

نقل کیا ہے۔ "اگر اپنے پرانے کام آدم ایک درہم کے بھانسا کا خوف ہو، مثلاً وہ دھواں جالتا ہو یا دھواں دھواں ہو، تو وہ بھی کہہ دے کہ ایک درہم کی کوئی چیز چروا کا لے لے لے۔" (مثنیٰ یحییٰ مثنیٰ ص ۱۱۵) اس روایت میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ یہ مسئلہ فقہ حنفی کی مستحب ہے۔ "در مختار" کو عالمگیری میں موجود ہے۔

(بہار شریعت ص ۲۵۳ جلد اول طبع لاہور)

اگر اس کے خلاف کوئی دلیل ہو تو پیش کر دوں گے اور اس کے پاس کیا جواب دے گا؟ خداوند قدوس سے درواں کل دو عشر اس کے پاس کیا جواب دے گا؟ اعتراض: سنن ابن ابی داؤد نے بیان کیا "پانچ معنی کی نمازیں" لکھ کر چار طریقوں سے ماہ رمضان میں نوافل کی ادائیگی اور ان کا اجر "فیضان سنت" سے نقل کیا ہے اور پانچویں نماز صلیو الاسرار (نماز غویہ) تحریر کی ہے۔ (مثنیٰ یحییٰ مثنیٰ ص ۱۱۸ تا ۱۲۳)

اور کچھ قیامت قرآنی صلیو الاسرار کے روایت کی ہے۔

الجواب :- سو صوفی کا دعویٰ ہے کہ یہ نوافل معنوی "یعنی، مادی، موضوع" ہیں۔ مگر اس دعویٰ پر کوئی دلیل پیش نہیں کی کہ کس حدیث اور عالم دین نے انہیں سو شروع قرار دیا ہے۔ لاکھ یہ روایات ضعیف ہیں۔ اور افعال میں ضعیف روایات منہ الجہ شیعہ اور خود غیر مقلد علماء کے نزدیک قابل قبول ہیں۔ دیکھئے :- (۱) تادیب ندویہ ص ۱۰۳، جلد اول طبع لاہور، (۲)

(۲) مسند الامام شرح ابی داؤد ص ۲۷ جلد اول طبع مہربان

"نماز غویہ" کے حقائق ہم نے اور ان کے گزشتہ میں سیر حاصل کر آئے ہیں۔ ان میں لکھ دینے اس کے روایت قرآنی آیات ہیں جن میں ان کی صحیح تفسیر پیش کرتے ہیں۔

پاک آیت :- "اقیموا الصلوٰۃ ولا تکنوا من المشرکین" (الرہم - ۲۱)

نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو جلا۔

جواب :- یہ شک مشرک سے چھاپر ہو سکتا ہے۔ مگر مشرک کی تشریح وہ قابل قبول ہوگی، جو اللہ عزوجل نے کی ہے۔ کہ انہی اہل دین اور فرقہ لہو نے۔ جس کی وجہ سے مائتہ المسلمین تو درکنار عالم اسلام کی عظیم ہمتیں مشرک قرار پاتی ہیں۔ مشرک کا صحیح مفہوم ہم اور ان گذشتہ میں بیان کر آئے ہیں۔ دوسری آیت :- "والہکم اللہ واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم" (البقرہ)

لوگو! تمہارا صرف ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں۔ وہ بہت

رحم کرنے والا ہے

پہلی سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ مصالح عالم میں جلالہ واجب اور ذوالی ابدی ہے۔ کوئی مخلوق
انسان میں ہے نہ صفات میں۔ اور وجود و اجتماع عبادت و طاعت اختیار خود متبرک کائنات کی ہر ذی
ہر کی ذات مقدس سے مختلف ہیں۔

بے شک یہ آیت کریمہ ہر ذی اختیار پر عبادت کی ترغیبی آیت ہے۔ اس آیت مبارکہ کو اہل سنت و
جماعت کے خلاف پیش کر دینا ہر بات ہے۔

آیت نمبر ۳: "ان الذین تدعون من دون اللہ عباد و امتثالکم" (اعراف: ۱۹۳)

(اے لوگو! بے شک وہ جنہیں تم پوجتے ہو اللہ کے دواغ سے ہیں تشریفاً طریح۔

تدعون کا مفہوم :- تمام تدعون مفسرین نے جہاں کہیں بھی مشرکین کا دعویٰ کو مانا کرنے کا
قرآن میں ذکر آیا ہے۔ انا معنی عبادت سے کیا ہے۔

تدعون = ای تدعون و فعل تدعونہا الیہ (تفسیر قرطبی)

// ای تدعونہم الیہ (تفسیر جہاد، مغربی)

ان الذین تدعون ایہا المشرکون الیہ من دون اللہ و تدعونہا۔ (تفسیر ابن جریر)
آج کل بعض لوگ ان کلمات کے مفہوم کو سمجھ نہ سکتے کے باعث ہمدرد اہل اسلام کی
تفسیر اور ان کو مشرک ثابت کرنے میں اپنی زبان و قلم کا سارا زور صرف کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اہل لہل
وہیں کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

لفظ دعا کی تحقیق :-

علاء اللہ ترجمہ فرماتے ہیں دعا کی دو تفسیریں ہیں۔ ایک دعا بمعنی عبادت ہے اور ایک دعا بمعنی
والہ ہے۔ عبادت کرنے والے کو بھی دعا ہی کہتے ہیں اور سائنس کو بھی دعا ہی کہتے ہیں۔ (جلاء الامم)
لہذا دعائی کے بغیر کسی کی عبادت کہہ مشرک ہے۔ لیکن کسی سے مانگنا یا سوال کہ مشرک نہیں۔ جن
لوگوں نے قرآن حکیم میں بھی یہ ذکر کیا ہے۔ ان پر عقلی شیعہ کہ کفار مشرکین کا اپنے دعویٰ کے متعلق
کیا عقیدہ تھا؟ اور وہوں کو ان کے تھے۔ اور ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم میں ہے۔

"انہم کانوا اذا قیل لہم لا الہ الا اللہ بنکروا و یقولون اننا لاتارکوا
الہہا لشاعر محبور" (مشافہ)

جب انہیں کہا جاتا ہے کہ کہ لا الہ الا اللہ تو وہ فرد کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ ہم ایک شاعر محبور
کے کہنے پر اپنے الہ (شاعر) کو چھوڑ دیں۔

اگر آج بھی کوئی کسی کو مانے اور اسکی عبادت کرے خواہ جس کو وہ مان رہا ہے اور عبادت

کر رہا ہے۔ انسان دو غیر انسان و زندہ اور مرد و اس کو پکارنا خدا اور اسے پوجنا تو ایک سے شرک
ہے۔ لیکن کسی کو محض دعا کرنا جتنہ حدی کے متعلق دعا کرنے والے کا یہ عقیدہ ہو کہ مشرک نہیں۔ اور
اس کا بھی شرک قرار دینا بہت بڑی جرات کارانہ بات ہے۔ حقیقت یہ کہ جو مانا (پکارنا) شرک ہے وہ ہر
حال میں شرک ہے اور جو شرک نہیں وہ کسی حال میں شرک نہیں۔ انسان اور غیر انسان اور خدا و مخلوق
خدا و مخلوق اور دور کی مخلوق میں اس حیرت میں آپ تو دیکھ کر اور سے پکارنا ہی شرک ہو آگے کسی
مت کے پاس بیٹھ کر اسے پکارنا شرک نہیں اور اگر آپ کہیں کہہ دیں کہ بے جان ہیں اس لیے ان کو
توڑیک سے پکارنا بھی شرک ہے۔ تو آپ کو ان لوگوں کے بارے میں کیا ابرہہ ہے جو خدا و فرعون کی اس
کے ساتھ کفر سے دور کر رہے ہیں اور عبادت کیا کرتے تھے۔ اور اس کے دور میں اس سے لڑنا دیکھ کر
تھے تو پکارنا بھی شرک تھے اگرچہ دور سے پکارا نہیں رہے تھے۔ اگرچہ وہ بے جان کو پکارنا نہیں رہے تھے۔
تو بوجہ مانہ الا قیادہ وہ یہ ہے کہ پکارنے والے جس کو پکار رہا ہے۔ اس کے متعلق اس کا عقیدہ کیا ہے؟ اگر
وہ اس کو الہ اور خدا تعالیٰ سمجھتا ہے تو یہ شرک ہے تو دور سے پکارنا ایک سے۔ وہ زندہ یا مرد۔
قرآن کریم نے ہر ایسی بات کا تصریح کیا ہے۔ لا تدعون مع اللہ الہا آخر کسی کو اللہ کے
ساتھ خدا سمجھ کر عبادت پکارو۔

جب آپ اس کے یہ مغرب بندے (انبیاء کرام، اولیاء مقام) مقرر خدا اور کمال انسانیت
کے اس مرتبہ پر فائز ہوتے ہیں۔ جس کے لیے ان کی تخلیق ہوئی تھی۔ تو صفات الہیہ سے وہ بے خبر
ہو جاتے ہیں۔ سمجھ بھر کا منظر ہو کر مخلوق کو قطع پہچانے والے ہیں اور بارگاہ رب اعزت میں انہیں کر
کے رب کو راضی کرنے کی سلاحتیں دیکھنے والے ہیں۔ ان میں مشکل کشائی کی قدرتیں بھی ہیں اور اسے
دیکھنے کی قدرتیں بھی ہو رہی ہیں اور ان کو بھی سن سکتے ہیں۔

سُورۃ ابراہیم ۱۱ : وہ قیامت پر مشرکین عرب کے حق میں ذلیل ہو گئیں۔ ان کو کل اسلام پر چمکان
کرنا اور جہول کا ٹھہر ہے۔ بخاری شریف میں ہے۔

"وکان ابن عمر یرا عہم یشارون خلیف اللہ تعالیٰ فقال انہم انطلقوا الی آیات فزلزلت لمی
الکفار فجعلوا علی ائمتہم" (بخاری شریف ص ۱۰۲۳، جلد ۳، باب قتال الکفر)

عباد امتثالکم (تمہارے جیسے بندے) کی تشریح :- اس میں فرماتے ہیں۔
کہ مشرکین کے توجہ کے یہ سنا تھے اور تھے پھر لوگوں کی کہ یہ جان گئے۔ تو اگر کسی کو تبار
امت تمام کیوں کہا گیا؟ تو صاحب نے اس کے متعدد جواب دیے ہیں۔ (۱) کیونکہ مشرکین کا یہ عقیدہ
تھا کہ یہ بڑے ہیں اور سنتے اور سمجھتے ہیں۔ اس لیے ان کے اعتقاد کے مطابق ان سے بات کی گئی اور ان

سنائی آتوں میں کی اسلوب اختیار کی گئی۔ (۲) یہ الفاظ بطور استعلاء مستعمل کیے گئے ہیں۔ مثلاً اسے متعلیٰ کے دشمنوں اگر تمہاری بہت ایک حمل کے لیے مان بھی لی چاہے کہ یہ ذمہ ہیں اور سنتے سمجھتے ہیں تو بھڑائی زیادہ سے زیادہ یہ تمہاری طرح انسان حق ہوں گے۔ یہ آخر خدا کی نگر ہو گئے اور اپنے جیسے کی جیسے کی کا پتہ مجھے میں ڈانڈاں کی راہ نشاندہی ہے؟ (تفسیر کبیر، ص ۱۰۶، اعراف)

حاصل قرطبی نے ہوں کو عہد کہنے کی یہ دلیل کیا ہے کہ وہ بھی تمہاری طرح اس کے ملوک ہیں۔ اور تمہاری طرح اس کے پیر ارادہ ہیں۔ (تفسیر قرطبی، سورۃ غزاف)

حاصل راغب اسلمانی فرماتے ہیں۔ نفس سموری مشابہت کی وجہ سے ہوں کو آیت "ان الذین قدیمون من دون اللہ تبارکوا الملائکہ" (۱۳-۱۲) (مشکوٰۃ) جن کو تم خدا کے سوا پڑتے ہو تمہاری طرف سے کہتے ہیں۔ میں سب اس لکھ کہہ دیا ہے۔ حالانکہ وہ بے جان نہیں تھے۔ (ملفوظات اقرآن ص ۱۱۶ طبع دورانیہ ۱۹۵۹ء)

لیٹر طالعہ ۲۰، تفسیر نسفی جلد ۲، تفسیر ابن جریر جلد ۹، تفسیر خازن جلد ۳۔
آیت نمبر ۳:- "ادعونی استجب لکم" (الزمر ص ۱۰)
مجھے پکارو، میں جاؤں اور تمہاری پکار قبول کرنے والا۔

اہل ملت و جماعت، براہ راست اور انبیاء و اولیاء کے وسیع سے دعا مانگنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اس لیے ہمارے عقیدہ کے خلاف اس آیت کو پیش کرنا بالائی ہے۔

آیت نمبر ۵:- "اللہ الذی خلقکم ثم ردکم الیہ فاعبوا اللہ" (سبحانہ) و تعالیٰ عطا یسرکون
میں بعمل میں دالکم میں شیئ ۵ سبحانہ و تعالیٰ عطا یسرکون ۵
امارا عقیدہ ہے!

۵- سابق عام جمل جلالہ واجب اور جود کی ازلی ہے۔ کوئی مثل نہ ادا نہیں ہے۔ نہ مغفرت نہ۔
وہ جب وجود، استحقاق، عبادت، حقیقت، اختیار خود تہذیب کا رکھتے تھے اور جود کی ذات مقدس سے متعلق ہے۔ شفاعت مرئی ہے۔ عطا ہے رزق، ازانہ، تکالیف و مضامین بطور اعتقاد و خلق ہی کے بندہ و تہذیب میں ہے۔ پس اس آیت کو اہلسنت کے عقائد کے خلاف پیش کرنا کرم عقلی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا سوال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب

"اور جب تو مجھے کہے گا کہ عیسیٰ مر گیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے ساتھ مجھے اور میری ماں کو جود مانو! عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے کہ یوں اللہ! میرا یہ کام تھا کہ میں وہ بات کہتا تھا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا۔ اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہو جاتا۔" (المتابۃ)

جس پر ہنس رہے ہیں کا قول ہے کہ یہ سوال وجوب قیامت کے دن ہو گا۔ اس سے پہلے آیت یوم یجمع ارج اور بعد کی آیت یوم یقطع ارج اس کی دہائی ہے۔

سوال یہ ہے۔ اس لیے نہیں کیا جاتا کہ اس کو اس چیز کا نام نہیں بلکہ دال و سر سے لڑنے کے لیے ہی ہو سکتا ہے۔ یہی اس احتیاط سے قصود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان کو دوزخ آویسوں کو اپنی نفس لعلی پر اکھاڑ کیا جائے جس میں چٹا ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہداء یا شریک خدا یا فرزند خدا مانے ہو گئے ہوں۔

ممکنہ دنیا میں حضرت مریم کی پرستش کوئی پوشیدہ امر نہیں۔ وہاں کے قہر و قہر کے ساتھ کہ اپنے گھر چل کر لوگوں میں روکتے ہیں اور تمام رسوم پرستش کی کھالاتے ہیں۔ (تفسیر کوئی مسلمان ایسا نہیں کرتا)

اعتراض:- "قتلہ عمری" کی تہذیب کو ان کے سے زندگی بھر کی ترک شدہ نذر کی حوالی ہو جاتی ہے۔ ارج (تخصیص: یعنی میں سنتی ہوں..... ص ۱۲۰)

الجواب:- یہ قوری صاحب پر بہت عظیم ہے۔ بلکہ قوری صاحب نے صراحتاً تحریر فرمایا ہے۔
"رمضان المبارک کے آخری ہفتہ کو شب قدر میں اہل لوگ باجماعت قتلہ عمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مہر کی قضا میں اس ایک نماز سے لڑا ہو گئیں۔ یہ بالکل محض ہے۔"
(نماز کا جو مع لڑا کو طریقہ ص ۵۸ طبع کراچی)

جہاں..... قوری صاحب کے دوا ہے۔ مولانا احمد رضا خان علیہ السلام فرماتے ہیں:-
(بروز جمعہ آخری رمضان شریف قتلہ سے نماز تمام عربیت قتلہ سے عمری خواہ کہ اراشد)

ایسی طریقہ کہ بہر تفسیر سنوٹ لائے اہلادت کرد و نہ بدیع شہید و درین مذکور اللہ۔ حدیثیں سور شوع و لغزش موج و اس نیت و اعتقاد بالکل و مرفوع البصاح سہلین و بظان اہل بیت شہید و جماعت قلعہ قائم است۔ حضور پرورد سید المرسلین علیہ السلام فرمادہ "من نسبی صلاۃ لیسلمہا اذا ذکرہا لا یفسدہا لہا الا ذلک"۔ ہر کہ نماز فرماؤ گے کہ چہاں یاد آئے آں نماز یاد کرلو ۱۰۰۰۰ میں مراد را کہ تار و نیست۔ (اخریہ احمد بخاری، مسلم) (نکتہ قرآنیہ ص ۶۳۲ جلد ۳ ص ۱۰۱) (۱۰۱ ص ۱۰۱)

جہاں..... مولانا حکیم محمد امجد علی صاحب سید شریعت فرماتے ہیں:-

قتلہ عمری کہ شب قدر یا آخر جمعہ و رمضان میں تلاوت سے پڑھتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ مہر کی قضا میں اس ایک نماز سے لڑا ہو گئیں۔ یہ بالکل محض ہے۔

(مہل شریعت ص ۲۹۶ جلد اول طبع لاہور)

ایک فقیر مسلمان :- قادری صاحب نے کشادہ مذاہب کے بارگاہ کے متعلق ایک فقیر مسلمان کیا ہے۔ لیکن اس دین کی حقیقت کو دیکھ کر کہ وہ اللہ کی اراد کی ایک عبارت سمجھنے سے قاصر ہے۔ اور سو سو نے اپنے باطنی کی بنا پر مختلف شکوک و شبہات قائم کر کے عوام الناس کو قادری صاحب سے متفرق کرنے کی چالاک و کوشش کی ہے۔ اور سو قیادہ نوین استعمل کی ہے۔ ہم اس مسئلہ کی صحیح تصویر قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس پر فقہاء مذاہب میں مذکور ہوں۔ وہ ان کی میت کیوں کر کے اور قضا کی کیا کیا نماز پھیرنی چاہتی ہے۔ اور جس کے ذمہ قضا میں بہت کچھ ہوں (یعنی جس نے کبھی نماز میں پڑھی ہو اور اب توفیق ہوئی ہو) جن کی ادا اعت و اقرار ہے۔ تو آیا اس کے لیے کوئی تکلیف نہیں سکتی ہے؟ جس سے ادا آسانی ہو جائے کہ اس میں جلدی نہ ہو۔ اور کیا وقت معلوم نہیں۔

الجواب :- جس نے کبھی نماز میں پڑھی ہو اور اب توفیق ہوئی اور قضا پھیرنی پڑنا چاہتا ہے۔ وہ جب سے بالغ ہوا ہے۔ اس وقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور پھر پورا پورا بھی نہیں معلوم تو اذیت اسی میں ہے کہ عورت کو سال کی عمر سے اور مرد کو سال کی عمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔

تصاویر روڈ کی نماز کی نظر رکھتوں سے ہوتی ہے۔ اور فرض فجر کے پہلے عصر۔ چار عصر۔ تین اقرب۔ چار عیشہ۔ تین وتر کے (تین رکعت)۔ قصص میں پل میت کرنی ضروری ہے۔ کہ میت کی شہادت کی بجائے فجر کی جو محو سے قند ہوئی یا بجلی سے قند ہوئی۔ اسی طرح ہمیشہ ہر نماز میں کیا کرے۔ اور جس پر قضا نماز میں بہت کچھ سے ہوں۔ وہ آسانی کے لیے اگر بول بھی لا کر۔ تو پڑھتا ہے۔

(۱) کہ ہر نماز میں اور ہر مسجد میں تین تین تہجدیں ہوں۔ یعنی التہجد، سبحان ربی العظیم، سبحان ربی الاعلیٰ کی جگہ صرف ایک بار کہے۔ دوسری تکلیف یہ ہے کہ قرآن کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ تین بار کہ کر روح میں چلے جائیں۔ یہ تکلیف نظر فرماؤں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ہے۔ دونوں کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورۃ دونوں ضروری نہ پڑھیں۔ یہ بھی کی۔ تیسری تکلیف یہی الحقیقت کے بعد دونوں درودوں اور ان کی جگہ صرف اللہم صلی علی محمد و آلہ کہ کر ملازم لکھو۔ چوتھی تکلیف دوسری تیسری رکعت میں دعا کی قوت کی جگہ اللہ کہہ کر اکتا ایک یا تین بار "رب اغفر لی" کہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲)۔۔۔ اتالی رضویہ ص ۶۳۳ جلد ۳ طبع لاہور

(۳)۔۔۔ احکام شریعت ص ۱۳۰ حصہ دوم طبع کوئٹہ

(۴)۔۔۔ نماز چاروں نماز کا طریقہ از قادری صاحب ص ۵۸۔۵۹

اگر اس شخص دین کے نزدیک سوال مذکور کا یہ جواب درست نہیں ہے تو کتاب و سنت کی روشنی میں اس کا صحیح جواب تحریر کرے۔ خواہ خواہ عوام الناس کو پریشان کرنا چھوڑ دے جس بات ہے۔ اعتراض :- نیشن بات کرنے کا جملہ دینے، بھوتہ دینے کی نیت کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (مجلسی مجلس متنبی ص ۱۲)

الجواب :- یہ فقہ حنفی کا مسئلہ ہے اگر یہ درست نہیں تو کتاب اللہ اور حدیث سرچہ مرفوعہ سے اس کا رد کیا جائے۔ فقہ سو قیادہ فقہ سے کام نہیں چلے گا۔ غلطی سیدان ہے۔ غلطی اہل بات کرے۔

پتلا :- محمد بن عبد الوہاب نجدی کہتے ہیں :-

وضو آخری چیزوں سے ٹوٹتا ہے۔

- (۱)۔۔۔ سبیلین سے کسی چیز کا طہارۃ نہ۔ (۲)۔۔۔ بدلت سے کسی چیز کا حد سے زیادہ ٹھکانا۔
- (۳)۔۔۔ خیر یا کسی بھی وجہ سے غسل کا رائل ہو جائے۔ (۴)۔۔۔ شہوت عورت کو چھو۔
- (۵)۔۔۔ دریا وغیرہ خاص کو با تھ لگائے۔ (۶)۔۔۔ بیت کو غسل دینا۔
- (۷)۔۔۔ لوت کا چھوشت کھانا۔ (۸)۔۔۔ مردہ کو جانا۔

(رسالہ احکام اصولیہ ص ۵۰ ص ۵۱)

معلوم ہو گا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے نزدیک نیشن بات کرنے کا جملہ دینے، بھوتہ دینے کی نیت کرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ قادری صاحب پر اعتراض کرنے سے پہلے محمد بن عبد الوہاب نجدی کا تم کیجئے۔

اعتراض :- لیکن اس میں درج ہیں عنوان کے تحت کہتے ہیں :-

"چھو کا پیشاب"

قادری صاحب حدیث کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں :- "عوام میں مشورہ ہے کہ درود پڑھنے والے چھو کا پیشاب نہ کرے۔ یہ بالکل بے اصل بات ہے۔ چھو کتنا ہی چھو ہو، لڑکا ہو یا لڑکی ہو (اگر وہ) پڑھنے کی پیشاب کرے، یا لکھ ہے۔"

نالا اللہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانا ہے انبیاء اس کے بالکل الٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: شیر طوار جی کے پیشاب سے بچنے کو دیا جائے گا جبکہ چھو (لڑکے) کے پیشاب کرنے پر سزا ہے جیسے مارنے کا کافی ہے۔ (کہہ کہ اس کو دیا جائے) ابو اسیر۔ (مجلسی مجلس متنبی ص ۱۲)

الجواب :- حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں :-

"اگر کسی شخص نے پیشاب من مرد اپنے والد عروہ بن عبد

"وَلَمْ يَخْلُصْ" کے معنی اچھے میں مہل نہیں تھیں۔

(اسلام نام محمد فرقی غشی سوزا مہدائی گمنامی ملہ ازہرہ)

اعتراض :- لیکن اصل میں درج ذیل آیت ان کے تحت لکھا ہے۔

شیطان کا چٹھا

دشوکے بعد اچھڑ چھٹکے کہ یہ شیطان کا چٹھا ہے۔ (یعنی بھی شریہ۔۔۔ ص ۱۲)

الجواب :- یہ حضور اکرم ﷺ کا فرمانِ عمل ہے اور اس پر طر کرنا بد بھتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ "قال رسول اللہ ﷺ اشربوا عینکم

الماء هذا الوضوء ولا تفسدوا ابديتکم من الماء فاتھا مراح الشيطان۔"

(روایہ یحییٰ بن یزید بن ابی اسحاق الخیرین فی شرح القدر ص ۵۲ حوالہ علیہ دت الزام بیہمی (م ۱۱۰۰)

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ "اذا توضأ فاشربوا عینکم الماء

من الوضوء ولا تفسدوا ابديتکم فاتھا مراح الشيطان۔" (روایہ یحییٰ بن اسحاق خیرین)

اعتراض :- (دعوتِ اسلامی والہ) جن کا ورد روایت پھر کرتے ہیں ان میں سے ایک لفظ

"اک" اور "مدید" غلطی سے شامل ہیں۔۔۔ (مدید عربی کا لفظ ہے جس کے معنی شر کے

پیش۔ اسی طرح لفظ "اک"۔۔۔) (یعنی بھی شریہ۔۔۔ ص ۱۲۸)

الجواب :- ہم "دعہ" اور "مدید" دو لفظ کے طور پر نہیں پڑھتے۔ بلکہ آیت کے مدار ﷺ کی

لہجہ سے ان کو پڑھتے ہیں۔ کیونکہ کہ میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور مدینہ منورہ میں

آپ کا دروغہ اقدس ہے۔ اور نبی محبت پر یہ بات غلطی نہیں کہ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے اس کو ان

تمام چیزوں سے محبت ہوتی ہے جس کی نسبت محبوب کی طرف ہوتی ہے۔

مکہ معظمہ کی فضیلت :-

غناء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب (یعنی قرآن کریم میں) کسی نبی کی رسالت کی قسم

یونہی فرمائی۔ پڑی نبی کریم ﷺ کے اور سورہ مبارکہ "لا تقسم بهذا النبوة وانت حل فیہا

النبوة" قسم ہے مجھ پر کہ (کی کہ کہ) آپ اس شر میں شریف فرما ہیں۔ اس میں رسول اللہ ﷺ

کی عقیدہ ہو کر مہم کی ذیاتی ہے کہ حق تعالیٰ نے قسم کہ اس شر سے جس کا نام بد حرام اور ہلکا ہونا ہے

متعذر فرمایا ہے۔ اور جب سے حضور اکرم ﷺ نے اس شر میں نزول اجلال فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ

شر محض نہ ہو گیا اور اسی مقام سے یہ شر مشہور ہوئی کہ "شرف المسکن بالمسکین" یعنی

مکان کی بدگوار رہنے والے سے ہے۔ (مدارج صفوہ ص ۱۲ جلد اول طبع کرپن)

مدینہ منورہ کی فضیلت :-

افت میں مدینہ منورہ کے مقام کو کہتے ہیں جو مکانات اور کثرت عمارات میں قرآن کی حد سے زیادہ

اسما اور اور شر کے درجہ کو پہنچ گیا ہو۔ اور اب مدینہ نام مدینہ رسول ﷺ کا اور مکہ ہے۔ چنانچہ اگر ملاحظہ

مدینہ ذکر کرتے ہیں تو یہی شر مظہر مراد ہوتا ہے۔ اہل عرب اپنے علاقہ میں البتہ ام کے ساتھ

المدینہ لائے ہیں۔ حسن بالطنین اور وجود حضرت خاتم النبیین ﷺ کی ذات اقدس کے جو شہداء مشہور

پروردگار عالم کا ہے اور مقصد تمام نبیوں کا اور وجود آلہ اسما پ اور آپ کے تمسکین کا کہ جامع تمام درجات

اور بیچ کرامات کے ہیں یہ سب خوبیاں و عظمتیں اس مدینہ پاک کی سر زمین کو حاصل ہیں۔

و من مذهبى حب الديار لأحباب

و لنفاس فیما یعشقون مذاعب

(ترجمہ) میرا مذہب ہے کہ محبت مکان اس کے ساکنان کی وجہ سے اور اسی واسطے ان لوگوں کے

مشتی رکھتے ہیں عقیقہ مذاہب میں۔

قولِ فیصل

ہمیں اس عقیدے پر قائم رہنا چاہیے کہ جب رب ذوالجلال کی فضیلت کے بعد ساری

فضیلت چنانچہ محمد رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے۔ اور ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ ہر چیز پر ہر دم اور ہر

جہت سے حضور ﷺ کی کو فضیلت دے۔ اس میں کچھ لحاظ نہ کرے باقی بھی چیزیں ہیں ان کی فضیلت

نسبتی ہے۔ جتنی نسبت آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہے اتنی ہی اس کی فضیلت ہے کہ معتقد ہو خواہ مدینہ

منورہ اگر کہ آپ کا واسطہ پیدا نہیں ہے تو مدینہ منورہ آپ کا ممکن ہے۔ اس لیے حکم الہی کے تابع رہنا

چاہیے اور اس کے حبیب ﷺ کی محبت میں کوئی چیز کو نہ کرنا چاہیے۔ کہ میں اس کے امر کا ملاحظہ رکھوں اور

ہر جگہ نور محمد ﷺ کا مقام رکھوں۔

(عبد العزیز الدار الجذب ص ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲

اگر قادری صاحب پر طعن و تشنیع کرتے تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی چہ طعن کرو تاکہ تمہاری حقانیت کا پتہ چل سکے؟

اعتراف:۔۔۔ لیکن نکل رہیں یہی خطرہ آگتا ہے۔

انہی کی کوششیں انہیں دور کرنا سوچ کر ملے سے بھر رہے۔

(بعضی بھی سنتیں یاد۔۔۔ ص ۱۳۸)

الجواب:۔۔۔ یہ حضرت امام داکٹر ابن النبی (رحمۃ اللہ علیہ) کے روایت ہے جس کو ہم تصدیق بیان کرتے ہیں۔

”حضرت علی ابن النبی فرماتے ہیں اس کے بعد (یعنی وقت وصال) حضرت امام مالک نے ربیع کی ایک روایت بیان کی کہ کسی شخص کو قاز کے سارے سال بتائے روئے زمین کی تمام دولت کو صدقہ کرنے سے بھر ہے۔ پھر کسی شخص کی روٹی انھیں دور کر دینا سوچ کر ملے سے افضل ہے۔ اور ان شایب زہری کی روایت سے بتایا کہ کسی شخص کو بی بی مغفورہ دینا سو فرات میں جہا کرنے سے بہتر ہے۔ عثمان غنی کہتے ہیں اس گفتگو کے بعد امام مالک نے کوئی بات نہیں کی اور اپنی جان جان آخر میں کے سپرد کر دی۔“

(ریض اللہ میں ص ۲۸-۲۹ طبع کراچی شہر بہ العزیز محدث دہلوی)

ابن النبی دین بتائیں! کیا امام مالک بن النبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کے اصول کے مطابق جدا جدا جگہ کا تصور پیش کیا ہے؟

اعتراف:۔۔۔ جہتہ کے روز حدیث میں غور و خوض کرتے ہو یا اس نے (۷۰) ستر ہزار نظام قزاق کہے۔ اور گو (۱۰۰۰) ہزار اور پندرہ خیرات کہے اور گو چالیس ہزار حج سکے۔

(بعضی بھی سنتیں یاد۔۔۔ ص ۱۳۶)

الجواب:۔۔۔ یہ حدیث ضعیف ہے اگر موقوف ہے تو دلیل قرینہ اور حدیث ضعیف مندرجہ میں فضا کی ادغال میں قابل قبول ہوتی ہے۔ علامہ محدث سقاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

”الجبہ ہون یعمل بہ فی النضائل“ (غزالی البدی ص ۵۸ طبع بیروت)

اعتراف:۔۔۔ لیکن اصل دین یہی طہرا لگتا ہے۔

”ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں“ (بعضی بھی سنتیں یاد۔۔۔ ص ۱۳۷)

الجواب:۔۔۔ یہ ایک حدیث مرسلہ کا خلاصہ ہے۔ جس کو محدثان پیغمبر نے روایت کیا ہے۔ اور قول رسول ﷺ پر طعن و تشنیع کرنا مشرکین و منافقین کا طرز عمل تھا۔ یہ حدیث عربی میں صحیح اور دوسرے نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میں حج مکہ ماشیا حتیٰ یجمع امر لینہ کتب اللہ لی بكل خطوة سبع مائۃ حسنة کل حسنة مثل حسنة الحرام قیل وما حسنة الحرام ذل جمل حسنة مائۃ الف حسنة۔“ (ابن کثیر ص ۲۳۷ رقم ۲۷۹)

(امامی تعلیم: حصہ پہلا۔ ص ۶۷۸ الاموی ص ۱۰۱ السامی ص ۱۰۱ غیر طبع لاہور ۱۹۷۷ء)

ترجمہ:۔۔۔ جس نے مکہ سے پیدل حج کیا اور پھر پیدل اپنے گھر واپس آیا تو اس کے ہر قدم کے بدلے میں ۷۰۰ نیکیاں ملیں گی۔ ہر ایک نیکی حرام کی نیکی کی جگہ ہے۔ عرض کیا کیا حرام کی نیکی کیا ہے؟ فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ ہر قدم پر = ۷۰۰ نیکیاں

ایک نیکی = ۱۰۰۰۰۰ ، کل نیکیاں = ۱۰۰۰۰۰ × ۷۰۰ = ۷ کروڑ جناب ابن النبی صاحب اخواب فر فرما کرش سے انھوں روایت سے کہہ کر وہ خود بخود قبول و رسول ﷺ پر طعن کرنا مگر انہی نے وہی اور من وقت ہے۔

۔۔۔ ہم نیک و بد آپ کو سمجھائے دیتے ہیں۔

اعتراف:۔۔۔ لیکن اصل دین یہی طہرا لگتا ہے۔

”میں ماشی (حج مکہ) سے نسبت قائم کر کے اس سے آداب مشتق کیجیں اور پھر ستر (حج) اختیار کریں۔“

(بعضی بھی سنتیں یاد۔۔۔ ص ۱۳۷)

الجواب:۔۔۔ بے شک عشاقان رسول ﷺ سے نسبت قائم کرنا زیادہ آخرت کی سعادت مند ہے۔ حضرت شیخ شامی الدین سرور دینی فرماتے ہیں: ”میں تجھ سے لیکن نسیم کی خوشبو سو گھنٹا بوجھ سے میں نا آشنا ہوں۔ ہر خیال ہے کہ ایک شیریں زبان (شیب) کی آغوش سے اس کا قلعی ہے۔“

(عوارف العارف ص ۱۵ طبع لاہور ۱۹۶۲ء)

یہ فرماتے ہیں: ”جب کوئی شخص مرید شیخ (کامل) کے حتم کے تابع ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ رہ کر اس کے آداب اختیار کرے تو شیخ کے باطن کی روحانی طاقت مرید کے باطن میں سرایت کر جاتی ہے۔

شیخ کا کلام مرید کے باطن کو روحانیت سے بھر دیتا ہے۔“ (عوارف العارف ص ۱۳۰)

اعتراف:۔۔۔ قادری صاحب لکھتے ہیں یہ باتیں احرام میں مکہ وہ ہیں۔

○ ہم کو مکمل چہرا۔۔۔ (یعنی اگر مکمل کریں تو اس بات کا تو میں خیال رکھیں کہ میں جسم

سے مکمل نہ ہوجائے۔

○ اس طرح (مر) سمجھانا کہ باطن لوٹے پاؤں گئے کا اندیشہ ہو۔

○ کہ یا شیر وانی پٹنے کی طرح کندھوں پر اڑنا۔

○ خوشبودار پٹیل یا پتہ جٹ لہولہ، پادریہ، داہلی و غیرہ موقوفات۔
○ خوشبودار سر سے آنکھوں میں ڈالنا۔

○ (حالت احرام میں) سر پہ لگانے کی دھاری یا ٹخنہ یا تازے مگو سر پر پہننے کی مٹھوئی یا ٹھکانا حرام ہے۔ ہل کر سر (مورت) دونوں چیزیں نافذ مٹھوئی ہے۔ (مٹھوئی یعنی مٹھوئی)۔ (س ۱۳۸)
الجواب :- یہ فقہی مسائل ہیں۔ اگر خطہ چین تو اول اہل کفر و کفر کی حالت میں ذکر کریں۔ یہ ایک خالص ملکی میدان ہے۔ یہاں ظہر اور موقوفہ کرام سے کام نہیں چلے گا۔

○ مولوی عبد السلام ہستی دہلوی غیر متعلقہ لکھتے ہیں: یہ کلام احرام کی حالت میں منع ہیں۔
(۱) خوشبودار کا استعمال نہ کریں۔ (۲) بال و ناخن نہ تراشیں۔ (۳) جو کچھ نہ ملے۔
(۴) خوشبودار یا تازہ نہیں۔ (۵) سورس اور نوران اور خوشبودار کپڑے کا استعمال جائز نہیں۔
(۶) بالوں کا کٹنا، منڈانا اور ناخن کا تراشنا جائز نہیں۔ ظہر کی حالت میں اگر کوئی منڈالے تو جرم نہ دینا پڑے گا۔ الخ
(اسلامی تعلیم چٹا مندر س ۴۵ ص ۷۷ ص ۱۹۸)

”تسو جوابکم فیہو جوابینا“

اعتراض :- لیکن دین محمدی درج ذیل مسائل کے تحت لکھتا ہے۔

”جب تک کہ میں رہیں تو کیا کریں؟“

سبھی حضرات کے ہم کا طواف کریں تو سبھی خوش و غلام ہو جائیں گے۔ (پہلے ہی میں نے فرمایا)۔ (س ۱۳۸)

الجواب :- لفظ طواف کے عبادت اور باعث ثواب ہے۔ اور نکلے عبادت کا ثواب جس کو چاہتا ہے حاصل کرتا ہے۔ اس میں کوئی جمل کرنا بات ہے۔

پہلے..... مولوی عبد السلام ہستی دہلوی غیر متعلقہ ثواب کعبہ کے اغناک اور اس کی قسمیں، یہاں کرتے ہوئے لکھتے ہیں: نمبر ۱: طواف النخل = ہر نخلی طور پر ہر وقت کیا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بیت اللہ کا طواف کرے وہ درگاہت میں پہنچے تو اس کو غلام آزاد کرنے کی طرح ثواب ملے گا۔ (ابن ماجہ باب فصل الطواف - ۲۹۵۶ قریب ۱۹۳ جلد دوم)

لیز آپ نے فرمایا :- جس نے بیت اللہ کا سات کھیرا طواف کر لیا تو اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر اس کے گناہ کو معاف فرما دے اور ہر قدم پر بھی گناہ معاف ہے۔ اور ہر قدم پر دو جہنم کرتا ہے۔

(ابن ماجہ ص ۲۲۸ رقم ۲۵۵۲، ابن ماجہ رقم ۱۰۰۳)

پہلے..... مولانا محمد حسین دہلوی غیر متعلقہ لکھتے ہیں:

اہم احکام اور امام مالک کے نزدیک ثواب عبادت دینیہ کا مثل قرأت قرآن شریف و نماز روزانہ (نفل) وغیرہ کا ہے۔ (تقریباً ۱۶ ص ۱۶ جلد اول فتح البور ص ۱۳۵)

(نوٹ) چونکہ قادری صاحب عقل ہیں۔ اس لیے یہ مسئلہ انہوں نے تحریر کیا ہے۔

پہلے..... خاتمہ طحاوی ص ۳۲۱ ق ۳۲۱ فرماتے ہیں :-

”نعمتوں کا دانا کرنا اور صدقہ خیرات کرنا مردوں کے لیے نفع بخش ہے۔“

(العتیقہ فی الطول ص ۲۲ جلد اول)

پہلے..... حافظ ابن قیم جوزی مختلف احادیث نبویہ لکھنے کے بعد لکھتے ہیں:

مگر پورے کے ثواب سے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ تمام دینی عبادت کا ثواب (اموات) کو پہنچتا ہے۔ اسی طرح صدقہ کا ثواب تاکہ اشارہ کیا کہ تمام دینی عبادت کا ثواب پہنچتا ہے۔ اور حج کا ثواب تاکہ اشارہ کیا کہ تمام مالی اور دینی بھلائی حیات کا بھی ثواب پہنچتا ہے۔ بیچوں اقسام کا ثواب نفس اور قاس سے ثابت ہے۔ (کتاب الروح ص ۲۲۳ از ابن قیم ص ۱۹۸)

مسئلہ اعکاف :- حنفی مذہب کے مطابق اعکاف تین قسم کا ہے۔

(۱) واجب :- اگر اعکاف کی سنت ذی حق زبان سے کہا شخص دل میں ارادے سے واجب نہ ہوگا۔

(۲) سنت مؤکدہ :- مقررہ مضان کے پورے عشرہ اخیرہ کے دس دن میں اعکاف کیا جائے۔ اور یہ اعکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کر دیں تو سب سے مطالبہ ہوگا۔ اور اگر شریعت ایک نے کر لیا تو سب بری الذمہ۔ (۳) مستحب و سنت غیر مؤکدہ :- ان کے علاوہ جو اعکاف کیا جائے وہ مستحب و سنت غیر مؤکدہ ہے۔ (در مختار مع الشامی ص ۶۲ جلد اول)

مسئلہ ۲: اعکاف مستحب کے لیے نہ روزہ شرط ہے نہ اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر ہے۔ جب مسجد میں اعکاف کی نیت کی، وہ جب تک مسجد میں ہے، مکلف ہے۔ چنانچہ اگر وہ بے وقت ہو گیا۔

(ذاتی تفسیر وغیرہ، عبادت شریعت ص ۲۳ جلد اول)

مسئلہ ۳: مسجد میں کھانا، پینا، سونا، منگھل اور پردہ کی سوائی کو جائز نہیں۔ لہذا جب کھانے پینے کا ارادہ ہو تو اعکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے۔ کھانے کا ذکر و نماز کے بعد اب کھانی سکتا ہے۔ اور بعدوں نے صرف مکلف کا استعمال کیا ہے اور یہی ارادہ ہے۔ لہذا اگر وہ بے وقت ہو گیا (مسافر) بھی نیت اعکاف کرے۔ کہ خلاف ہے۔ (در مختار ص ۶۲)

نوٹ :- یاد ہے کہ یہ حکم مسجد حرام کے علاوہ تمام مساجد کے لیے ہے۔ جس طرح مسجد حرام کی ایک

تنگی لاکھ تنگی کے برابر ہے۔ اسی طرح مسجد حرام کی ایک دینی لاکھ پدی کے برابر ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (حرم کی تنگی) لاکھ تنگی کے برابر ہے۔ (صنن ترمذی ص ۱۲۲، جلد ۳، رقم ۱۲۵۱)

(اسلامی تعلیم ص ۵۸، الاموال، مسعودی، غیر منقول)

اعتراف :- مولانا ابوالقاسم قادری صاحب لکھتے ہیں :- "اسلامی تعلیمیں مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے نہ آتے تھے۔ کہ عورت کو مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنے پر ہے۔ لہذا وہ اپنی قیاس گاہ میں ہی نماز پڑھتیں۔ (ذیلی علمی مشن ص ۱۳۹)"

الجواب :- حضرت سیدہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ عورت کا والان (یعنی بڑے کمرے میں) نماز پڑھنا، گھر میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھڑی میں والان (یعنی بڑے کمرے) سے بہتر ہے۔ (حدیث اور کتاب السنن)

پھر..... مولوی عبدالسلام بھٹو کی راہنوی غیر مقلد سابقین کے طور پر، روایت و اقوال دینی لکھتے ہیں :-

س :- کیا عورتوں پر بھی جماعت واجب ہے؟

ج :- نہیں بلکہ ان کے لیے گھر کی میں نماز پڑھ لینا سب سے بہتر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :-

صلوة المرأة في بيتها افضل من صلواتها في حجرتها و صلواتها في مسجدنا افضل من صلواتها في بيتها۔ (حدیث اور کتاب السنن ص ۱۴۰)

(اسلامی تعلیمات ص ۳۹، طبع لاہور ۱۹۵۹ء)

"هو جوابكم فهو جوابنا"

اعتراف :- مولانا قادری صاحب لکھتے ہیں :-

"جب آپ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو اس مکان کی نیت کرنا نہ بھولیں۔ اس طرح ہزار آجکے پچاس ہزار نفی اس مکان کا ثواب ملتا ہے۔ اور مٹنا کھاپا ہو جائے اور اللہ کرنا بھی جائز ہو جائے گا۔"

(ذیلی علمی مشن ص ۱۳۹)

الجواب :- اس مکان کی نیت اہم ہے :-

(۱) ولایت (۲) سنت مؤکدہ (۳) مستحب سنت غیر مؤکدہ (۴) ارکان، عاتقہ (۵)

مسئلہ :- اس مکان مستحب کے لیے ضروری شرط ہے۔ اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر، جگہ

جب مسجد میں اس مکان کی نیت کی، جب تک مسجد میں ہے متکلف ہے۔ پھر آگیا، اس مکان کی نیت ہو گیا۔

(ماہنامہ دینی، محدثین ص ۵۷، جلد اول)

پھر..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :- کہ یہ حدیث شریفہ میں ایک نماز پڑھنے سے لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔ مسجد نبوی کی حدیث اللہ ﷺ میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

(نور اج ۱۰، حدیث السنن، امام ابو نعیم، ص ۱۳۱، رقم ۱۳۱۳)

معلوم ہوا مسجد نبوی شریف کی ایک تنگی، پچاس ہزار تنگی کے برابر ہے۔ اس لیے جب کوئی غلوں نیت سے ایک نفی اس مکان کرے گا تو اس کو پچاس ہزار نفی اس مکان کا ثواب ملے گا۔ اور اس مکان کی حالت میں مسجد میں کھانا پینا وغیرہ بھی جائز ہو جائے گا۔ ذرا سوچ جیتے اس میں کوئی قابل گرفت بات ہے۔

پھر..... حضرت شیخ عبداللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں :-

"جب مسجد نبوی شریف میں داخل ہو تو نیت اس مکان کی کرے۔ اگرچہ قیام کی مدت قلیل ہی ہو..... جو ثواب اور فضیلت حاصل کرنے کے لیے کافی ہے۔ اس ارپ کا لاکھ تمام مساجد کے داخلے میں طواف ہے۔ صحت کو بھی و غلے سے کیونکہ اگرچہ امر تقویٰ ہے لیکن اس کا اثر ہوا ہے۔" (مذہب نقاب ص ۳۳۰، طبع کراچی)

اعتراف :- جناب قادری صاحب لکھتے ہیں۔ "جو کوئی روزانہ پانچوں نمازیں مسجد نبوی میں آکر کرے اسے روزانہ پانچ حج کا ثواب ملے گا۔" (ذیلی علمی مشن ص ۱۳۹)

الجواب :- یہ قادری صاحب کا شعر ہے کیا کریم ﷺ کا ارشاد مگر ای ہے۔

"عن سهل بن حنيف ان رسول الله ﷺ قال من خرج خلفه لا يريد الا الصلوة في مسجدى حتى يصل في مكان يسئل الله الحج" (حدیث، حدیث اللہ ص ۳۳، طبع لاہور)

(حدیث، حدیث اللہ ص ۳۳، حدیث اللہ ص ۳۳، حدیث اللہ ص ۳۳)

سئل عن حثیف سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، جو کوئی ایک صاف ہو کر صرف میری مسجد میں نماز کی اور اللہ کے ارادے سے نکلا، اس تک کہ اس نے اس (مسجد نبوی) میں نماز کی تو اس کے ثواب ایک حج کے برابر ہے۔

درن ذیل یاد دہانی سے اس حدیث کی تفسیر ہوتی ہے۔

(۱)..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کر کے فرض نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں جاتا ہے۔

اس کو حج کا ثواب ملتا ہے۔ (حدیث، حدیث اللہ ص ۳۳، حدیث اللہ ص ۳۳، حدیث اللہ ص ۳۳)

(۲)۔ اہل امام دہلیت کرتے ہیں۔ سالانہ مسکن کے لئے ہر شخص کو ایک گناہ ہے جو ضرور کرنا چاہئے۔

طرف سے جو قریب و دُور کے لئے کے لئے جواب اس کو سزا دیا کہ نے والے اور مہاجرین کے لئے ہے۔
(جہش ۱۳ ص ۲۰۲ مبعوث) (تہذیب النہج ص ۲۰۲) ہر روز نہ محدث بلوی صحیح کر لیا ا

(مستوفی ارمول ص ۱۰۰) مبعوث اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہی شخصیت تھی۔
مبعوث..... مبعوث کی معنی صادق ہے۔ لکن نبی غیر مقلد اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں :- جن پر حق فرض ہو چکا ہے جب تک وہ اپنا چاکر گئے کہ اس کی فرضیت سنا نہ ہو گی۔ خود ساری عمروہ بلا شہادہ کہ یہ بچوں نمازیں مسجد میں چاکر پڑھتے ہیں۔ اس لئے نہ کسی شخص اور اور ثواب کی فراوانی سے کسی قسم کی غلط فہمی یا شک نہیں ہونا چاہئے۔ (مبعوث رسول ص ۱۰۳)

اور یکنی مقصد تادری صاحب کا ہے۔

یہاں رکھیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی جملہ کہ مخالفت مگر انی اور بے وقوفی ہے۔

اعتراض :- تادری صاحب لکھتے ہیں۔ "میر سیر محمد و محمد پاک (جس میں سرکار کی قبر ہے) پر نظر ہمارا ثواب ہے۔ اس لئے (اور یہ اس کا بڑا ایک بڑا حدیث ہے۔ لکن اس دین)

(مبعوث نبوی ص ۱۲۴)

الجواب :- شیخ عبدالحق محدث دہلی رحمہ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اگر دیر مسجد نبوی میں رہے تو حرمہ شریف سے نظر نہ ہائے۔ اگر مسجد کے باہر ہو تو یہ شریف پر ثابت خصوصاً شریف سے نظر نہ کہے کہ اس کا محکم ہونے میں غلط کہہ دیکھنے کے ہے۔ جو ذوق و

نوریت جہ شریف (مکہ شریف) کی طرف شہر سے باہر دیکھنے میں عاشقان مشتاق چاہتے ہیں۔ اس کا

دراک ان میں پرہیزگاری ہے۔ تحریر میں نہیں آسکتا۔" (جذب القلوب الی مدینہ ص ۵۳) مبعوث کر لیا

"ہو جوابکم فہو جوابنا"

اعتراض :- (۱) مدینہ منورہ میں چاکر مسنون وہاں کی جائے اعتبار پڑھتے ہیں۔ (۲) مدینہ منورہ کے

خارجے دوران کثرت سے درود سلام۔ جہاں درود اور شریعت کے لئے ہے اور بے نفعی اشعار پڑھتے

ہیں۔ (۳) مدینہ منورہ کے سگر پناہ، نماز و دعا کی تعلیم اور ان کو پڑھتے ہیں۔

(مبعوث نبوی ص ۱۲۴) (۱۰۰ ص ۱۰۳)

الجواب :- یہ سراسر یہود ہے۔ کہ مدینہ منورہ میں چاکر مسنون دعا کی کو ترک کر دیتے ہیں۔ جبکہ

لہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "الفضل الی الشکعبۃ عبادة"

(مبعوث نبوی ص ۱۲۴) (۱۰۰ ص ۱۰۳)

بقیہ الحزمین میں ہر ۱۰۰ گناہ کی مسنون دعا کہیں نہ کہہ دیں۔ تو ان کو ترک کرنے کا حوالہ ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔
چونکہ ایک الگ بات ہے۔ کہ جو سرلی میں چاکر نہ ہو وہ مسجد ہے۔ اور لفظ اشعار کا مسجد نبوی میں سرکار
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں پڑھنا اور حذر۔ مبعوث کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے خوش وہ کران کے لئے
دعا کے لئے کرنا ہے۔ یہ بات ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ حقیقت شعر میں بھی تسکین کی بات دیتی ہیں۔"

آپ کے پاس ایک قول آیا اس وقت کچھ لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے تھے اور کچھ اشعار پڑھ رہے

تھے۔ اس شخص نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قرآن بھی اور شعر بھی۔ آپ نے فرمایا: کبھی یہ پڑھ دیتی

ہے اور کبھی نہ! اس وقت چھ روز بعد ہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چند شعر پڑھے۔ یہ اشعار سن کر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابولفضل! تم نے خوب کہا۔ خدا تم پر رحمت فرماتے ہو۔

(عوارف العرب ص ۲۲۸) مبعوث اور (۱۰۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن علی کے لئے سب سے نہیں مہر رکھوا اور وہ مہر پر کڑے ہو کر ان

کافروں کی جہیز کرتے (انہوں نے آپ کی بھوٹی تھی۔ آپ فرمایا: کہ تھے۔ روئے اقدس حسان کے ساتھ

اس وقت رہے گی جب تک وہ خدا کے رسول کی صحبت کرتے ہیں گے۔ (ترمذی شریف)

(عوارف العرب = شیخ شهاب الدین سورہی ص ۱۳۳) مبعوث اور (۱۰۱)

ہذا..... امام احمد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلی فرماتے ہیں:

"وہ اشعار کہ جن میں ذکر الہی یا حضور نبوی کا تحت و غیرہ ہو اور کلام کا جو پڑھنا چاہئے وہ مسجد

میں پڑھنا منع نہیں ہیں۔ (جذب القلوب ص ۵۳) مبعوث کر لیا

جواب :- شیخ عبدالحق محدث دہلی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

"چاروں عالم (مذہب، فطنی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے پیران نے اندہ ہر اس شخص نے جس

نے ان کا تہج تحریف کئے ہیں۔ اس حکایت کو غور و جان کیا ہے۔ اور بہت سے علماء کہہ رہے ہیں۔ ان کا

معلوم ہوئی۔ اسی سند سے روایت کیا ہے۔ محمد بن حرب ہمالی کہتے ہیں۔ کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کر کے آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو کہ ایک ایک اعرابی نے آمر زیارت کی اور

کہنے لگا: فیما راہل حق سجدات آپ پر جو کتاب پڑھائی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ: ولولہم ان یصلوا

القبور۔ ان میں آپ کے پاس نہ ہو سکتا ہے۔ مبعوث کا جواب آیا کہ آپ میرے لئے انتظار کریں۔

لہ جاننا کہ حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے مشورہ شاعر ہیں۔ اسلام دین کے بعد آنحضرت نورانہ کی شان

میں اشعار کے آنحضرت ان کے شعور سن کر رونا دیکھتے تھے۔

یہ کہہ کر وہ بے نگاہ اور بیت پر گئی۔

یا جہنم من نفقت لتفاج اعظمہ - قطاب طلسم لتفاج را الاکم

نفیست الشیخ بقدر اہلہ ساکنہ + لہ العطف وحبہ الجود والکرم

ان کے بعد خوب دیکھا ہوں کہ کب تک یہ فرشتے ہیں کہ اس شخص کو کہا کہ خوش خبری ملنا کہ وہ حق تعالیٰ نے میری شفاعت سے اس کے گناہ بخش دیئے۔ (جذب القلوب ص ۲۴۵-۲۴۶ صبح کراچی)

۲۴۶..... مولوی ابانہ جیل دہلوی کے پیر سید احمد کا مدرسہ منورہ میں جا کر وہ حضرات انور پراشعار پڑھنا:-

- (۱) السلام اے نور رب العالمین + اسلام اے عظیمہ راستہ اللہ
 - (۲) السلام اے وہب پروردگار + اسلام اے قائم جنت + دار
 - (۳) یا شفیع الذلین وستم بحیر + یک سلام از مدوہ خود را پذیر
 - (۴) یا لام الانبیاء میر خدا + در پناہ را از آفات دہا
 - (۵) یا رسول اللہ فریاد میں + حکم جز تو علوم بخش
- (تقریباً ہر روز ہفت روزہ صبح ۱۰-۱۱ صبح ۱۲ بجے)

ابن لعل دین سے ایک سوال: مقدس جہاں اشعار شریک ہیں یا نہیں؟
 "بہ لہد مشرک تھے یا مسلمان؟"

ہر بایہ کہنا کہ قادری صاحب شریک اشعار پڑھتے ہیں: تو اس میں آپ کو کوئی قصور نہیں۔ یہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی لپیلا زبانی سے تیار کردہ دوسرا کاشفہ جس کو آنکھ میں ڈالنے سے اپنے اور اپنی ممانعت کے ساتھ تمام دین کے مسلمان مشرک اور بدعتی نظر آتے ہیں۔ اور ہر ایسے اشعار جن میں اللہ تعالیٰ کے محبوب علیہ السلام کی تعریف و توصیف ہو، وہ تم کو شرک کی بات دیتی ہے۔ حتیٰ کہ اس شرک کے انوکھے سے ابو عبد اللہ شرف الدین محمد بن عبدین حماد بن حسن المعروف امام حمیری (المتوفی ۵۹۵ھ) شیعہ تھے۔ جبکہ خود وہ عالم علیہ السلام نے خواب میں قصیدہ کو سن کر دوا حسیں دی۔ اور چاروں مبارک علیائی۔ اور قصیدہ کے کسی بھی شعر کو شرک سے تعبیر نہ کیا۔ آج تم قصیدہ بردہ کے بعض اشعار کو شرک کہہ رہے ہو۔

۲۴۷..... شیخ عبد الرحمن بن حسن نجدی لکھتے ہیں:-

"لام نہ میری مشرک تھے۔" (قرۃ العین الودیعہ ص ۵۸۱ جلد دوم ص ۱۸۸)

۲۴۸..... پروفیسر اشتر راہی لکھتے ہیں:-

"ہمیری کا مقصود قصیدہ بردہ ہے۔ بلاشبہ اس میں کہیں کہیں مقام نبوت سے تجاوز نہیں کیا ہے۔ لیکن

۵ ہر شعر درد و سوز سے نچرا ہوا ہے۔ دراصل اپنی زہلیت کے! وہ جو اسے پڑھتا ہے اور لطف لہذا ہوتا ہے۔ (تذکرہ مصنفین درس لسانی ص ۳۱۴ صبح ۱۲ بجے ۱۳۴۸ھ / ۱۹۳۰ء)

اعتراض نمبر ۲:- مدید منورہ کے سفر کے دوران کثرت سے درد و سلام پڑھتے ہیں۔

۲۴۹..... شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:-

"اور میں ہلکے سنبھات کے یہ ہے کہ راستہ میں (یعنی سفر کے دوران) اکثر عورت ہند برکت کے واسطے ادا کرتی ہیں اور قراعت ضروریات کے آسانہ اور علیحدہ پر علیحدہ سلام کے ساتھ ہفت شوق اور حضور و المارت واللہ کف میں مشغول رہے۔" (جذب القلوب ص ۲۴۳ صبح کراچی)

۲۵۰..... ابو عبد اللہ علی الدین شاہ الراشدی السندی غیر مقلد لکھتے ہیں:-

"آپ جب مدینہ کے قریب پہنچیں تو جوش محبت میں سواری تیز کر دیں اور زبان اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پڑھ کر کیم علیہ السلام پڑھو و سلام سے شروع۔"

(رجوع و ص ۱۳۸ صبح کراچی تقریباً شیخ الدین شاہ غیر مقلد)

۲۵۱..... مولوی عبدالسلام ہمدانی دہلوی غیر مقلد لکھتے ہیں:-

"مدید منورہ کے سفر میں کثرت سے درد پڑھتے رہو اور آپ کی سیرت مقدس کا ذکر کر لیتے اور پڑھتے رہنا۔" (اسلامی تعلیم حد چھٹا ص ۸۵۳ صبح ۱۲ بجے ۱۳۴۸ھ)

اعتراض نمبر ۳:- مدید منورہ کے سفر میں اہل خاک و دولت کی تعلیم اور ان کو بچھڑتے ہیں۔

۲۵۲..... حضرت ابن عمر سے منقول ہے کہ حضور علیہ السلام کے منبر شریف کے اس مقام پر جہاں حضور علیہ السلام تشریف فرما ہوتے تھے۔ وہاں حضرت ابن عمر اپنا ہاتھ رکھتے تھے پھر ان کو اپنے چہرہ پر ملتے تھے۔ (اشعار ص ۴۳ جلد دوم از فاضل خاں اندلسی (م ۱۰۵۵ھ) ص ۱۸۸)

۲۵۳..... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:-

"اور مستحب ہے کہ نماز دو رکعت کے اندر ستر بار رسول اللہ علیہ السلام کی قبر کے درمیان گزرتے اور چاہے تنہا اور امتوں کے طور پر آپ کے ستر شریف کا مسح بھی کرے۔ الخ"

(غیۃ الناہین ص ۳۱ صبح ۱۲ بجے ۱۳۴۸ھ) از مدید عبدالقادر جیلانی (م ۱۰۵۵ھ)

۲۵۴..... فاضل خاں اندلسی (م ۱۰۵۳ھ) فرماتے ہیں:-

"کہ ان مقامات مقدسہ کی تعلیم لازم ہے جہاں دینی و قرآنی آیات اور جبرائیل و میکائیل وغیرہ آتے ہیں۔ اور وہاں سے فرشتے اور روح جبرائیل جتنے ہیں اور وہ میدان جہاں صحیح و جلیل کی آوازیں گونجا کرتی تھیں۔ اور وہ سرزمین مقدس جہاں حضور سید البشر علیہ السلام نے لوقت وغیرہ گزرتے اور وہاں سے دین

اسلام اور سنت رسول کی تبلیغ و اشاعت ہوئی۔ اور وہ شخصیں اور مسجدیں جہاں درس دیا جاتا رہا اور نمازیں، فرائض و برکات اور عبادت برائیں و غیرت اور زنی احکام، سرائس، مسکنوں کے لیے شہنائی، مدام، سید المرسلین کے قیام پر ہونے کے مقامات، خاتم النین علیہ السلام کے وہ منزل و جائے سکونت جہاں سے نبوت کے چشمہ جاری ہوئے اور حضرت یونس اور زکریا و عیسیٰ اور وہ مقامات بنام رسالت کے فروع و برکات مشتمل ہیں۔ اور وہ زمین مقدس ہو سید عالم علیہ السلام کے جسم مقدس سے چھو کر سر فراز ہوئی۔ ان تمام میدانوں کی تعلیم و توفیق کی جائے۔ وہاں خوشبو کی عوا کی جائے۔ ان کے دیوانوں، دیواروں کو چٹا (نارنگی) جائے۔ "اس کے بعد کاغذی مایہ الحرم نے چند عربی اشعار تحریر فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک شعر کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں :-

لا عصفون مصون شعی ببہیها + من كثرة التنبیل والرشقات

(ترجمہ) میں ان مقامات کو کثرت سے یاد دے کر اور لپٹ کر اپنی سیاہ وازم کی گرد آلود کرلوں گا۔ (اشعار جلد دوم ص ۷۷-۷۸ صفحہ ۷۸)

نیز فرماتے ہیں: حضور ﷺ کی عظمت و احرام میں سے یہ بھی ہے کہ جو چیز بھی آپ کی لحاف مشروب ہو اس کی عظمت و حرمت کی جائے۔ کوئی مائل مقدس مقامات منظر، مکہ مکرمہ مدینہ منورہ اور دیگر مقامات متوسلہ در پر وہ چیز جس کو آپ نے بھی چھوا دیا وہ آپ کے ساتھ مشہور ہو گئی ہو۔ ان سب کی تعلیم و توفیق کہ (اسی طرح لازم ہے جس طرح آپ کی واجب ہے۔)

(اشعار ص ۷۷ جلد دوم صفحہ ۷۸)

پھر..... حضرت سید عالم علیہ السلام رضی اللہ عنہ :-

مدینہ منورہ میں جانوروں پر سوار تو کرتے پھرتے اور فرماتے کہ مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ میں سولہ کی جانوروں سے اس مرض مقدس کو پھیل کر ان جہاں اللہ کے رسول ﷺ جلوہ فرما ہیں۔

(اشعار ص ۷۷ جلد دوم صفحہ ۷۸)

پھر..... جب سرور دو عالم ﷺ کسی سفر سے واپس قمریہ آئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو اپنی ساری کو حرکت دے کر گڑھ چڑھ گئے۔ اور یہ اس لیے تھا کہ آپ دفعتی شوق سے بے چین ہو جاتے تھے۔ کہ کسی طرح جلد از جلد مدینہ میں داخل ہو جائیں۔ آپ کا قصب مبارک یہاں پہنچ کر سکون پاتا تھا۔ شاذ و بجز کے سوا کہ سے چادر بھی نہ اٹھاتے اور فرماتے تھے کہ یہ ۱۰ انیس طیب ہیں جو گود و فرار آپ کے چہرہ اندر پر پڑ جاتا اسکو نہایت فرماتے۔ اگر صحابہ میں سے کوئی شخص اپنے چہرہ اور سر کو گود فرما دے تو وہ سے چھپاتا تو آپ منع فرماتے اور کہتے کہ خاک مدینہ میں شفا ہے۔ (جب استغاثہ کی روایت ص ۲۲-۲۱ صفحہ ۲۱)

پھر..... حضور ﷺ فرمادے کہ جو کس سے وہیں آئے تو حاضرین میں سے کس نے یہ منہ دے کر شہر سے منہ راجب لپٹ حضور ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! یہی نفسی لہذا اے فی غیابہ شفاء من کل کراہ" (خاصہ الامام ص ۸۸-۸۹ جلد دوم صفحہ ۸۸)

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ منہ دے کر شہر میں شفا ہے ہر مرض کیا۔

پھر..... اے فی علیہ السلام عطا کر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

یطیب رسولاً لمن مضاهیہ نسبہ ۱۱ فہ السلف و الکماور و الصمد و الطرب

(ترجمہ) ہر چہ خوشبو رسول اللہ ﷺ کے خوشبو اور ہو گئی ہو اس کی، پس میں نے ایک خوشبو مشک اور کافور اور صندل و طرب میں۔ (طیب قادری ص ۱۰ صفحہ ۱۰)

پھر..... اے بزرگوار اے فی ناصرین حاج (الشیخ) فرماتے ہیں :-

قدین و لدین و طیب + طیبہ لی کل شیء طیب (امام لہ نہیں ص ۲۱۲)

یہاں کی زندگی بھی اچھی ہے، ہر موت بھی اچھی + مدینہ طیبہ میں ہر شے پر چڑھائی ہے۔

اعتراف :- حرمین شریفین کے موجودہ آثار کے پیچھے نماز میں پڑھتے۔

(یعنی شعی شمس ص ۱۳۴-۱۳۵ ص ۱۳۵)

الجبواب نمبر :- مفتی علامہ سید احمد سعید کاظمی امر دہلی دہلی :-

"تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ حقیقت مسلم ہے کہ کسی امام کے پیچھے صحت اقتداء کے بغیر تیز و رست نہیں ہو سکتی۔ جس سے ملنے مقتدی والہ م کے ہنگام ایک مخصوص اہل قہم ہوا ہوا ضروری ہے۔ اس مخصوص رابطہ کے بغیر صحت اقتداء متصور نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ رابطہ ظاہری ہی نہ ہو اور جسمانی نہیں بلکہ یہ رابطہ صرف باطنی اور حوالی اور استغاثہ ہے۔ جس کا وجود امام اور مقتدی کے درمیان اصول اعتقاد میں موافقت کے بغیر ناممکن ہے۔ شرک توحید کے معانی ہے۔ اور کفر و توحید اسلام اور ایمان سے قطعاً متضاد ہے۔ اگر مقتدی یا تابع کے میرا کوئی مقیدہ امام کے نزدیک شرک ظاہر یا کفر و جاہلیت ہے تو دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ رہی۔ اور اس درمیان صحت اقتداء کے باعث صحت اقتداء کی بجائے عدم مقتدی ہو گئی۔ اسی صورت میں امام کے پیچھے اس کی نماز کا کچھ ہو گا یا نہیں ہو گا۔ یہ مسئلہ ہے ۱۱ ص ۱۰۴ کی روایت یہ ہے کہ مثلاً کسی منکر ختم نبوت کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوتی۔ کیونکہ مقتدی ختم نبوت کا اعتقاد رکھتا ہے۔ اور امام ختم نبوت کا منکر ہے۔ دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ ہونے کی وجہ سے صحت اقتداء کی بجائے باطنی نہ رہی۔ لہذا نماز نہ ہوئی۔ تو جسے خدا کے

سہ ہوا ہے ایسے جزائے کا قیام جس میں کہ ہوں کہ اگر امام کی جہت قریٰ مقتدی کی جہت قریٰ سے مختلف ہو اور ہر گز کسی اور وجہ سے مقتدی کو اس اشتیاق کا سم نہ ہو سکے تو اس کی نماز درست ہے۔ اگر مقتدی امام کی جہت قریٰ کا علم نہ ہو اس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز قسود ہو گی۔ صاحب دایہ نے اس فساد کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا: "لَا شَكَّ اَنَّ قَوْلَهُ اِمَامًا عَلَيًّا رُجِحًا" یعنی فرض مملوہ کی دلیل یہ ہے کہ مقتدی نے اپنے امام کے خطاب کو بے اعتبار کیا۔ اس سے واضح ہوا کہ نماز درست ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مقتدی امام کے خطاب کو بے اعتبار نہ کرے۔ یعنی مطلقہ اعتقاد ضروری ہے مگر فقہیہ مقتدی امام کی خلاصہ سے باخبر ہو اور قراءہ امام کی خلاصہ سے لا طمہ نہ ہو اس صورت میں اس کی نماز ناجاتی ہے۔

اس مختصر تمہید پر غور کرنے سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ مقتدی جب یہ جانتا ہو کہ امام کے اعتقاد میں رسول اللہ ﷺ کے لئے طمہ غیب ماننا مکروہ شرک ہے اور امام کے عقیدے میں انبیاء کرام و صالحین عظیم اصولاً والسلام سے استمداد یعنی توسل تک شرک ہے اور امام عزاداری انبیاء کرام عظیم الصلوٰۃ والسلام اور عزاداری انبیاء عظیم الرحمة والرحمان کے لئے سزا کرنے بعد عزاداری کی تنظیم و تنظیم کو بھی شرک قرار دیتا ہے۔ اور مقتدی ان تمام امور کو جو حید اور اسلام کے شیعہ مطلق سمجھتا ہے۔ تاہم یہ صورت میں عدم موافقت کی وجہ سے صحیح اعتقاد کی بنیاد منقوضہ ہے پھر نماز کی تکمیل درست ہو سکتی ہے؟

مقتدی کی تین قسمیں

۱۔ مزید مکر کہ ایام حج و غیرہ میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی نمازوں کا کیا حکم ہوگا۔ تو میں عرض کروں گا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جن کے اصولی عقائد امام سے مختلف ہیں۔ ان کی تین قسمیں ہیں۔ اول وہ جو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان ائمہ کی جہت کہ میں امام کا عقیدہ ہم سے مختلف ہے۔ ان کا تسلیم شیعہ کے عقائد میں واضح ہو گیا ایسے لوگ اپنے طمہ کے متعلق یقیناً متشبہ ہیں مگر دوم وہ مسلمان جو یہ جانتے ہیں کہ امام سے بعض طمہ نہ ہمارے عقائد سے مختلف ہیں مگر وہ یہ جانتے ہیں کہ یہ اختلاف اصولی عقائد میں ہے اور دوسرے عقائد امام کے نزدیک مکروہ شرک، محصیت و جاہلیت کا حکم سمجھتے ہیں۔ یہ مسلمان محض حرام و حرم عبادہ اور مسجد حرام و مسجد نبوی کی عظمتوں اور عقیدہ و محبت الہی و رسالت و نبی کے چلباز سے متاثر ہو کر اپنی غلط فہمی کی بناء پر اس امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کی اس خلاصہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فی رحمت و رافت کے فائن نظریہ امیدی کا سکتی ہے کہ وہ کرم کریم ان کی نمازوں کو رنجش نہیں فرمائے گا۔

موجودہ مسلمان جنہیں سرے سے امام کے ساتھ اختلاف عقائد معلوم ہی نہیں، محض سادہ لوح ہیں۔ محقق و محبت سے مراد یہ ہو کہ اور حرم مدینہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حالت لاعلمی اس امام کے پیچھے نماز پڑھیں ان کے متعلق بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فکر کرے۔ ان کی نمازوں کو طمہ نہیں ہونے دے گا۔ دوم یہ کہ امام کے عقائد میں اختلاف ہے۔ پھر ان میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے صحیح مرفوع حدیث مروی ہے۔ "وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ اُمَّةً اَخْلَعَتْ اَلْعَقْلَانِ وَالْاَسْبَابَ وَ مَا اسْتَكَرُوا عَلَیْہِ" انھیں ایسا عیسوی امت سے خطاب کیا گیا کہ ان کا عقائد اور اس چیز کو جس پر وہ مجبور تھے۔ یعنی ان تینوں حالتوں میں ان کا عقائد نہ ہو گا۔

مذکورہ شریف میں مولانا جلال الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ مویٰ علیہ السلام اور بحرین جہانے والے کفر کے کوائف بطور تفصیل لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک بحرین نے اپنے والد اللہ تعالیٰ کی محبت میں کمر دیا تھا کہ "اے اللہ تعالیٰ اگر تو میرے پاس آئے تو تجھے سزاؤں و تیرے والد میں نکلی کر دلا، تجھے دودھ پلانکا، تجھے تھپے پائے گا"۔

سیدہ مویٰ علیہ السلام نے اسے سختی سے ڈالا اور ایسا قول سے منع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مویٰ علیہا السلام کو یہی فرمایا کہ اے مویٰ! میرا بھائی میری محبت میں مجھ سے مخاطب تھا۔ آپ نے اسے کئے کیوں دیا؟ مولانا دوم مایہ الرحمن فرماتے ہیں:

وہی آدم سوئے مویٰ از خدا مدد ما را چا کردی جدا
تو براے، مثل کروں آدمی نے براے فضل کردن آدمی

میرا تقدیر اللہ کی طرف اشارہ کرنے سے صرف یہ ہے کہ جتنی محبت اور سچا عشق اللہ تعالیٰ کا ہے وہاں رحمتوں کا موجب اور ہے۔ اس لئے اگر جتنی محبت اور عشق والے مسلمان غلط فہمی یا سیدہ بحرین میں ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لیں تو رحمت اللہ تعالیٰ سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ سب نمازی قرائت میں پائے گا۔ اور اللہ ان کا عقائد نہ فرمائے گا۔ مزید وضاحت کے لئے عرض ہے کہ دو بیزاروں لاکھوں مسلمان جن کا ذکر بطور بالا کیا ہے۔ ان تین نمازوں کی طرح جن دن کے پاس نجاست آگاہ ہو گیا ہے اور اس پر جو نجاست بھی ہوئی ہے وہ مقدار اتنی زیادہ ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے اس کپڑے سے نماز جائز نہیں۔

ایک دفعہ نمازی ہے جس نے جان لیا کہ کپڑے پر نجاست ہے اور یہ فہمی پائی کہ اگر نجاست کے ہوتے ہوئے نماز نہیں ہو سکتی۔ ظاہر ہے کہ وہ اپنے فہم کی بناء پر ایسے کپڑے سے ساتھ نماز پڑھنے سے اجتناب کرے گا۔ دوسرا وہ نمازی ہے جس نے اس کپڑے کی نجاست کو جانتا ہے مگر غلط فہمی کی بناء پر اسے جان میں نہیں رکھتا۔

نوٹ :- بعضی شہادت علی بن ابی طالب کی کافی قوت میں کہ "اسی نے" کہنے سے کام نہیں چلے گا۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی اور مسند تھعلیہ اثر اربعہ :-

اہم فرقہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ پر ہیں۔ چونکہ تفسیر احمد (مؤلفہ) ایک شریعتی اور مذہبی کتاب ہے اور کلمہ اللہ کا طریقہ مضبوط ہے۔ اس لئے یہاں کے کسی مقتدر الکلمہ نہیں کرتے۔ ان کے سوا چوتھے دو لوگوں مثلاً دار الفطن، ولیدی، الماسیہ وغیرہ کے مذاہب مضبوط نہیں ہیں اس لیے ہم ان کو تفسیر نہیں کرتے۔ مگر لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ چاروں اثر میں سے کسی ایک کی تقلید کریں۔ (دوسرا اثر) "مسند عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب" ۶۱ شیخ امر شریعیہ (۱۹۹۰ء) معلوم ہوا محمد بن عبد الوہاب اور اس کے پیروکار امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے۔

پاکستانی غیر تقلیدین (اہل حدیث) کا فتویٰ :-

سوال :- کیا ایک احمدیہ کی نماز کسی غیر احمدیہ کے پیچھے ہو جاتی ہے؟

جواب :- اہل حدیث کی نماز میں غیر احمدیہ (یعنی حنبلی، شافعی، مالکی وغیرہ) کے پیچھے کھینچے ہوئے ہیں۔ اہل حدیث حق، غیر اہل حدیث باطل۔ بعض حق کا نام کیے ہوئے ہیں۔ (اہل حدیث کی نماز غیر احمدیہ کے پیچھے اچھی ۹۰ فیصد حدیث درست و جواز)

(اہل حدیث چنگ۔ گروت روڈ۔ کراچی۔ فون ۱۰۳۸۹۰)

معلوم ہوا :- علمائے کچھ علماء و فاضلہ کچھ یا مسجد نبوی کے امام ہوں ان کے پیچھے پاکستانی احمدیوں کی نماز نہیں چلتی۔

اعتراض :- جب رمضان کی آخری رات آتی ہے تو زمین و آسمان اور ملک اس کی جدائی کے غم میں رہتے ہیں۔ (یعنی بھی عقیدہ) (ص ۱۳۰)

الکعب :- یہ مندرجہ ذیل حدیث نبوی کے الفاظ ہیں جن کو تفسیر پرہ کے نقل کیا گیا ہے۔

حضرت سیدنا چہرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو زمین و آسمان اور ملک میری امت کی معیبت کیا کر کے رہتے ہیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون سی معیبت؟ فرمایا: رمضان المبارک کا رخصت ہونا۔ کیونکہ اس میں عید کا وقت دودھ کی کوئی کیا جاتا ہے۔ گھریوں کا اثر، خواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ مذاہب و مذہب دور کیا جاتا ہے۔ جو رمضان المبارک کی جدائی سے بڑھ کر میری امت کے لیے اور کوئی معیبت رہتی ہے۔

اس حدیث کی تفسیر ان احادیث نبویہ سے ہوتی ہے جن میں ایک مومن کے دنیا سے رخصت ہونے پر زمین و آسمان کا رونا دکھایا گیا ہے۔

حدیث :- ابن جریر، ابن ابی الدیاء اور تھعلی نے "تعب" میں شرح ابن مسعودی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مومن بھی سفر کی حالت میں مرتے ہیں۔ اور انکو وہاں والیاں نہیں ملتی تو اس پر آسمان و زمین روتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "فما بات غمنا منہم" والارحمن" اور فرمایا کہ فرشتوں پر ٹپک رہتے۔

حدیث :- ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کی کہ ان سے پوچھا گیا کیا کسی کے مرنے پر نہ میں و آسمان روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! ہر انسان کے لیے دو روز ہونے ہیں ایک تو وہ جس سے اس کا غم جاتا ہے۔ دوسرا وہ جس سے اس کا رزق آتا ہے۔ جب وہ مرتا ہے۔ تو یہ دونوں ان کے لیے روتے ہیں۔ کیونکہ یہ بند ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دو زمین جس پر یہ نماز پڑھتا اور ذکر خدا کرتا تھا، روتی ہے۔

حدیث :- ابن جریر نے عفاک سے روایت کی کہ مومن کے موت پر زمین کے دو حصے رات ہیں۔ جن پر اس کے ثلثات ہیں اور آسمان کے دو حصے رات ہیں جن سے علی غیر ہا تھا۔

حدیث :- "میدان معصوم اور ابن ابی الدیاء نے عمر بن عثمان سے روایت کی کہ آسمان و زمین مومن کی موت پر روتے ہیں۔ آسمان کہتا ہے کہ اس کی نیکیاں اور اللہ تعالیٰ دہتی تھیں اور زمین کہتی ہے کہ یہ براہ بھوک پر ٹپک عمل کرتا تھا۔

حدیث :- عطیہ مروی ہے کہ آسمان کے دو حصے سے مراد اس کے کناروں کا سرخ ہونا ہے۔

(شرح المعجم، شرح معانی الموطا، و فقہ ص ۱۳۱ تا ۱۴۰ الاہم میوسی شیح کراچی ۱۹۹۱ء)

اسی طرح جب رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور مومنین جو کثرت سے عبادت کرتے تھے وہ مسئلہ متفحیح ہو جاتا ہے۔ اس لیے زمین و آسمان ہر سال رمضان المبارک کی یاد دلاتی رہتے ہیں۔

اعتراض :- جو فقہان رمضان المبارک کے آنے کی طرحی اور جانے کا غم کرے اس کے لیے رخصت ہے۔ اللہ پر حق ہے کہ اسے رخصت میں داخل کرے۔ (یعنی بھی عقیدہ) (ص ۱۳۰)

الکعب :- "سافقہ ابن جریر عسقلانی دم بدم بدم" فرماتے ہیں :-

حدیث و موضوع و ذیل قول کے خلاف ہوگی۔

(۱) قص قرآن (۲) حدیث متواترہ (۳) اجماع فقہی (۴) صریح عقل (۵) جرح دلیل تاویل نہ ہو۔ کیونکہ یہ صرف حدیث میں یہ علامات ہیں پائی جاتیں۔ اس لیے یہ حدیث موضوع نہیں باوجود شکی ہے۔ اور ضعیف حدیث فضائل و محال میں قبول ہوتی ہے۔

نواب عبدالقیس حسن خاں لکھتے ہیں :- "اس حدیث ذریعہ در فضائل و افعال معلوم کیا اسے"

(مسند الخاتم شرح سلوک العباد ص ۴۲ جلد اول طبع کراچی ۱۳۵۷ھ)

اعتراض :- تھوڑی سی صاحب سے لکھا ہے۔ روزے کے تین روزے (تیسریں) ہیں۔ اول موسم کاروزہ۔ دوم خواص (یعنی تھوڑے لوگوں کا روزہ۔ موسم خاص الخاضع کا روزہ۔) (یعنی جس شخص کا روزہ..... ص ۱۵۰) الجواب :- روزے کے تین روزہ بات فقط تھوڑی سی لکھی ہیں۔ باقی ان سے بیشتر ہیں۔ عہد اسلام میں نے تحریر فرمائے ہیں۔ چند مثال جہت ملاحظہ ہوں۔

○ امام ابو بکر علی بن محمد المعروف بالحدادی والعبادی (رحمۃ اللہ علیہ) لکھتے ہیں :-

روزے کے تین روزے ہیں۔

(۱)۔ موسم کوگان کاروزہ کہ بڑی بڑی شرمگاہ کو قحط سے بچنے کا روزہ ہے۔

(۲)۔ موسم کاروزہ : جس سال کے عذوبہ کان اور کھجور بڑی اور تمام اسی کو گناہ سے باز رکھو۔

(۳)۔ موسم الخواص : کہ تھوڑے لوگوں کے روزہ کہ ان کے روزہ کے طرف متوجہ ہوتا

(جویر و اخیر و جلد اول طبع ملتان ۱۳۵۷ھ)

○ حضرت امام محمد غزالی (رحمۃ اللہ علیہ) لکھتے ہیں :- روزہ تین روزوں پر منقسم ہے۔

(۱)۔ موسم کاروزہ (۲)۔ خواص کاروزہ (۳)۔ خواص الخواص کا روزہ

(کیا ہے معاوضہ ص ۱۲۹ طبع کراچی)

○ نیز امام غزالی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :-

"اعلم ان الصوم ثلاث درجات : صوم لعموم و صوم لخصوص و صوم لخصوص لخصوص۔"

یعنی روزے کے تین درجات ہیں۔ (۱)۔ عموم کا روزہ (۲)۔ خواص کا روزہ (۳)۔ خواص الخواص کا روزہ

(ادب طبع دارالحدیث دارالعلوم دارالافتاء ص ۳۳۵ جلد اول طبع مصر)

○ امام السنہ حضرت شاہ ولی اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) لکھتے ہیں :- سرور رکھنے والوں کے دو طہیات ہیں۔ مسلمان جب روزہ رکھتے ہیں اور شب کو عورت سے کرتے ہیں اور حرام میں سے کچھ کھاتے ہیں۔ وہ خدا کی سے دین میں غلط لگتے ہیں اور ان کی عاصب مسلمانوں کا حال کر لیتی ہے۔ اور ان کے روزہ کو کوئی درجہ کے کو کوئی پر توڑتا ہے۔ اور ان کی دنیا تمام کر وہ پر چھ پڑتی ہے۔ اچ

(فیضان الہادی (کراچی) ص ۲۷۲ طبع کراچی)

امامی دینی حکمتی نے "طہات اصغیہ" میں ان کے معنی لکھا ہے۔ "نہ لہم یأمنوا" یا نہیں بدل دیتا ہے

تقی ایچ جی جی کے روزہ پر دو کتابیں کاروبار دیتے تھے۔ (مظہر المسلمین بحوالہ المسکن ص ۲۱۲ طبع کراچی ۱۳۵۷ھ)

○ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) لکھتے ہیں :-

روزے کے تین درجات ہیں۔

(۱)۔ شریعت کا روزہ (۲)۔ طریقت کا روزہ (۳)۔ حقیقت کا روزہ

(مرآۃ الساری (عربی) (اردو) ص ۵۰ طبع ۱۳۵۷ھ دارالحدیث دارالعلوم)

اعتراض :- جو رمضان میں مرا جائے اس سے سوالات تو بھی نہیں آتے۔

(یعنی یہ بھی نہیں..... ص ۱۳۸)

الجواب :- ایشان سنت کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

"جو خوش نصیب مسلمان ماہ رمضان میں اعتدال کرتا ہے۔ اس کو سوالات قبر سے ان مل جاتی ہے۔ اور وہ عذاب قبر سے بھی بچ جاتا ہے۔ اور جنت کا حقدار قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرات محدثین کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا قول ہے کہ جو مومن اس مہینہ میں مرتا ہے وہ سیدھا جنت میں جاتا ہے۔ گویا اس کے لیے رازح کاروزہ دیا ہے۔ اور اگر کوئی کافر مرتا ہے۔ تو وہ سیدھا دوزخ میں جاتا ہے۔ گویا اس کے لیے دوزخ کا روزہ دیا گیا ہے۔

حضور پر نور ﷺ نے فرمایا : جب رمضان (کا مہینہ) آتا ہے۔ جنت کے دروازے کھل دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ (مسلم ص ۲۰۲ جلد اول طبع کراچی ۱۳۵۷ھ)

○ امام ابی الحسن مندہ "غیثت ابواب النار" کے تحت لکھتے ہیں :-

"لا یبانی موت الکفر فی رمضان و تہبہ بالنار لہ لا یکفی من عذابہم فتح باب صعد

من القبر فی شانہ الخ" (حاشیہ صحیح مسلم ص ۳۳۵-۳۳۶ جلد اول طبع کراچی ۱۳۵۷ھ)

مسئلہ بدایہ : مومن کے لیے جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک میں مرنے والے مومن کا جب قبر میں حساب لیا جائے گا تو وہ جنت کا مستحق ہوگا یا جہنم کا اگر جہنم کا مستحق ہوگا تو جہنم کے دروازے نہ ہونے کی وجہ سے اسے ناکارہ جنت نصیب ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت رحمت کا احسان فرمائے گا۔ فرشتوں سے فرمایا جائے گا کہ وہ رمضان میں مرنے والے سے قبر میں حساب لیں۔ اور جنت کی طرف سے ایک چھوٹا سا روزہ اس کے لیے کھلیں۔

اعتراض :- جس نے بغیر شرعی مجبوری کے ایک بھی روزہ رمضان ترک کیا تو وہ ناکارہ مومن جہنم کی آگ میں مبتلا ہے گا۔ (یعنی یہ بھی نہیں..... ص ۱۵۰)

الجواب :- ایشان سنت میں یہ عبارت اس طرح مقلد ہے۔

"بغیر کسی صحیح مجبوری کے کہ رمضان المبارک کا روزہ ترک کرنے پر سخت عیدیں بھی ہیں۔ رمضان شریف کا ایک روزہ نہ تو شرعی کے جان لاہجہ کہ چھوڑ دے تو ایک حدیث کے مطابق

و رمضان شریف کا ایک روزہ نہ تو شرعی کے جان لاہجہ کہ چھوڑ دے تو ایک حدیث کے مطابق

الجواب :- جنت کی نعمتوں کو دنیا کی اشیاء پر قیاس کرنا باطل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے دو چیز چن لی ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا، اور نہ کسی کوئی سے دل پر اس کو خیال کر سکا۔ انکی تعداد تین ہیں یہ آیت پر بھی "پس میں نہیں جانتی کوئی جان جو ان کے لیے ان نعمتوں کی فہم کا باعث بنے چھپا کر رکھی گئی ہے۔" (متفق علیہ) بخاری ص ۴۰۵ طبع لبنان۔
حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ جہنم میں رہے گا۔ کبھی لکھ نہ سوا گا۔ اس کے کپڑے کبھی بید نہ تھیں ہوں گے۔ اس کی جوانی ختم نہ ہوگی۔ (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۴۰۹ طبع لبنان)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے اسے اللہ کے رسول ﷺ متعرف کس چیز سے پہچانی گئی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم نے کہا جنت کی تعمیر کبھی ہے فرمایا: ایک ایک سو نے کی ہے اور ایک ایک چاندنی کی۔ اس کا گارڈ اس ملک سے ہے انکی نگہریاں مونی روایت ہیں۔ اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہوا اچھوتا سے رہے گا۔ مشقت نہیں آئے گا۔ ہمیشہ لکھ رہے گا۔ مرے گا نہیں۔ ان کے کپڑے بید نہ تھیں ہوں گے۔ ان کی جوانی ختم نہیں ہوگی۔

(رواہ ابو ہریرہ، ترمذی، دارقطنی، مشکوٰۃ ص ۴۰۹ طبع لبنان)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت جنت میں گھاس کے لہر میں گئے وہ تھوگیں گے نہ چٹاب کریں گے نہ پاختہ کریں گے۔ نہ آگ جھڑیں گے۔ نہ سحاب سے عرض کیا کہ ان کو پختہ کیا ہے گا۔ فرمایا: ذکر میں گئے اور کتہہ کوئی کی طرح پیستہ رہیں گے۔ (رواہ مسلم) (مشکوٰۃ ص ۹۶ طبع لبنان)

ایکے بعد رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث مہار کہ پیش کرتے ہیں جس سے ان صلہ دین کے تمام ذاتی سفر و شباط باطل ہو جائیں گے۔

جنتی خلوت کی کیفیت

حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چہرے میں رات کے چاند کی طرح چمکے ہوں گے۔ دوسری جماعت کے چہرے آسمان میں نہایت درخشندہ ستارے کی طرح ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے دو دنیاں ہوں گی۔ ہر دوی ست (۵۰) "خُط" پھرے گی۔ اس کی بڑبڑ کا وہ ان سے نظر آئے گا۔

(رواہ ترمذی، مشکوٰۃ ص ۴۰۷ طبع لبنان) (عیالہ ابن ابی مریم) ص ۲۲۲ طبع دار الفکر بیروت

معلوم ہوا: کہ بقیہ طے کو دنیا کے گوشت پر قیاس کرنا باطل ہے۔

المعتز اعظم :- ابن اعلیٰ دین و روح ذیل عنوان کے تحت طے لکھتا ہے۔

سات ہزار سال کے روزے اور قیام شب کا ثواب

جس نے ختم دین کے ایک باب کاظم اس کی، وہ ظلم اس کو دینا اور آخرت میں نفع پہنچائے گا۔ اللہ اس کے لیے دنیاوی اجر کے ایسے سات ہزار سال کی عطا فرمائے گا جن سالوں کے دن روزے میں اور سات قیام میں قبول، بغیر مرد و گزری ہیں۔ (کبھی بھی نہیں) ص ۱۵۲
الجواب :- اس روایت کو حضرت عبد بن عمر ابوجہر اسفوری نے روح زیل منہ کے ساتھ اپنا تالیف "معجم حدیث" میں نقل کیا ہے۔

حضرت ابو نعیم نے حضرت طاہر بن اسود سے روایت کی کہ حضرت عبد بن مسعود سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم دین کے ایک باب کاظم حاصل کیا وہ اس کی دنیا اور اس کی آخرت میں نفع پہنچائے گا۔ اللہ اس کے لیے دنیاوی اجر کے ایسے سات ہزار سال کی عطا فرمائے گا جن سالوں کے دن روزے اور سات قیام میں قبول، بغیر مرد و گزری ہیں۔

(سوط حدیث ص ۱۲ ص ۱۲۱ ابی الدائم محمد بن ابی اسفوری)

○ روایت کے پس منظر "حضرت ابو نعیم عن یزید بن"۔

ابو نعیم یزید بن کوفی کے ممتاز ترین یار میں سے ہیں۔ ان کے اصحاب علقہ بن قیس (مر ۲۲۰ھ) اور یحییٰ اسود و دونوں کوفہ کے ممتاز محدثین میں سے تھے۔ ابو نعیم نے انہی کے واسطے میں پرورش پائی۔ ابو زور، یحییٰ کہتے ہیں کہ وہ امام ابی اسلم میں سے ایک عالم تھے۔ ان کو حدیث و فہم دونوں پر بڑی دست و پاؤں حاصل تھی۔ حافظ ابی یزید نے انہیں عراق اور اہل مدینہ کی حدیث کو فہم میں سمجھا کر ابو نعیم سے کہا کہ میں علم حدیث میں ذرا مہرہ رکھتا تھا۔ عراق کے قہر اور امام تھے۔ انہیں شہر اقبال ہوا۔ وفات ہوئی تو شعبی پکارا تھے۔ خدا! تمہارے اپنی نظیر نہیں چھوڑی۔ حافظ بن حجر کہتے ہیں: ابو نعیم کی حدیث ائمہ تابعہ تھے۔

(تقریباً ۲۹۰ھ طبع لبنان) (طبقات ابن سعد ص ۲۸۲ جلد ۲) (العلم والعدا ص ۲۸۰)

(۲۸۰ھ طبع لبنان) (تقریباً ۲۹۰ھ طبع لبنان) (العلم والعدا ص ۲۸۰)

○ روایت کے دوسرے راوی "عائشہ بنت قیس"۔

آنحضرت ﷺ کے محدث پیدا ہوئے۔ فہم و کمال اور ذہن و روح کے لحاظ سے ممتاز تابعین میں سے تھے۔ حضرت یزید بن عبد اللہ بن مسعود، حفصہ بنت یحییٰ، سلمان فارسی، ابی ہریرہ وغیرہ۔

ابو درود و القصار بنی دغیرہ ایک سو چھ سو سے انصاف نے روایتیں کیں۔ لیکن بخیرہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود کے سرچشمہ و فقیہ سے فقہ و مسیت کے ساتھ زیادہ مستفید ہوئے۔

عائقہ کو قرآن، حدیث اور حدیث پر علوم میں یکساں کمال حاصل تھا۔ امام احمد بن حنبل ان کو صانع تھے علامہ ابن سعد کثیر اللہ حدیث اور حدیث ہیں از سہل و عسر لکھتے ہیں ۱۲۰ میں کوفہ میں وفات پائی۔ (جانبین، زہد و فقیہ، و مہینہ اللہ بن ہدی طبع المذہب ص ۱۰۰)

اس لیے اس روایت پر طغی کر: سراسر بہ بغضی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کوئی عمل کو قبول فرما کر سب حد و شمار و باب سے نوازے تو اس کے خزانہ میں کوئی کمی نہیں ہو اور اس کی ذات حد و حصر و کریم ہمارے متعلق ہے۔

تیسری اس روایت میں: وہ ضوع حدیث کی علامات میں پائی جاتیں۔ اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے اور ضعیف حدیث متعلقہ میں نہ کل داستان میں قبول ہوتی ہے۔

چوتھی: یہ حدیث ضعیف ہے اور ضعیف حدیث متعلقہ میں نہ کل داستان میں قبول ہوتی ہے۔
 چوتھی: یہ حدیث ضعیف ہے اور ضعیف حدیث متعلقہ میں نہ کل داستان میں قبول ہوتی ہے۔
 چوتھی: یہ حدیث ضعیف ہے اور ضعیف حدیث متعلقہ میں نہ کل داستان میں قبول ہوتی ہے۔

اعتراض: اس میں روایتیں ذیل عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔

"روزہ قور وینے والے عجیب و غریب افعال"

(۱)۔ دوسرے کا خوف نکال دیا یا اپنی ہی خوف کا محسوس کر لے کر نکل گیا تو روزہ جا پارہ۔

(۲)۔ منہ میں روٹھیں اور وغیرہ رکھا جس سے خوف روٹھیں ہو گیا پھر وہی روٹھیں

خوف نکل گیا تو روزہ جا پارہ۔ (مجموعہ منہ و غریب ص ۱۵۳)

الجواب :- ہمارے صاحب نے یہ ساری حدیثیں حنفی کے مشہور نویس "ما تیسری" سے نقل کیں

ہیں۔ یہ کرکٹ کا میدان نہیں ملے گا۔ اگر یہ مسائل درست نہیں تو کتاب و سنت کی روشنی

میں ان کی تردید کر دے تو قطعاً طر اور استیضاح سے کام نہیں لے گا۔

اعتراض :- اس مسئلہ میں نے "جہاد سے فرار کے بعد" کے عنوان کے تحت دو احادیث

جن میں درود و شریف پڑھنے اور دینی تعلیم حاصل کرنے کی نصیحت بیان کرتے ہوئے جہاد و جہاد کے

وہاب کے مصلوب کا ذکر ہے کہ اگر ان پر عجیب و غریب اور جاہلانہ تہمید کیا ہے۔

(مجموعہ منہ و غریب ص ۱۵۴)

الجواب :- حدیث شریف کا پڑھنا۔ لکھنا۔ پڑھ کر اور بیان کرنا ان کا کام ہے مگر حدیث کے صحیح

مضمون کی تردید نہ کرنا نہایت ہی اہم کام ہے۔ اور حدیث کے صحیح معانی و مطالب کو وہ نہ مالم سمجھ

سکا ہے جس کا اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرماتا ہے۔ لیکن ان کی دینی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس مقام سے بالاتر ہے۔

چوتھی: حاجی ابو اللہ اس صاحب کی فرمائے ہیں۔ "اور میرے مقلدوں کی کہ فی زمانہ و غوی حدیث

والی و مل اللہ حدیث کرتے ہیں۔ حاشا و بگو کہ حدیث سے بہرہ نہیں رکھتے۔" (اشترک ادب، ص ۲۸)

ایک دوسرے فریضہ ہمارا کا اگر ہمارا ایک دو تاجے کسی نیک عمل کے کرنے پر ہمارا کا وہاب

میں ان دونوں باتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

چوتھی: حضرت محمد بن فضال سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو، یاد کرو۔

لو جو علم کی تعلیم و رعیت ہے۔ حکم کی طلب و عبادت ہے، علم کا آمدہ، حقیق، علم کی تلاش چلا۔ ان

(ہامی بن ائمہ و فضائل، ص ۱۰۰) (امام احمد، ص ۵۳) (مجموعہ منہ و غریب ص ۱۵۴)

چوتھی: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا طلب علم میں لگنے والا

و ایسی نیک جہاد میں شمش اللہ ہے۔ (ہامی بن ائمہ و فضائل، ص ۱۰۰) (مجموعہ منہ و غریب ص ۱۵۴)

ان احادیث کا یہ مطلب ہو کہ تم میں کہ اگر اسلامی ریاست میں ہمارا کرنے کے شر پانے

جائیں اور جا کہہ دیتے اعمالی جہاد کہ تو اس وقت علم دین حاصل کرنے سے یہ فرض ادا ہو جائے گا۔

پھر اگر تم میں بعد اس وقت میدان جہاد میں شمولیت سے یہ فریضہ ادا ہو جائے گا۔

یہاں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :-

○ جو پاک ہو کر اپنے گھر سے اور مسجد میں جا کر دو گت پڑھے تو اس کے لیے عمرے کے برابر

ثواب ہے۔ (نہائی ص ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱

حضرت ولید بن عبد بن صفیر قرظی خزرجی مدینہ منورہ میں سے تھے بھاکہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو عرض کیا کہ میں مرا جانا ہوں۔ آپ مجھے اپنے کسی ذائقہ کھڑے میں جو آپ کے چند اطعمہ پر رہا ہوں، کھانا چاہتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو اپنی قمیص میں لکھوا دیا۔

(اصول ترمذ ولید بن عبد بن صفیر)

ہاں..... تمہیں حشر کہ کھڑے میں کھن کرنا سنت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایچا چاہا ہوا ہیرا لوی زلیب کے کھن میں ڈالوا کی تھی۔ اسی کے پیش نظر انہی صاحب نے وصیت کی تھی کہ جو چاہو اور رضائی حضرت مرزا مظہر جان جاناں کا حکم رکھو اس کو میرے کھن میں شامل کیا جائے۔

(تھراکھن فی اصول النسخ ص ۵۰ طبع کراچی ۱۳۵۱ھ) (تذکرہ مناسب فقیر مہربانی - شاہ عبداللطیف)

آپ..... حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ سے کسی نے عرض کی: "ایک کپڑا مستعمل (استعمال شدہ) کھن کے لیے تہا بیت بعد آپ نے فرمایا: اللہ واللہ تعالیٰ یا جائے گا۔"

(طائفی مزین ص ۲۱۶ طبع کراچی ۱۳۵۱ھ)

اگر..... انار بوی قبریں رکھنے سے کوئی ذائقہ و شرات حاصل نہیں ہوتے تو کیا سجادہ کرام - زمین اور نولیا اللہ نے عیش کام کیا تھا؟ سوچ سمجھ کر جواب دو!۔
نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد تھے ہیں:-

"میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے۔ "الفلاح شفاء من کل داء" یہ قطعاً مہم خود شامل ہے شفاء ہر داء قلب و داء کبد اور کاف۔" (کتاب الداء والدوا ص ۱۵ طبع لاہور)
حضرت مرید مرلیں کو یہ سورۃ م کے پڑائی جاتی ہے مگر اس کو شفاء نہیں ہوتی تو اس کا یہ مطلب یہ کہ میں کہ یہ سورۃ شفا کا سبب نہیں۔ یا پھر دہش کا کثرت جل جلالہ کی نعمت آتی ہے۔ جس کو انسان سمجھتے تو صریح ہے۔

اعتراض:- یہ تادری صاحب کہتے ہیں:- "ہاں مبارک کی توہین کرنے والے پر جنت حرام ہے۔"
(منہجی نہیں سنتیں..... ص ۱۵۰)

الجواب:- یہ تادری صاحب کا قول نہیں بلکہ محبوب کبریا ﷺ کا اثر و گراں ہے۔ "حضرت علی فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے پیادے رسول ﷺ اپنے مہرے مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے فرما رہے ہیں۔" جس نے میرے ایک ہال (مبارک) کو بھی ایذا دی تو اس پر جنت حرام ہے۔"

(کنز العمال ص ۲۵۱ ج ۶)

اعتراض:- حضور نبی مکرم ﷺ کو کون کو خوب میں بھی اپنے ہال سے کر جاتے ہیں۔
(منہجی نہیں سنتیں..... ص ۱۵۰)

الجواب:- امام الزہری حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

"مجھے میرے والد (شاہ عبدالرحیم) نے تیر دہائی تھیں میرے والد نے ہمارے ہی حالت میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: "اے بیٹا! تمہارا مال ہے؟" پھر خوشخبری دی حضور نے میرے والد کی تندرستی کی۔ اور وہ ہال مبارک علیہ انور کے عینت لے رہا تھا۔ اسی وقت وہ تندرست ہوئے اور وہ لوں ہال مبارک جب جاگے تو موجود تھے۔ ان میں سے ایک مجھے دیو میرے پاس موجود ہے۔ (درائیں ص ۲۵ طبع لہور ۱۳۵۱ھ)

"هو جوابکم فهو جوابنا"

(نوٹ:- یہ یاد رکھو کہ ہم انہیں اسے مبارک کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں جو کہ تہمت مشہور و معروف ہیں۔)

موتے مبارک کی فیوض و برکات اور مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد کہ
"آپ ﷺ کا ایک ایک پتہ بہ پتہ انہی میں آپ ﷺ کا ہال ہال۔ پھر آپ ﷺ کے جسم مبارک کے حواض و معقبات و فضائل بھی موبہد نہیں ہو سکتے تھے۔
(مراہمتی، مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد ص ۱۱۳ طبع لاہور ۱۳۵۱ھ)

سبز غلام اور دعوت اسلامی

دعوت اسلامی کے نزدیک سبز غلام ہانا حدیث مستحبہ ہے۔ اور مستحب کو مستحب سمجھ کر اس کام پر دوام کرنے والا اور خواہش ہے گا۔

مستحب کی تعریف:- علامہ فاضل الحقین شیخ محمد امین انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:- "و سکتہ لنواب علیہ السلام و عدم ملوم علی الترتیب
یعنی ایسا کام جس کے کرنے پر نواب ہوتے اور نہ کرنے سے کچھ گناہ نہیں ہوتا۔"

مسئعہ نبوی ﷺ کے متعلق چنانچہ ضابطہ:-

بائش ہو کہ حضور ﷺ کے سیرت طیبہ و اعمال طیبہ۔ "سبحان اللہ" سبح علی حسین و محمد بن اور حضور ﷺ کی ہر شے پر عمل کرنا سعادت ہے۔ مگر ہاں بعد حضور ﷺ کی مقدس متوں کے درجہات ہیں۔ جس درجہ کی منت ہے اسے اسی درجہ میں رکھنا لازم ہے۔ اصول کی معتبر کتاب "نور الاولیاء" میں ہے کہ حدیث وہ قسم ہے۔

اشراف حق حضور ﷺ کی آل سے لیے ہر گز کی پابندی ضروری اور علامت قرار دینا بدعت
کیونکہ آپ ﷺ کا کوئی فریضہ اس بدعت میں وارد نہیں ہوا کہ میری آل ہر گز علامت ہانڈے میں
سے حق کی پکڑ نہ لے۔ بلکہ سب سے پہلے میں : و شاہ شہباز من حسن کے حکم سے لیا : و احم کی بناء
نویذ کیا ہے۔

نیز ماضی قاری کا حق رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان :

"یعنی جس نے تمیر و فخر و جلال انداز کا لباس پہنا، اپنے آپ کو زہر و مٹی سے مشورہ
معروف کرنے کے لیے کوئی خصوص لباس اختیار کیا۔ یا اپنی بدعت کی فرائض کے لیے سبز رنگ کا کپڑا اپنی
عادت ٹھہرایا یا عالم دین نہ تھا مگر علماء کی وضع قطع اختیار کی تو اپنے شخص یا اپنے لوگوں کو اللہ تعالیٰ
کیامت کے دن امت کا لباس پہناتے ہوئے ملے گا۔" (مرآۃ شریعہ جلد ۳)

اس عبارت میں "مطلق لباس" کا ذکر ہے کہ جس نے تمیر و جلال انداز کا لباس پہنا کہ لوگوں
پر اس کا عرب اور ہیبت طاری ہو یا کسی نے اپنے آپ کو زائد و جلیلہ مشہور کرانے کے لیے کوئی
خصوص لباس اختیار کیا کہ لوگ اس کی عزت و توقیر کریں یا کسی باطنی نے ایسا لباس پہنا کہ جس
سے علماء کی کسی وضع قطع سے جانے تو یہ کہ ان تمام باتوں میں سے ان لوگوں نے تلاقی تھوڑا اور ہلکا
ہے۔ اس لیے اس پر ان کو قیامت کے روز ذلیل و خوار کیا جائے گا۔ کیونکہ ہر گز کا وارود اور تقویٰ
اور پرہیز گاری پر ہے نہ کہ فقط لباس پوشیدہ سے۔ ہاں مقام پر فائز نہ جاتا ہے۔ "بے شک اللہ تعالیٰ
کے نزدیک وہی اگر تم ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔" اور ائمہ دین نے کے لیے کتاب و سنت اور فقہ کا حکم
ضروری ہے۔

جیسا کہ درج ذیل احادیث و روایات میں ہیں۔

- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
اپنے شخص کی طرف نہ دیکھے گا جس نے تکبر سے اپنے کپڑا زمین پر پھیلا۔ (مسلم جلد دوم)
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کفنوں سے بچے جو چاہا جامہ یا عینہ اور گاؤں و ریش میں ہو گا۔
(طبری جلد دوم)

۳۔ شہد و تقویٰ اور باطنی طہارت ثابت و اچانک کرنے کے لیے سبز عمامہ ہانڈے میں لیا
بدعت مستحب سمجھتے تھے اور اپنے آپ کو روحانی سلسلہ قرار دینے پر رضیہ انبیاء سے منسلک ہونے کا
ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ اور سیدنا سیدہ رحمہ کے عمامہ کی ہم مخالفت نہیں کرتے۔

اعتراف :- فیضان سنت میں ہے۔ "عمامہ (سبز چٹائی) کے ساتھ دو رنگتیں ضرور
کے ۷۰ راکتوں سے افضل ہیں۔ (مضی علی شہباز) (ص ۱۷۳)

الجواب :- نقد بحمد کے آگے قوموں میں سبز چٹائی گھڑ کر بدعتوں کا سرکھاپ کیا ہے۔ جبکہ
افسان سنت میں ۳۷ پر باب "عمامہ کے فضائل" میں یہ حدیث نقل ہوئی ہے۔ (پارہ ۱۰۰) رسول اللہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : عمامہ کے ساتھ دو رنگتیں ضرور عمامہ کی ۷۰ راکتوں
سے افضل ہیں۔ (سنن ابوداؤد، ابوشیبا، ترمذی، بیہقی، حاکم، ابویوسف)

ایک شبہ کا ازالہ :- اس حدیث کے متعلق علامہ طاہر غنی نے لکھا ہے "موضوع" (۱۰۰)۔
جس حدیث کے متعلق علامہ طاہر غنی نے موضوع کا حکم لکھا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"مدلولہ بحمدۃ تعدیل بحمد و عشرین۔" (تذکرہ علماء و مناقب ص ۱۵۵)

یعنی اس روایت میں ۲۵ نمازوں کا ذکر ہے۔ (ایک نماز چھ من سے ۲۵ نمازوں کا ثواب)
ہاں کہ فیضان سنت کی روایت میں "عمامہ کے ساتھ دو رنگتیں ضرور عمامہ کی ستر راکتوں سے افضل ہیں"
کے الفاظ ہیں۔ جب کہ موضوع کا حکم "مدلولہ بحمدۃ تعدیل بحمد و عشرین" کی روایت پر ہے تو نواہ
نواہ "فیضان سنت" کی روایت کو موضوع گننا زیادتی ہے۔

اعتراف :- فیضان سنت میں ہے۔ "عمامہ (سبز چٹائی) کے ساتھ نمازوں میں ہزار ٹکیوں
کے برابر ہے۔" (مضی علی شہباز) (ص ۱۷۳)

الجواب :- پہلے کی طرح "عمامہ" کے آگے قوموں میں "سبز چٹائی" گھڑ کر بدعتوں کا سرکھاپ کیا ہے۔ جبکہ
فیضان سنت میں ۷۳ پر یہ حدیث نقل ہوئی ہے۔

"عمامہ کے ساتھ نمازوں میں ہزار ٹکیوں کے برابر ہے۔" (ابن ماجہ میں اس)
یعنی مطلق عمامہ کا حکم ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ :- علامہ طاہر غنی فرماتے ہیں۔ "فہ زمانہ منہم و انہ لخاصہ ہو موضوع"
(تذکرہ علماء و مناقب ص ۱۵۹) (۲)۔

یعنی علامہ طاہر غنی نے اس حدیث کے راوی "ابن" پر متہم کیا اور کہا کہ
"ابن احمد" جس اس روایت کو موضوع کہا گیا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی "متہم" راوی ذیل حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔ "لہ
(تذکرہ ص ۱۷۳) (۱)۔

شہد یکدل و واحدیت ضعیف لا موضوع" (تذکرہ ص ۱۷۳) (۱)۔
یعنی جس راوی پر بصورت کی قصت نہ ہو تو اس کی روایت کر دو حدیث ضعیف تو ہو سکتی ہے مگر
موضوع نہیں ہوگی۔ "مدعیب تذکرہ البیروغرات" نے "ابن" راوی کو "متہم" کہا ہے۔ جبکہ
نہیں کہ اس لیے اس کی روایت ضعیف ہے اور ضعیف حدیث عبداللہ میں فضائل و افعال میں مقبول
(تذکرہ البیروغرات ص ۲۵۸) (۱)۔

الجواب :- یہ محبت کی باتیں ہیں، شک نہ ادا ملان اس کو کیا جاسے۔ اگر بیٹوں سے پوچھا جائے کہ
 تجھے مٹی کا دھول پھینکے، دیا دالٹھا چاہیے تو دو کے ٹکڑے کاٹتے اس کے جوڑوں کی گرد کاٹتی ہے۔ مجھے
 بہترین ذات سے بھی زیادہ عزیز اور میرے قبول کا ذرا لگے۔

حضرت امام مالک رحمہ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں چاندی پہ سوار ہو کر نہ چلتے اور فرماتے کہ
 مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ میں سواری کے چاندی سے اس لڑکی کو پائل کر دوں۔ جہاں اللہ کے
 رسول ﷺ حضور فرما ہیں۔ اور آپ نے یہ اس اہانت تک فرمایا جبکہ آپ نے نام شافی کو بہت سے گناہوں
 سے تہمت فرمائی تو انہوں نے عرض کی کہ ایک گھوڑا تو آپ اپنے پاس رکھ لیں۔ اس کے جواب میں مذکورہ
 قول فرمایا۔ (الثناء ص ۹۷ جلد ۱۸) (طبع لاہور)

علاوہ ازیں ص ۱۷۳ تا ۱۷۶ پر جتنی گفتگو "سورہ" کے متعلق کی گئی
 ہے۔ قبلہ دوری صاحب نے "شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ" کے رسالہ "تخف
 الاتماس" سے نقل کی ہے۔ اگر نقل نقل کر کے کی وجہ سے دوری صاحب کو طعن و تنقیح کا نشانہ بنایا
 ہے۔ تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے متعلق بھی ظلم کو حرکت دیں، انصاف کا تو یہی تقاضا ہے۔
 ہاں اس میں یہ رسالہ اللہ کے کالیج شدہ موجود ہے۔ مگر آج تک کسی حیدر عام دین سے اس پر تنقید نہیں
 کی ورنہ ای شیخ متفق علیہ ارحمہ پر طعن کیا ہے۔ پھر ماننے غیر مقلدین ان کے عدالت ہیں۔
 مولوی ابراہیم بیبر سیالکوٹی لکھتے ہیں :-

(کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے) مجھ صاحب (برائیم) کو ملے و فضل اور خدمت حدیث
 اور صاحب کلمات ظاہری و باطنی آواز کی وجہ سے حسن عقیدت ہے۔ (مدنی ج ۱ ص ۲۰۸)
 بیبر سیالکوٹی عبدالحق محدث دہلوی سے کہتا ہے :-

"شیخ عبدالحق محدث دہلوی (وہ ہیں) انہوں نے اس ملک (ہندوستان) میں محدث دہلوی
 کے علوم کو نام کیا۔ ارفع" (الحام ص ۱۱ ج ۱ ص ۱۱۱)

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد لکھتا ہے :-

سب سے پہلے شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۲۵۰ھ) اہم ہند میں حدیث لائے ہیں اور
 انہوں نے ہر طرح سے اس کے فضائل کو ہند پر نام کیا۔ ارفع

(الطی ذکر اصحاب اللہ ص ۱۰۰ طبع لدھی کاپور ۱۲۸۵ھ)

اعتراض :- لیکن مولانا دین درویش عہدوں کے تحت لکھتا ہے۔

"۱۶۳۔ تیز سے سر کو چھنم کی آگ نہیں چھو سکتی"

ایساں دوری صاحب کا دعویٰ ہے کہ میرے سر اور ہاتھوں کو چھنم کی آگ نہیں چھو سکتے
 کی۔ کیوں نہ چھو سکتے؟ سنئے سکتے ہیں :-

"میں کراچی کے شاعر کھانا اور میں واقع حضرت سیدنا محمد شاہ قادری رحمہ اللہ البدری کے مزار
 شریف سے ملحقہ سیدنا چچا دارالصحف شراذہ انحضرت حضور مطلقاً اقامت دہ کے حبرک
 ہند شریف سر پر سیاہ نماز پھر پڑھا کرنا تھا۔ الحمد للہ ایک دینی کامل کا شامہ شریف برآمد
 ہاتھوں اور مرمت میں ہوا ہے۔ انشاء اللہ میرے ہاتھوں اور سر کو چھنم کی آگ نہیں چھو سکتے گی۔"
 (مجلسی مجلسی مشن لاہور ص ۱۷۰)

الجواب نمبر ۱ :- دوری صاحب نے دعویٰ نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی ذات کے
 ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے یہ بات کہی ہے۔ جیسا کہ الفاظ "انشاء اللہ" سے روز روشن کی طرح
 عیاں ہے۔

نمبر ۲ :- بطور جزو حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے مبارک کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی
 آنکھوں پر رکھنے سے توانی کالوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے توجہ و رامت اور انشاء اللہ کے مستقل پیرزوں
 کو پیش کی وجہ سے اگر وہ کائنات آپ ہندوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ فرمادے تو اس میں کوئی
 استحالہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے مدد کریم و رحیم ہے۔

حضور ﷺ کی تعلیم شریف اور دعوت اسلامی

○ حضرت امین بن عثمان کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں دوپہانے
 اطمینان کمال کر دیا کہ جن میں سے ہر ایک میں ہندو کے دو ۱۱ تھے۔ اس کے بعد حضرت اہلب
 مانی نے روایت انس سے یہ روایت کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے حسین شریف ہیں۔

(تجلی حادی ابیہ کہ کہ سیدہ زینب علیہا السلام)

○ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخص تھے جو وہ کے تھے۔

(فتح لدھی ص ۱۲ طبع کراچی)

آپ ﷺ کا فضل شریف ایک واقعہ ۱۱ انگلی لیا تھا۔ تیس کے پاس سے سات انگلی چوڑا
 اور دونوں ہاتھوں کے درمیان چبھ کر سے ڈانٹنا ناسلہ ہوا تھا۔

(جمعی لیل و نذر از سید احمد حسن لدھی ص ۱۲ طبع کراچی (۱۲۸۵ھ))

○ قبلہ مطلق صاحب نے ۱۲۵۰ھ کو انتقال فرمایا۔ ایک عظیم الشان واقعہ سے مطابقت آپ کے ہاتھ و دستوں میں ۲۵
 لاکھ افراد نے شرکت کی۔ (تذکرہ مشرق دور پر حصہ ۱ ص ۵۲۵ طبع لاہور ۱۲۸۵ھ)

نظر بد اور جانبدار سے نجات : ان کی برکت میں سے یہ کہ نکرہ دار چاہو ان سے آدمی لان میں رہتا ہے۔ جیسا کہ امام شرف الدین طہطاوی نے فرمایا ہے۔

زیارت رسول ﷺ کا وسیلہ :

اس بخش پاک کو پڑھنا اپنے پاس رکھنے والے کے لیے بہت اچھا ہے۔ ان کے بیان فرمایا کہ اس کو قول تمام حاصل ہوتا ہے اور جاننا اس کا ثبوت اور قائل ہونا چاہتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کے حال کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوگی یا پھر وہ کھندہ خضر آگیا نہ شری سے مستفید ہوگا۔

○ امام بن النہد کی فرماتے ہیں :- کہ

" یہ بڑبڑات ہے۔ یہ بخش پاک جس گھر میں ہو وہ بٹنے سے محفوظ رہے گا، جس مال میں ہو وہاں پوری فیس ہو سکتی۔ جس کشتی میں ہو وہ کشتی غرق نہ ہوگی۔ جس قافلہ میں ہو وہ قافلہ ٹٹنے نہ پڑے اور یہ سب نبی اکرم ﷺ کی رحمت اور شرف کے عطیہ ہے۔

(فتح الدول فی مدینہ منورہ ص ۲۲۴ تا ۲۳۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

○ مولانا محمد زکریا سہارنپوری علیہ السلام غفرلہ عنہما نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے تمام ساتھیوں سے کہا کہ میں نے بار بار تجربہ کئے ہیں۔ حضور ﷺ کی زیارت محبوب ہوتی ہے۔ غلاموں سے محبت حاصل ہوتی ہے۔ ہر لعین بنی میسر ہوتی ہے۔ غرض ہر مقصد میں اس کے توسل سے کامیابی ہوتی ہے۔

(نور مرآت فی مناقب ائمہ اربعہ ص ۱۱۱)

اعتراض :- لانا کہ میں جب نبی ﷺ کے لوگوں کو دیکھتا ہوں تو ان کی اہمیت دیکھتا ہوں تو انہوں نے آپ پر اس قدر بھروسہ کیا کہ آپ کی حقیقی جوتی بھی ان سے لاپاب بھر گئی۔ آقا کو پتھروں کے تگ سے آنے والے زخموں کی شدید تکلیف بھی ہوئی لیکن (حقیقی) بڑا ہونا کے باوجود کچھ بھی تحفظات ہوں غرض آپ کے نہ آپ کے ساتھ کے نبی ﷺ کے ہوتے کے متعلق ایسے عقائد ہوتے جیسے اس فرقہ کے ہیں۔

(بعضی علمی مشقیں ص ۱۹۰)

الجواب :- مخالف کے عقار پر جب حضور ﷺ تشریف لے گئے تو اس وقت آپ کے سر اقدس پر موی مبارک بھی تھے۔ ابھی کہ حضرت خالد بن ولید قرظی غزوہ بدر میں نبی ﷺ کی ٹوٹی ہوئی جگہ پر موک میں تم ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں تلاش کرتے کرتے آخر کار مل گئی۔ لوگوں نے ان سے سبب پوچھا تو فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے عمر واد فرمایا۔ جب آپ نے مبارک مہر ملا تو وہ آپ کے موی مبارک پٹنے کو روک دیا۔ میں نے انکی پیشانی مبارک کے بال لے کر اس کو لپی

میں رکھ لیے، جس لڑائی میں یہ لپی میرے پاس رہی، مجھے فتح نصیب ہوتی رہی۔ (اصول اردو)

تاکہ ... علامہ ابن اخیر جزری (م ۶۳۰ھ) فرماتے ہیں :-

ان کی ایک ٹوٹی ٹی جس کو بچا کر جنگ کرتے تھے رسول خدا ﷺ کا ایک موی مبارک تھا اس کی رحمت سے فلاح ملتا تھا۔ اور ہمیشہ زندہ رہتے تھے۔ میں نے انٹرنیشنل میں علی الحسن بن علی عبداللہ خزرجی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن عثمان بن ابی شیبہ سے سنا ہے کہ ہم سے سر عثمان بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ہشتم نے سید الخدیجہ بن جعفر سے انمول نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید نے بیان کیا کہ میں ایک عمرہ میں رسول خدا ﷺ کے ہر وقت آپ کے بال ملے ہوتے تھے۔ لوگ ان بالوں کو روز روز کر پینے لگے۔ میں بھی گیا اور میں نے پیشانی کے بال لے لیے اور ایک ٹوٹی میں لے لی۔ اس ٹوٹی کے آگے والے حصے میں میں نے ان بالوں کو رکھ لیا، میں ہم میں اس ٹوٹی کو پستیا ہوں وہ ہم سے بڑھتی ہے۔

(اہم نقل) الحسن بن علی بن اخیر جزری، اسحاق بن علی بن جعفر، (اردو ترجمہ) مولوی عبدالغفور صاحبی

(اصول اردو ص ۱۲۳ جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)

بعض دفعہ فقہ دینے والی چیز قطع نہیں دیتی تو اس میں وہ بات نکالت کی کوئی صحت و حکمت پر مشدہ ہوتی ہے۔ مگر اس سے فقہ دینے والی چیز کے نفع کا انکار کرنا ہمارا کام ہے۔

اعتراض :- لیکن بعض دین و دنیا کے متوالان کے تحت غفلت ہے۔

"مجھے بھی خبر نکالت مل گئے"

" اچھا اللہ اے ایوب اندلسی کے وہ وقت کہ وہ (گھر) کا ایک چتر مبارک حاصل ہو گیا اور اللہ عزوجل کے کردار کو دیکھ کر اس کا بڑا گمراہ ہو گیا۔ وہ مبارک کو گھر سے باہر لے گیا اور وہ بھی مبارک کو حاصل ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ عزوجل پاکستان میں زیارت ہو گئی ہے۔" (بعضی علمی مشقیں ص ۱۹۵)

الجواب :- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کے منبر خریف کے اس مقام پر جہاں حضور ﷺ تشریف فرما ہوتے تھے۔ وہاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنا ہاتھ رکھتے پھر اس کو چھو رہے تھے۔ (فتاویٰ الزماریہ ص ۱۷۱ جلد دوم شعبہ ۱۱۱)

چھو رہے تھے۔

مذہب کا پیرو ہے مگر وہی ہے کہ وہ کبھی نہیں کہہ گا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اگلے بال سے دو ٹکڑے کر لکھ کر تواتر میں سے لگ جاتے تھے۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ تم اسے کھاتے نہیں؟ فرمایا میں اسے ہرگز کھاتے کے لیے قیور نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے چھوا ہے۔ (بخاری ص ۷۳ جلد دوم طبع لاہور)

قاضی عیاض (رحمہ اللہ) نے فرماتے ہیں:-

حضور مایہ السلام کی عظمت یا احترام میں سے یہ بھی ہے کہ جو چیز کسی آپ سے منسوب ہو اس کی عزت و اہمیت کی جائے آپ کی حالتی مقدسہ، مقامات مستقرہ، مکان، مکرمہ، عیدین منورہ اور دیگر مکاتبات منسوبہ اور ہر وہ چیز جس کو آپ نے کبھی چھوا ہو یا جو آپ کے ساتھ مشہور ہو گئی ہو ان سب کی عظمت و توقیر کر:- (۱) علی طرح لازم ہے جس طرح آپ کی واجب ہے۔

اگرچہ حدیث کے بعد حضرت ابوب الصادری رضی اللہ عنہ کے مکان پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ قیام فرمایا۔ وہ بعض روز ان میں کچھ اور سات ماہ بھی آتا ہے۔

(بیرونی مسلم از محمد بن علی ص ۱۰۶ جلد دوم، ابوالغاز ص ۱۶۹)

چونکہ حضرت ابوب الصادری رضی اللہ عنہ کے مکان اور سبز گنبد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہے اس لیے ممتاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہاں کے چار دروازے قبل تقسیم و توقیر ہیں۔ جیسا کہ مذکور بالا دونوں واقعات سے ظاہر رہا ہے کہ صحابہ کرام ہر اس چیز کی تقسیم و توقیر کرتے جس کو آپ سے نسبت تھی یا کبھی آپ نے اس کو چھوا تھا۔

ایک ایمان افروز واقعہ:-

ابو عبدالرحمن مسلم، احمد بن حنبلہ و زائد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوات (جہاد) میں (معروف) تھے اور لڑتے رہتے تھے کہ میں نے اس مکان کو کبھی بغیر وضو نہیں چھوا، جب سے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں لیا۔ (بخاری ص ۷۳ جلد دوم طبع لاہور)

ابو سعید خدری (رحمہ اللہ) نے فرماتے ہیں:-

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم و توقیر یہ بھی ہے کہ ہر وہ چیز جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تقسیم ہوئی ہو یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے تقسیم ہو یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے چھوئی ہو یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی معرفت کر لی ہو۔ ان سب کی تقسیم و توقیر ہر مسلمان کے لیے لازم و ضروری ہے۔

اعتراض:- ... اور بعض شریعت کے حکم اور سنو سے ان (دعوت اسلامی) کو کوئی سزاوار

نہیں۔ اصول نے ہر چھوئے ہوئے کو ہم جنت اور جہنم کی اس آگاہی میں کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر دی ہے کہ سزاواروں مسلمان یا تم لیکن صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم سے تحول کرنا ایمانی باتوں پر کھو جاتا ہے۔ ان لوگوں نے جنت میں چھوے ہوئے کو کبھی نہیں چھوئے بلکہ فرمایا:-

○ جو آدمی ایک دن کھانا کھا کر کہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان میں شرف میں داخل کرے گا جس کی مسافت آج کل دہشت کے ذیل سے بھی زیادہ ہوگی۔ (طبیعی یعنی نہیں۔ ص ۱۰۵)

الجواب:- یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"وَمَنْ أَعْتَمَدَ بَنُو نَا الْإِيمَانَةَ وَبَعَثَ اللَّهُ حُفْلًا اللَّهُ تَبَتُهُ وَتَبَتِ الْبَنَاتُ لِنَفْسِ حَتَانِ الْعَدُوِّ مَنَابِلِ الْخَافِئِينَ۔" (بیرونی فی الترمذی ص ۱۰۲ جلد ۸) (ترجمہ ص ۱۰۶، ۱۰۷ جلد ۲) (عالم) "اسلامی تعلیم" یا پنجویں صحت، صحیح بخاری، ص ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴،

وقرۃ للہدیین والیہدیین فی الشغب و من حدیثہ فی سبکۃ الخرجۃ الصغیر فی الکبیر۔

(التعقیبات ص ۲۰ - ملخصہ اعلیٰ ص ۱۱۱)

اعتراض :- عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا حرام و یا توہم کی اصل ہے۔ (یعنی یعنی ملتوی ص ۱۱۱)
 الجواب :- یہ حضور اکرم ﷺ کا رشتہ گراں ہے جس کی تائید مندرجہ ذیل احادیث سے ہوتی ہے۔

- ۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا :- پانچ چیزیں عبادت میں سے ہیں۔ (۱) ستم کھانا (۲) مہر میں ڈھلانا (۳) کہہ کر توکینا (۴) مصحف (قرآن کریم) کو توکینا (۵) عالم کا چہرہ دیکھنا۔ (روا فی منوال فردوس)

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : "النظر فی البحر عبادة والنظر فی العلم عبادة والنظر فی

الکعبة عبادة والنظر فی وجہ الانبیاء عبادة۔" لیخ

(فیض القدیر شرح جامع الصغیر اعلامہ مناری ص ۲۵۰ جلد ۵ طبع بیروت)

یعنی دور سے دیکھنا عبادت ہے : سمندر کو ، عالم کو ، کعبہ کو اور والدین کے چہرہ کو۔

اعتراض :- یہ قادی صاحب کہتے ہیں :-

"عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا ان کی راہ میں بڑا گھوڑے دینے سے افضل ہے۔ اور عالم کو سلام کرنا سارے دنیا میں بڑا رسالہ کی عبادت سے بہتر ہے۔" (یعنی یعنی شفیق ص ۱۹۹)

الجواب :- جب عالم کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا رشتہ گراں ہے۔ (روا فی منوال فردوس ص ۲۵۰ جلد ۵) تو عبادت پر دیکھنا کائنات اگر اہم "باب" کا اکھڑا کرنا ہے تو ایسے ہندوں کو جس قدر چاہے قواب غنہ فرما دے۔ وہ عجب مطلق غور معنی ہے۔ یہ قادی صاحب کا قول نہیں ہے بلکہ حضور پر نور صید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت میں ہے : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : عالم کے چہرے پر نگاہ ڈالنا ان کی راہ میں بڑا گھوڑے دینے سے افضل ہے۔ اور عالم کو سلام کرنا ہمارے حق میں بڑا گھوڑے کی عبادت سے بہتر ہے۔

علامہ ابن عبد البر ائمہ (م ۵۱۰ھ) علم و طہارت کی فضیلت کی احادیث و روایات کے کچھ لکھتے ہیں : فتاویٰ اہل اہل کی حدیثیں ، محدثین نے بغیر کچھ شری روایات کیا ہیں۔ اور احادیث و اعمال کی طرح جن کی حیثیت اختیار نہیں کی ہے۔ (جامع بین الصغیر و کبیر ص ۵۵ ج ۱ اور ص ۵۶)

یہ فرماتے ہیں : احکام حلال و حرام کی طرح فتاویٰ اہل کی روایتوں میں امتداد کی چھان بین

نہیں کی جاتی۔ لیخ (جامع بین الصغیر و کبیر ص ۵۵ ج ۱ اور ص ۵۶)

اعتراض :- یہ قادی صاحب کہتے ہیں : جس نے عالم کی زیارت کی اس نے دنیا کی زیارت کی اور جس نے دنیا کی زیارت کی اس نے دوزخ کی زیارت کی اور جس نے دوزخ کی زیارت کی اس نے جہنم کی زیارت کی۔ (یعنی یعنی شفیق ص ۱۹۹)

الجواب :- یہ قادی صاحب کا قول نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کا فرمانا مالک ہے۔ اور مندرجہ ذیل

احادیث اس کی تائید ہیں۔ "من استقبل النعماء فقد استقبلت حسن زوار العلماء فقد زارہم ومن جلس العلماء فقد جلسہم ومن خانہمسی فکانتہ جالسہم"۔ (ترمذی ص ۵۰ جلد ۱۰ بیروت) یعنی جس نے علماء کا استقبال کیا ہے اللہ اس نے میرا استقبال کیا۔ اور جس نے علماء کی زیارت کی ہے اللہ اس نے میری زیارت کی اور میری زیارت کی ہے اللہ اس نے میرا استقبال کیا ہے۔ (ترمذی ص ۵۰ جلد ۱۰ بیروت)

اور جس نے میری صحبت اختیار کی ہے اللہ اس نے میرا استقبال کیا ہے۔ (ترمذی ص ۵۰ جلد ۱۰ بیروت) یعنی ملائی صحبت عبادت ہے۔ (اس لیے یہ حدیث تعریف ہے۔ اور شریف محدث احمد شمس لسانی اعمال میں مقبول ہے۔) (ترمذی ص ۵۰ جلد ۱۰، ترمذی ص ۵۰ جلد ۱۰)

اعتراض :- قادی صاحب کہتے ہیں : عالم سے معافی کر دینا عبادت ہے۔ معافی کرنا ہے۔ (یعنی یعنی شفیق ص ۱۹۹)

الجواب :- یہ قادی صاحب کا قول نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گراں ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا : جس نے عالم کی زیارت کی تو میں نے میری زیارت کی اور جس نے عالم سے معافی کرنا کیا تو میں نے اللہ سے معافی کرنا کیا۔ جس نے عالم کی صحبت اختیار کی اس نے میری صحبت اختیار کی اور جس نے دنیا میں میری صحبت اختیار کی اللہ اس کو قیامت کے روز جنت میں میرا ہم نشین بنائے گا۔ (ترمذی ص ۱۲۰ جلد ۱۰) یعنی اگر آپ ﷺ کے ساتھ اللہ سرمدی م ۳۵۰ھ) مندرجہ ذیل احادیث اس کی تائید ہیں۔

۱۔ "اكرموا علماء ظہم و رثۃ الایاء من کرمہم فقد اکرمہم اللہ و رسولہ" (عن علیہ)

(ترمذی ص ۱۲۰ جلد ۱۰) یعنی علماء کی توقیر کرو ، آپ ﷺ کے ائمہ و ائمہ کے وارث ہیں۔ جس نے ان کی توقیر کی ہے اللہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کی عزت و توقیر کی۔

یہ اور عبادت کا درجہ اہم ہے۔

○ "اصل ماہنامہ عنی عیدہ و کتب اللہ علی منہ" (عن الن)

(کنز العمال ص ۱۵۶ جلد ۱ صفحہ ۱۵۶)

مذہب عالم کی فضیلت غیر عالم پر اس طرح ہے جس طرح دنیا کرم کی فضیلت اپنی امت پر ہے۔

○ "من مقلد من مقلد سبطی ومن زور لملحد فقد راون ومن جلس لملحد فقد جلس

ومن جلس لملحد فقد جلس" (کنز العمال ص ۱۵۶ جلد ۱ صفحہ ۱۵۶)

اس لیے یہ حدیث ضعیف تو ہو سکتی ہے مگر اس میں ہرگز اور ضعیف حدیث شریعت میں اعمال

والہ کل میں مقبول ہے۔ (کنز العمال ص ۱۵۶ جلد ۱)

اعتراض :- قادیانی صاحب کہتے ہیں۔ سب کوئی طالب علم کسی گاؤں میں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ

وہاں کے قبرستان میں سے چالیس دن کے لیے مذایہ قبر اٹھا لیتا ہے۔ (یعنی مٹی مٹی لے لیتا)۔ ص ۱۱۶

الجواب :- یہ قادیانی صاحب کا قول نہیں بلکہ قرآن رسول مقبول ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب

کوئی طالب علم دین کسی گاؤں سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہاں کے قبرستان میں سے چالیس دن کے لیے

مذایہ قبر اٹھا لیتا ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۵۶ جلد ۱ صفحہ ۱۵۶)

اعتراض :- اگر کوئی مسلمان اپنے اسلامی بھائی سے ملے جائے اور اسلامی بھائی کو راول تعظیم میں سے

لیے لے جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔ (صحیح مسلم ص ۱۱۶ جلد ۱)

الجواب :- یہ قادیانی صاحب کا قول نہیں بلکہ قرآن ہی ہے۔ "حضرت سلمان فارسی سے روایت

فرماتے ہیں اس سرکار علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ایک بچے سے ایک لکڑی

دیکھتے تھے۔ آپ نے اس کو پھرے آگے ڈال دیا اور فرمایا اسے مسلمان اگر کوئی مسلمان اپنے بھائی سے

ملنے جائے اور دوزخ میں سے لے کر جہنم میں لے کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔

(متحدک الامم ص ۱۵۶ جلد ۱)

(ق) :- مغفرت سے مراد یہ کہ اگر کوئی مسلمان بھائی سے ملے اور دوزخ میں سے لے کر جہنم میں لے کرے

تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔ (متحدک الامم ص ۱۵۶ جلد ۱)

اعتراض :- قادیانی صاحب کہتے ہیں۔ "مذہبہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس میں

فرشتوں کی تعجب کرتی ہیں۔ جن میں ہر ایک صف و سطر پڑھتا ہے۔" (صحیح مسلم ص ۱۱۶ جلد ۱)

(یعنی یعنی مٹی)۔ ص ۱۱۶

الجواب :- یہ قادیانی صاحب کا قول نہیں بلکہ قرآن ہی ہے۔ "مذہبہ جب نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس میں

فرشتوں کی تعجب کرتی ہیں۔ جن میں ہر ایک صف و سطر پڑھتا ہے۔" (صحیح مسلم ص ۱۱۶ جلد ۱)

سید من اللہ ان کل صف منہ عشرۃ آلاف و مائۃ اللہ بہ مدۃ الف سنک

(احیاء علوم الدین و جامع القرآن ص ۱۵۶ جلد ۱ صفحہ ۱۵۶)

ترجمہ :- ہر صف میں صد و سو بار پڑھتا ہے تو اس سے اس میں ہر ایک صف و سطر پڑھتا ہے۔

ہر ایک صف و سطر پڑھتا ہے تو اس سے اس میں ہر ایک صف و سطر پڑھتا ہے۔

اعتراض :- قادیانی صاحب کہتے ہیں :-

(۱) اللہ عزوجل نے جہنم میں ایک فرشتہ الجبال مقرر کیا ہے۔ اس کے اندر چار ہزار فرشتے

رہتے ہیں۔ ہر وقت پورے ہزار بار پڑھتا ہے۔ اس کے لیے جس چار ہزار فرشتے کی نماز بقا صحت پڑھتے

(۲) نماز چاشت کی ایک رکعت کے بدلے ایک لاکھ پچاس لکھ پڑھتا ہے۔

(۳) جب کوئی نماز مغرب کے بعد بت چیت سے پہلے چھ رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال

کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

(۴) جو شخص جہنم کے دن سے ملے اور خود بخود کہتا ہے کہ میں نے ستر ہزار سلام پڑھائے۔ تو وہ اس

نے ہزار و پندرہ سو بار پڑھائے۔ اور اگر چالیس ہزار پڑھائے۔ (یعنی یعنی مٹی)۔ ص ۱۱۶ جلد ۱

الجواب نمبر ۱ :- یہ قادیانی صاحب کے اقوال نہیں پس یہی مضمون ﷺ کے ارشادات گرامی ہیں۔

جن کو صاحب جزیرہ الجبال نے نقل فرمایا ہے۔

خلا :- علامہ ابن عبد البر اندلسی (م ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں :- احکام و اعمال کی طرح فضائل

و اعمال کی روایتوں میں ایسا کہ چھان بین نہیں کیا جاتی۔ (یعنی یعنی مٹی)۔ ص ۱۱۶ جلد ۱

الجواب نمبر ۲ :- زمرہ حدیث احادیث میں ایک اہل کرم نے پورے جواب کا وہ وہ ذکر فرمایا ہے۔

اور اگر صحیح و حسن احادیث میں جواب نہ ہو تو وہ ضرور حاصل ہوگا۔ اس لیے ان روایات پر عمل کرنا

لاکھ سے زائد نہیں۔ جیسے کہ فضائل صفت میں درج ہے۔

الجواب نمبر ۳ :- درج ذیل روایات کو خود سے پڑھیں۔ جن کو شیخ عبد القادر گیلانی (م ۷۹۰ھ) نے

نقل فرمایا ہے۔ "لایا لکھ لکھ" میں نقل کیا ہے۔

در اصل کئی فراموش اور غلطی ہو کر حرکت دینا کہ جو صوفی کے معانی کیا کرتے ہیں کہ

در اصل کئی فراموش اور غلطی ہو کر حرکت دینا کہ جو صوفی کے معانی کیا کرتے ہیں کہ

آپ کے حقائق مولوی احمد درانی غیر متکلف لکھ رہے۔ "نام البائین" تعداد المرفین، شیخ عبدالقادر اسلمہ کی ایک مایہ ناز شخصیت ہیں۔ قسم الترتیب خطی مالمہ و اعظم اور بلدیہ بایں محدث ہوئے کے ساتھ ولایت کے نہایت اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ اے

(ترجمہ بائین، ترجمہ مولوی احمد درانی، ص ۱۱، طبع ۱۳۳۵ھ)

اور حدیث قدسی ہے۔ دہ بکانات جلا جلالہ اور شاد فرماتا ہے۔

"میں، عباد لہی ولینا فقد اذنتہا ہاں حریب"

جس نے میرے ولی سے عداوت کی میرا اس سے اعلان جنگ ہے۔

(حدائق جلد ۱۱، ص ۹۶۳، مکتوبہ قبائی، کتاب الدعوات ص ۱۹۷، طبع ۱۳۵۸ھ)

○ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی نماز پر اجماع کی بارہ رکعتیں پڑھے۔ اور

ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور آیت انگریزی ایک دفعہ اور تین دفعہ "تسبیح الحمد" پڑھے تو ہر ایک آسمان اس وقت ستر فرشتے مائل ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں سفید کاغذ اور نور کی قلمیں ہوتی ہیں۔ اور وہ اس کی نیکیاں لکھتے ہیں۔ اور صور بھونکنے لگتے ہیں۔ اور جب قیامت کا دن آئے گا تو فرشتے اس کی قبر پر اتریں گے اور ان کے پاس بہشت کے لباس اور نئے ہون گے۔ اور کہیں گے کہ اسے قبر کے صاحب! اے اللہ تعالیٰ تم کو عفو دے گا کہ اب اللہ کرکڑے ہو جائے۔ تم ان لوگوں میں شمار ہو گئے جن کو خدا نے عذاب سے اسکاں شاکر کر دیا ہے۔ (حدیث البائین ص ۵۵، طبع ۱۳۳۵ھ)

○ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی بدعت کے ساتھ صبح کی نماز پڑھے تو اس کو میرا درجہ اور مقبول عمرے کا ثواب ملے گا۔ اور اگر کوئی آدمی عصر کی نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کرے تو اس کو ویسے ہی جیوں نمازوں کا ثواب ملے گا جو باجماعت ادا کی جاتی ہیں اور جنت میں اس کے ستر درجے عطا کیے جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی آدمی جماعت کے ساتھ عصر کی نماز پڑھے اور آخرت قرباب ہوئے تھے اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہے۔ تو وہ ویسا ہے کہ گویا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک آدمی کو آدلو کیا۔ اور اس کے ساتھ بارہ ہزار روپے اور بھی آزار کرتا ہے۔ اور اگر کوئی مغرب کی نماز کو جماعت میں شامل ہو کر پڑھے تو اس کو اس قدر ثواب ملے گا کہ گویا اس نے بیچیں ملایں جماعت کے ساتھ پڑھی ہیں۔ اور جس قدر دن میں اس کے ستر درجے عطا کیے جاتے ہیں۔ اور جو آدمی عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا ہے۔ تو ایسا ہوتا ہے کہ جیسے کوئی عیب توہر کی رات میں تمام رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ (حدیث البائین ص ۵۵۹، طبع ۱۳۳۵ھ)

کیا یہ کمپیوٹر انڈیا عبادتوں کا تصور ہے یا کہ نہیں؟ جواب دیں۔

اعتراف: - تہذیبی صاحب لکھتے ہیں:-

"جو شخص کسی کو تنہا پیسے قرض دے گا۔ قیامت کے روز اس

کو تین پیسوں کے عوض سات سو پانچاقت ملا دیں قرض خواہ کو دینی پڑے گی۔"

(یعنی یعنی سنیں۔ ص ۱۱۵)

الجواب: - یہ بات مشہور خطی مالمہ و اعظم اور بلدیہ بایں محدث ہوئے کے لکھی ہے۔

"الصلوة لا وضاء الحضور لا تقيد بل يصلی بقرآن

لم یغن خصمه أخذ حسن حسنة جاء أمة بوز خذلانی

ثواب سبعة صلاة بالجماعة"

(در فتوح دی ص ۲۹۰-۲۹۱، جلد اول طبع مصر)

○ علامہ شامی حنفی (م ۱۲۲۰ھ) "ثواب سبع مائة صلاة بالجماعة"

کے تحت لکھتے ہیں:-

"اس من ثلث لعل لان الجماعة فيها والذي في المراءب من

الغفیری سبع مائة صلاة مقبولة ولم يغفل بالجماعة قال: شراح المراءب ما حصه

هذا لا ينافي ان الله تعالى يعفو عن الظالم و يسلحه الحق رحمتہ بل ملحاضاً"

(شامی ص ۴۰۵، ہدایت طبع مصر)

چونکہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب حنفی ہیں۔ اس لیے انہوں نے یہ

مسئلہ فیضان سنت میں تحریر فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگوں کا پسندیدہ اور مشہور زمانہ

درود شریف

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

پیرایہ علمی و تحقیقی مکتبہ

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

----- نے فرمایا -----

علامة اهل السنة كثرة الصلوة على

رسول الله ﷺ

حضور اکرم ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا
اہل سنت کی نشانی ہے۔

(القول المہدیٰ از امام بخاری (م ۹۰۲ھ) صفحہ ۵۲)

ضلع سیالکوٹ

مولانا محمد شریف محدث کو نبوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :

قرآن حکیم میں مطلق درود شریف پڑھنے کا حکم ہوا ہے۔ احادیث شریفہ میں بھی مطلق درود پڑھنے کی فضیلت آئی ہے۔ اس لیے درود شریف کا کوئی بھی سینہ اور سب کے پڑھنے والا فضیلت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بعض سینے بہت ماثور ہونے یا سبب احسن ہونے کے ایک دوسرے سے افضل ہوں۔ جس طرح قرآن کریم کی بعض آیات یہ نسبت بعض کے ثواب میں افضل ہیں، لیکن مطلق فضیلت میں سب یکساں ہیں۔

اگر یہ بات ہوتی کہ جو درود شریف جناب رسول کریم ﷺ نے تعلیم فرمایا ہے۔ اس کے سوا کسی دوسرے درود شریف کے پڑھنے میں فضیلت نہیں تو صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین علیہم الرحمۃ ہرگز درود نئے الفاظ اور نئی عبارت میں نہ پڑھتے اور نہ ہی لکھتے۔ حالانکہ مولانا کرام سے درود شریف کے نئے الفاظ صحیح مروی ہیں، جو حضور ﷺ کے الفاظ میں ہیں۔ اسی طرح تابعین و تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین سے بھی ایسے درود مروی ہیں جن کے الفاظ رسول کریم ﷺ سے ثابت نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف کوئی بھی پڑھا جائے، فضیلت ضرور ہے۔

حافظ سقاری قلی البدیع میں حافظ ابن سعدی لمیۃ الرحمۃ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی کیفیت میں بہت سی حدیثیں

آئی ہیں اور صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ یہ بات منہم میں پر وقوف نہیں، جس شخص کو اللہ تعالیٰ قوت دے گا وہ عطا فرمائے، اور وہ الفاظ ائمہ کے ساتھ درود شریف کو ادا کرے اور ایسے الفاظ کہ جس سے حضور ﷺ کا کمال شرف اور آپ کی عظمت و حرمت ظاہر ہو تو یہ جائز ہے، اور جو زمین کی دلیں توں ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہے کہ انہوں نے فرمایا تم اپنے نبی ﷺ پر حسین درود پڑھا کرو۔ تم نہیں جانتے شاید یہی درود آنحضرت ﷺ پر پیش کیا جائے۔

(معادۃ الدین الزمادہ ج ۱ ص ۳۷۰)

محدثین و فقہاء علیہم الرحمۃ کو دیکھتے کہ وہ اپنی کتابوں میں حضور ﷺ کے صحابہ کے ساتھ ﷺ یا علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کوئی مختصر درود شریف لکھتے ہیں، حالانکہ یہ لفظ بھی رسول کریم ﷺ سے ماثور نہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ علمائے ائمہ کا اس بات پر اصرار ہے کہ درود شریف کے بارہ میں وسعت ہے۔ جو لفظ بھی ہو فضیلت سے خالی نہیں۔ اور ہر لفظ میں قرآن شریف کے حکم کی تعمیل ہے۔ قرآن کریم میں کسی خاص درود پڑھنے کی ہدایت قسم نہیں۔ مطلق حکم ہے درود پڑھو۔ اب درود پڑھنے والا جس سینے کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کرے گا۔ جائز ہوگا۔

بلکہ قرآن شریف میں درود اور سلام کا ذکر ہے اس لیے "

صلى الله عليه يا رسول الله وسلم عليك يا صاحب الله" پڑھنے سے یا "الصلوة والسلام عليك يا رسول الله" پڑھنے سے دونوں امرایں کی تعمیل ہو جاتی ہے۔ درود بھی اور سلام بھی۔ لیکن نماز والا درود شریف پڑھنے سے درود کی تعمیل تو ہوگی لیکن سلام رو گیا۔ سلام کے حکم کی تعمیل نہ ہوئی۔ اس لیے نماز والا درود شریف نماز میں پڑھنا افضل ہے، کیونکہ نماز میں پہلے سلام پڑھ لیا جاتا ہے۔ یعنی

المسلم علیک ایہذا النبیؐ فجر یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ وہ دونوں حضورؐ کی تمیز نمازیں ہو جاتی ہے۔

دعا یہ بات کہ اس درود شریف میں خطاب ہے اور حضور ﷺ کو سرفہریدہ ہے۔ خطاب کرنا درست نہیں۔ اس لیے درود شریف (الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ) بھی درست نہیں۔

بے شک اس میں خطاب ہے لیکن یہ کن کہ حضور ﷺ کو خطاب درست نہیں۔ کی نہیں ہے۔ کیونکہ جناب رسول کریم ﷺ کے ذات میں صحابہ کرام اپنا اپنا گناہیں میں گھروں میں شہروں میں نمازیں پڑھتے تھے۔ اور سب کے سب اہلیات میں بصرہ خطاب "السلام علیک ایہذا النبیؐ" ہی پڑھتے تھے۔ حالانکہ سب کے سامنے رسول اللہ ﷺ نہیں ہوتے تھے۔ اور یہ خطاب سرور عالم ﷺ نے خود سکھایا اور اس تاکید سے سکھایا جس طرح آپ قرآن شریف سکھاتے تھے۔ لیکن کسی صحابی نے حضور ﷺ کے سامنے یہ عذر پیش نہیں کیا کہ حضور جب ہم آپ کے ساتھ جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ تو آپ ہمارے سامنے ہوتے ہیں۔ لیکن جب ہم سنن یا فرائض گھراں میں پڑھتے ہیں۔ سفر میں نماز کا وقت آجاتا ہے یا کسی دوسرے ضروری جگہ میں نماز پڑھتے ہیں تو اس وقت آپ ہوتے سامنے موجود نہیں ہوتے۔ بلکہ ہم آپ کو ہمراہ خطاب "السلام علیک ایہذا النبیؐ" میں طرح پڑھیں کیونکہ سچا کرام جانتے تھے کہ حضور ﷺ کو ہمارا سلام پڑھنا ہے۔ بذریعہ فرشتوں کے یا خدا کے بندویش سے۔ اور یہ خطاب صرف آپ کے زمانہ میں تھا۔ بلکہ بعد وصال آنحضرت ﷺ کی امت میں اسی طرح مروج رہا اور اس اتالیقیات کو پڑھتے رہے اور پڑھتے ہیں۔

صدق اکبر و عمر فاروق و عبد اللہ بن زبیر و عمر مہر علی و امیہ الاشتر و اپنی اپنی خلافتوں میں اسی تشدد خطاب الہی کی تحییم دیا کرتے تھے۔ صحابہ میں سے کسی صحابی کو ہذا میں

امام ہودہ و شہر دار انکار ہوتے۔

معلوم ہوا کہ جواہر لداء پر صحابہ کا اجتماع تھا۔ خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حقہ کو اسی خطاب کے صیغہ کے ساتھ التجابت سکھایا اور انہیں سے حضرت امام اعظم عتہ اللہ علیہ کو بھیغہ و خطاب پڑھا۔ (فتح القدیر)

بخاری شریف کی حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے ہر قس و شاہ و دم کو یہ خطا لکھ کر اس کے القلا یہ ہیں۔

"اما بعد یا نبی ادعواک لدعائے الاسلام اسلام تسلیم"

یعنی میں تجھے اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔ مسلمان ہو جا تاکہ تو سلامت رہے۔

اس خط میں حضور ﷺ نے اس نائب کو مخاطب فرمایا۔ بات یہ تھی کہ تہمید اس لفظ کو لے جا کر اس کے ہاتھ میں دے دے جو اسی طرح آج تک یہ رسم جاری ہے کہ لوگ اپنے خطبہ میں مکتوب نایہ کو مخاطب کرتے ہیں اور ڈاک کے چٹخی رسائلوں پر اعتماد کر کے نائب کو خطاب کر لیتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا:-

کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے مقرر کئے ہیں جو میرے کرتے پھرتے ہیں۔ وہ میری امت کا سلام مجھے پہنچا دیتے ہیں۔ (قرطیب ص ۳۲۸)

وہ صرف حدیث شریف ہے:-

یعنی جہاں بھی تم ہو مجھ پر درود بھیجا کر دکھنا اور مجھے پہنچانا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۸۴ طبع کراچی)

تو جب چٹخی رسائلوں کے اعتبار سے خطبوں میں نائب کو خطاب چاہئے ہو تو نہ لکھ

درود شریف پڑھنا دیکھنے کے اعتبار سے رسول کریم ﷺ کو خطاب کیوں چاہئے نہ ہو۔

(امام احمد) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

بعض حضرات درود شریف "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھتے ہیں کہ مشرک کہتے ہیں یہ سراسر جہالت اور تم فہمی ہے۔

باب حضرت مولانا قاضی عبدالرحمن سرسادی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ :-
 کلمہ "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" بطریق نداء کو کسی بھی وجہ سے شرک نہیں کہا جاسکتا اور اس نداء میں چونکہ صلوة بھی شامل ہے اس لیے اس سے آنحضرت ﷺ شریعتاً مطلع ہوتے ہیں۔ کیونکہ اعتقاد اہل یقین سے قطع نظر کہ جاسکتا ہے کہ اس کلمہ کا اصل مقصد صلوة و درود پاک آنحضرت ﷺ ہے اور صلوة چاہے جس طرح سے بھی کی جائے اس کا واسطہ کلمہ بارگاہ محمدی میں پہنچنا ثابت ہے۔ حدیث "ان للہ ملائکۃ سیاحین فی ارضہ مع الخلق" اور حدیث "صلوا علی فان صلوتکم تصلح لی حبیب ما کنتم" (بکچھ درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچتا ہے) جہاں بھی تم ہو میں غور کریں۔

اس سے بھی قطع نظر عربی زبان کے قواعد کے مطابق یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ نداء مقام درج میں ہے اور درج کا فائدہ دیتی ہے۔ نداء کے بعد اسے اقسام ہیں۔ تفسیر جمل میں تفسیر آیت "لے لاقیہ الناس اصدرناش" ان اقسام کو دیکھا جائے۔ پس الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہیں کس طرح علی الاطلاق شرک ہو سکتا ہے۔

حسن صحنی نے میں صلوۃ النابتہ معذرات صحابہ کرام سے ایسی طور بیان کیا ہے کہ دوگانہ کے بعد کہے۔ یا محمد اے اتوجہ تکمالی وہی فی حاجتی هذه لتفضل اللہم فتنبہ فی " اور یہ طریق نماز حاجت اہل طیف نے رسول اکرم ﷺ

مذکورہ ص ۸۹ سے ایضاً ملے خبریں ہیں ص ۲۹ ملے خبریں ص ۲۹ ملے خبریں ص ۲۹ ملے خبریں

کے وحال کے بعد ایک شخص کو سکھایا اور اس کی مانت پوری ہو گئی۔

(مذکورہ تالیف تمام مسین گردن کا ص ۳۸۷ میں کواثر شریف اسلام آباد ۱۹۷۲ء)

مفتی فیض احمد فیش کولونڈی مدظلہ فرماتے ہیں :-

صلوة و سلام (الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ) نداء کے ساتھ کہنے پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔ چنانچہ تفسیر میں "لے لاقیہ الناس" کا جملہ تمام مشرق و غرب کے اہل اسلام پڑھتے ہیں۔ لہذا نداء کو مطلقاً ممنوع کہنا صحیح نہیں۔ اہل اسلام کی اس قسم کی نداء کو کفار و مشرکین کی بھولی کی نداء سے ملانہ صریح غلطی ہے۔

(تجوید عرب ص ۸۹ ملے خبریں کواثر شریف اسلام آباد ۱۹۷۲ء)

افرا تقریبی کا عالم ہے، الزام تراشی کا بازار گرم ہے۔ اہل اہل عالم ہے۔ کوئی من میں لکھ دیتے والا نہیں..... جہاں اہل سنت پر کسی دوسرے بہتان تراشے جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ درود شریف "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" نداء اہل سنت کی اختراع ہے۔ اور بعض لوگ اسے بغیر آبادی درود سے تعبیر کرتے ہیں۔

باب مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد لکھتے ہیں :-

"کہ یہ درود بناوٹی ہے۔" (انسان کا یہ ص ۷۷۷ جلد ۱۰ ص ۷۷۷)

جہاں..... لکھتے ہیں دین لکھتے ہیں۔

میرے اسلامی بھائی! کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا گرو جاس درود

"الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ" کی عمر شریف صرف اور صرف ۳۴ سال ہے۔

اس سے پہلے اس کا وجود نہ تھا۔ کیونکہ ۳۴ سالہ میں ایجوڑ والہ جو کئی بار فیصل آباد میں سنا گیا اور بعض بریلوی حضرات (جن کے نام ان میں دین نے نہیں لکھے) کے مطابق اس کے ایجاد کرنے کا سرا مولوی سردار فیصل آبادی کے سر ہے۔ الخ

(مفتی فیض احمد فیش..... ص ۳۱۰)

نہ نوح الزامہ جلد ۲ ص ۲۰۱ السلام علیک ایھا النبی کا جملہ لازمات بطور تاکید نہیں بھرا نداء کے طور پر

پڑھا جاتا ہے۔

دروید ابراہیمی کے متعلق

شوکانی غیر مقلد (م ۲۵۱ھ) کا بیان

غیر مقلدین کے امام محدث شوکانی لکھتے ہیں :- یہ عقیدہ اصلاحیہ
 بالاصلاح ہے۔ نہ کہ ان کے خلاف المرویۃ محضہ بالصلوۃ واما خارج الصلوۃ
 فیحصل الاستمال بما یقیدہ حلقہ سلطہ و تعالیٰ ان اللہ و ملکک یصلون علی
 التبی نا انما للذین اصواصل علیہ وسلم سلیمنا لماذا قال القائل اللهم صل وسلم
 علی محمد فقد استل الامر لقرانی۔ (تذکرہ اکرین از شوکانی ص ۱۱۱ پر و ت)
 ترجمہ : اس حدیث میں نبی پاک ﷺ پر دروید ابراہیمی پر ہے کو نماز کے ساتھ
 عقید کیا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کردہ دروید ابراہیمی نماز میں سے
 خاص ہے۔ لیکن نماز سے باہر رحم ربانی کی تعظیم اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ان الله و
 ملائکته" الآیہ کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائے گی۔ پس نہ کہنے
 والے نے کہا اللهم صل وسلم علی محمد۔ (اے اللہ دروید و سلام
 حضرت محمد ﷺ پر بھیج) تو اس نے قرآن مجید کے حکم پر عمل کیا۔

یہ کیونکہ آپ کریم میں مسؤلہ اور سلام دونوں کا حکم اور دروید ابراہیمی کی
 صرف صلوة ہے سلام نہ۔

کا ذکرہ الصنف ، وإنما هذه الزيادة في حديث أبي مسعود الأنصاري رضي الله عنه ، ولقننه :
 أن يشهرين بعد ذلك للنبی ﷺ أسما الله أن فلي عليك يا رسول الله فكيف فعل عليك ؟
 قال فكنت رسول الله ﷺ حتى نعتنا أنه لم يسم له ، ثم قال رسول ﷺ قولوا [اللهم صل على
 محمد ، وعلى آل محمد ، كما صليت على إبراهيم] وبارك على محمد ، وعلى آل محمد ، كما باركت
 على آل إبراهيم في المائتين ، إنك جيد جيد ، والسلام كما قد علمتم [أخرجه مسلم وأبو داود
 والترمذي والنسائي ، وفي رواية لمسلم [اللهم صل على محمد النبي الأمي ، وعلى آل محمد] وزاد
 النسائي [كما صليت على إبراهيم ، وبارك على عمة النبي الأمي ، كما باركت على إبراهيم ، إنك
 جيد جيد] فعرفت بهذا أن لفظ النبي الأمي لم يوجد إلا في حديث أبي مسعود لا في حديث
 كعب بن عجرة ، فإن أراد للصنف حديث كعب بن عجرة فهو ، فقد أخرجه الجماعة ولكنه ليس
 فيه النبي الأمي ، وإن أراد حديث أبي مسعود ففيه النبي الأمي كما في بعض رواياته التي ذكرناها
 ولكنه لم ينته عليه الجماعة ، فإنه لم يكن في البخاري ، فظاهر أن الصنف جمع بين الحديثين ،
 ولم يحرره بذلك عادة على أن في حديث أبي مسعود رضي الله عنه زيادة لفظ في المائتين ، ولم يذكره
 للصنف ، وقد اختلف أهل العلم هل الصلاة على النبي ﷺ واجبة في التشهد أم لا ؟ وقد أوتحننا
 ملعو الحق في شرحنا للفتي ، طبعه إلى .

أقبل رجل حتى جلس بين يدي رسول الله ﷺ وتكلم فيه ، فقال يا رسول الله أنا
 أفرم عليك فقد عزنا ، فكيف نزل عليك إذا نحن نعتنا عليك في صلاة ؟
 فحدثنا أن الرجل لم يسم له ، ثم قال إذا صليت على قولا : اللهم صل على محمد
 وآل أبي بكر ، وعلى آل محمد ، كما صليت على إبراهيم ، وعلى آل إبراهيم ، وبارك على محمد
 وآل أبي بكر ، كما باركت على إبراهيم ، وعلى آل إبراهيم ، إنك جيد جيد (مس ، حبيب)
 الحديث أخرجه الحاكم في المستدرک وابن حبان كما قال للصنف رحمه الله ، وهو أحد روايات
 حنابلة مسعود رضي الله عنه الذي قد قلنا ذكره ، والزهري المذكور هو يثرب بن عبد الله بن
 سائب ، وصححه أيضا ابن حبان ، وقال الحاكم صححه على شرط مسلم ولم يخرجه ، وأخرجه أيضا
 أحمد وابن خزيمة في صحيحه والدارقطني والبيهقي ، وفيه عقيد الصلاة عليه ﷺ بالصلاة ، فيقيد
 قاله أن حمله الأقوال الواردة غرضة الصلاة ، وأما خارج الصلاة فيحصل الاستمال بما يقيد قوله
 صل وسلم ، وإن قلته ولائكة يصلون على النبي وآلها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما -
 فذا قال القائل [اللهم صل وسلم على محمد] فقد استل الامر القرآني ، وقد جاءت أحاديث في
 صل وسلم ﷺ استقة الصلاة عليه ، فيجوزي المسلم أن يأتي بواحد منها إذا كان جميعا كما قلناه
 في تشهد والتوبة ، ولكنه يغني أن يأتي بما هو ، أعلى صحة ، وأقوى نسبا كحديث كعب وأبي
 مسعود المذكورين ، ومن قاله حديث أبي جند السلمي رضي الله عنه عند البخاري ومسلم

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ

قرآن اور ہر جو درود پڑھا جائے حضور ﷺ اسے سنتی ہیں اور فرشتے بھی اسے پیش کرتے ہیں۔ اور دوسرے جو لوگ درود شریف پڑھتے ہیں اسے فرشتے بھی پیش کرتے ہیں۔ اور سب خالق اللہ سے حضور ﷺ سنا بھی فرماتے ہیں۔ (یعنی آپ خود سنتے ہیں۔)

(متلا: کاعلم ص ۲۲ طبع مکتبہ دارالاحیاء)

۱۔ مولوی انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں :- چنانچا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پیش کرنے کا حدیث علم غیب کی نمائندگی نہیں کی سکتی۔ اگرچہ علم غیب کے بارہ میں مسئلہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ قیاس کی نسبت غیر قیاسی کی طرح ہے۔ کیونکہ فرشتوں کی پیش کش کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ درود شریف کے کلمات اعتناء پادگار و عالیہ نبی ﷺ میں پہنچ جائیں۔ حضور ﷺ نے ان کلمات کو پہلے جانا ہو و نہ جانا ہو۔ پادگار رسالت میں کھاتہ درود کی پیش کش بالکل ایسی ہے جیسے رب اعزّت کی پادگار میں کھاتہ الہیات پیش کیے جاتے ہیں۔ اور اس کی پادگار الوہیت میں احوال اٹھائے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ کلمات ان چیزوں میں سے ہیں جن کے ساتھ ذات حق رحمن کو تھوڑا سا کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ پیش کش علم کے منافق نہیں۔

لہذا کسی چیز کے پیش کرنا کبھی علم کے لیے بھی ہوتا ہے اور اسلام قیامت دوسرے معنی کے لیے بھی۔ اس فرق کو خوب پہچان لیا جائے۔ (مجموعہ)

(فیض انبازی جلد دوم ص ۳۰۴)

۱۹۳۵ء

روح ذیل احادیث ہمارے عقیدہ کی مؤید ہیں :-

○۔۔۔۔۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہفتہ کے دن کچھ بڑا گروہ اس لیے کہ وہ عجم مشہور ہے۔ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی بندہ (کسی جگہ سے) کچھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز کچھ تک پہنچ جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (صحابہ) نے عرض کیا حضور آپ کی وفات کے بعد بھی ؟ فرمایا: ہاں! میری وفات کے بعد بھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسم کو کاٹے۔ (جماع الامام و مناقبہ ص ۲۳)

اس حدیث کو حافظ مظہری نے قریب میں ذکر کیا اور کہا کہ

ابن ماجہ نے اسے بہ سنجیدہ روایت کیا۔

○۔۔۔۔۔ نہیں کوئی جو ملام پڑھے لیکن اللہ تعالیٰ میری طرف میری روح کو بلا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

(مشکوٰۃ ص ۸۶ درود اور درود : حاشیہ فی القراءات الکبیر)

علامہ نووی فرماتے ہیں: ابوالحسن النضر صلیح۔ (کتب الذکر ص ۱۰۶) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں :-

اور اس جواب سے ایک اور جواب پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ ربہ روح سے یہ مراد ہو کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ پر آپ کی سب خالق اللہ کو کوٹا دیتا ہے۔ اس طرح کہ حضور ﷺ سلام پہنچنے والے کے سلام کو سنتے ہیں۔ خواہ وہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو۔ (مجموعہ الامام و مناقبہ ص ۱۵۲ طبع فیض آباد)

اعتراف :- اس حدیث کے ایک راوی محمد بن سوئی کو محدثین نے

متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ جواب :- اس محدثین نے اسے متروک

الحدیث نہ کہا ہے۔ لیکن جلیل القدر محدثین نے اس کی توثیق بھی کی ہے۔

(دیکھئے تہذیب المستند ص ۹)

يَا لَوْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَلَمْزْ لَأَكْمَلْتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ الَّذِي (۱) عَنْتَ لَهُ الرُّجُومَ
وَرَخِصْتَ لَهُ الْأَصْرَارَ (۲) رُوِيَتْ الْقُلُوبُ مِنْ خَشْيَتِهِ : أَنْ يَحْمِلَ عَلَى عَهْدِ
ﷺ وَأَنْ يُعْطِينَ حَاجَتِي وَهِيَ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّهُ يَسْتَجَابُ لَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى : قَالَ وَكَانَ يَقُولُ : لَا تَعْلَمُوا سَهْمَكُمْ لَيْسَ بَدْعُوا بِهِ فِي مَأْتَمٍ أَوْ
فُطَيْعَةٍ رَحِمَ .

(وَأَمَّا حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ)

۱۰۷ - قَالَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ حَبِيبٍ
الطَّبْرَانِيُّ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ
حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ خَالَةَ بْنَ
مَعْدَانَ بِحَدِيثٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
" مَنْ صَلَّى عَلَى حَبْنٍ بِصَاحِبِ عَشْرٍ أَوْ حَبْنٍ بِمِائَةِ عَشْرٍ أَدْرَكَهُ شَفَاعَتِي " (۱) .

۱۰۸ - قَالَ الطَّبْرَانِيُّ : حَدَّثَنَا بِحَبْنٍ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ الْعَلَفِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ خَالَتِهِ بِنْتِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَكْثَرُوا الْعِلَاءَ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ
الْمَلَائِكَةُ ، لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَصِلُ عَلَى إِلَّا بَلَّتْهُ صَوْنُهُ حَيْثُ كَانَ . فَلَنَا وَبَعْدَ
وَمَا نَكَلُ ؟ قَالَ : وَبَعْدَ وَقَائِهِ . إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ
الْإِنْسِيَاءِ (۲) .

مؤخر ابن قیم کی تصنیف علماء الانسب ام رکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۶۳

○ --- صاحب دلائل الخیرات نے حضور ﷺ کا ارشاد باری الفاظ وار کیا

ہے۔ اسمع صلواتہ اعلیٰ علیہ وسلم و اعرافہ

" میں اعلیٰ محبت کا درود خود شایا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں "۔

(دلائل الخیرات ص ۳۸ طبع لاہور)

○ --- حضرت امام ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے لوگوں کی پامنی سننے کی طاقت

دنی ہے۔ حداد وصال وہ میری قبر پر کھڑا رہے گا۔ جو بھی مجھ پر صلیوے مجھے گا

وہ کہے گا۔ یا محمد ﷺ فلاں من فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا

اللہ تبارک و تعالیٰ ایک کعبہ لے دس مرتبہ اس شخص پر درود بھیجتا ہے۔

(القول المبدیٰ لوامامہ صفحہ ۱۱۲ طبع سیکلوت)

○ --- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ جس نے میری قبر کے پاس آکر مجھ پر درود پڑھائیں اسے سنتا ہوں اور

جس نے مجھ پر درود پڑھا تو وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔

(درود الخیر فی شعب الایمان)

(مکتوبہ ص ۸۷ طبع کربلا)

○ صاحب دلائل الخیرات نے آخرچہ اس حدیث کی سند بیان نہیں کی۔ لیکن تمام ائمہ

اہل بیت و ائمہ اربعہ علیہم السلام کے مضاف کرام کا دروکل الخیرات کے ضمن میں اس

کی تائید بالقبول اور عدم انکار صحت معقولہ حدیث کی روشنی میں ہے۔ خصوصاً ایسی

صورت میں جب کہ دیگر احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

نوٹ۔ علامہ دیلمی بھی دلائل الخیرات کو یہ صاحب احمد و ثواب ہائے ہیں۔

(معاذ اللہ ص ۲۳ طبع کربلا ص ۸۱)

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

یہ دعا ہے شکرِ کامل ، جامع شریعت و طریقت ، حمد و الثناء ، تہنیت و تعزیت ، تہنیتی وقت ، سید طیبی زکریا ، آیت من آیات اللہ ، فتویٰ الرسول ، شیخ الصغیر والحدیث ، حضرت مولانا ابوالخض محمد سرور احمد قادری رضوی مدظلہ العالی علیہ الرحمۃ پر سراسر مبنی ہے کہ وہ درود شریف " الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ " کے موجد ہیں۔ اور اس درود کو ایجاد ہونے سے صرف 44 سال ہوئے ہیں۔

تیس تیس اے یہ وہ درود شریف ہے جس کو 12 ریح الاول (1550/1551) بروز جمعہ نکلتا تھا اس کو روضی پر دلالت ہے رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر سب سے پہلے حضرت تھراکل علیہ السلام نے بارگاہِ خیر الائمہ میں پیش کیا۔ اس کے بعد صحابہ کرام اور اولیاء امت اس کو چمکے رہے اور اپنے عقیدے میں متوسلین کو اس کے پڑھنے کی تعلیم دے متین کرتے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔ نیز یہ وہ درود مبارک ہے جس کو بارگاہِ نبوی سے شرفِ توثیق حاصل ہے۔

○ محدث لندن جوڑی (م 599) فرماتے ہیں کہ :-

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاحبزادے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لے لیا جوڑی ، اے ابوالخیر عبدالرحمن بن علی بن ابی جری کے بیٹے۔ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اللہ ارشاد اللہ تعالیٰ نے ان کی کئی مشہور تصانیف ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ میں انشال فرمایا علامہ ذہبی فرماتے ہیں :-

" لا اراہ فی العلمہ الخلفاء عظماء العرب و اعطى المفسر صاحب تصنیف

تفسیر ابن کثیر فی تہذیب العلم " (تذکرۃ الخلفاء جلد 3 ص 132 طبع بیروت)

میں بہشتی زہور لکھتا ہے ، و غلط نہیں کہ یہ کہیں کہیں اور بھی چکر لگوا کر ان

کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ (بہشتی زہور آٹھویں حصہ ص 33 طبع مکتب)

مہم ساری عمر عبادت و عبادت میں تھے اور یہ مشہور بھی ہے کہ آپ کی پیدائش کی تاریخ

12 ریح الاول ہے۔ (ماہِ ریح اسلام کمال میں 1 طبع مکتب)

ابھی اپنے قدم ہیمنت سے کائنات کو شرف نہیں فرمایا تھا کہ جبریل امین میرے پاس آئے۔ ان کے ہاتھ میں دوود سے زیادہ سقیم ، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت تھا۔ پھر انہوں نے احوالِ تحلیہ و تحوّل بیان کیے کہ اسے چلی گئیں میں نے اس کو پی لیا ، پھر جبریل نے کہا ، میرے دو کرشمہ قویں نے خوب میرے ہو کر پی لیا۔ پھر اس نے کہا اور دو کرشمہ میں نے اور پی لیا۔ پھر اس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا :-

اے رسولوں کے سرور! ظہور فرمائیے

اے خاتم النبیین! جلوا فرود ہو جائیے

اے رحمۃ للعالمین اقدم رجب فرمائیے

اے نبی اللہ! رونق افروز ہو جائیے

اے رسول اللہ! تشریف لائیے

اے خیر الخلق! جہان کو منور فرمائیے

اے خود من نور اللہ! صوبہ افروز ہو جائیے

بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لائیے

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہذیب ہویں رات کے چاند کی مانند چمکے ہوئے جہاں میں رونق افروز ہوئے اور جبرائیل نے کہا :-

" الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ "

(ابن ماجہ و ابی داؤد و ترمذی و ابن ماجہ)

طبع 1400ھ / 1984ء

دارالحدیث و القرآن جوڑی ص 26 طبع بیروت بتغییر المناظر

بشیر محمدی اسلام علیہ السلام

(حضرت ابوبکر ج ۱ ص ۱۶۱)

صحابہ کرام علیہم السلام

علامہ احمد شہاب الدین محمد خوافی مصری رحمہ اللہ (م ۱۰۶۵ھ)

آپ فرماتے ہیں:-

"وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَكَانُوا يَقُولُونَ لِي نَحْيِي الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ"
(تیسیم ایرایش ص ۴۵۴ ج ۳ طبع دار الفکر)

"منقول ہے کہ صحابہ کرام حضور پر تحیہ پیش کرتے ہوئے کہتے تھے،

الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۱۔ احمد شہاب الدین محمد خوافی مصری: فرید العصر وحید الدہر اپنے زمانہ شان و درمیانے
یام اور شیر کوئی شہر و علم فاضل متفق علیہ تھے علوم حرمہ اپنے ہاں اعلیٰ بحر
شعوانی سے پڑھے اور فقہ کہ شیخ الاسلام دہلی، اور نور الدین نیازی اور خاتمہ الخوط
ابراہیم عطی اور علی بن محمد بن علی بن پیر اللہ سے پڑھا۔ پھر قسطنطنیہ کو ارحال
شرعیین میں آئے اور اس جگہ علی بن پیر اللہ سے پڑھا۔ پھر قسطنطنیہ کو ارحال
کیا۔ خلقی علم ہے تھے۔ مختلف علوم و فنون پر ان کی تصانیف ہیں۔ تفسیر بخاری پر
ان کا تالیف ہے۔ اس کا نام حاشیہ القاضی ہے۔ ۶۹۰ھ میں وفات پائی۔

حدائق لطیفہ از فقیر محمد حسینی ص ۳۶ طبع لاہور

تاریخ تفسیر از صاحب ص ۱۷۷ طبع لاہور

۰-- حضرت جہانیاں جہاں گشت اللہ (م ۸۵۵ھ)

فرماتے ہیں جو شخص دروغ ذیل دروغ شریف پاندی سے پڑھے وہ دنیا
و آخرت کی تمام مسیتوں سے بے خوف ہو جائے گا اور آخرت میں انشاء اللہ
حضور ﷺ کی ہمراہی اختیار کر لے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ الْعَرَبِيُّ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ الْقُرَشِيُّ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ الْمَكِّيُّ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيبُ النَّبِيُّ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبُ اللَّهِ الْخَلِيقُ

یولیر الاولیاء جلیف سید باقری مین جاری

ص ۲۲۳ مطبوعہ اسلام آباد ۱۳۹۵ھ

۱۔ آپ کا نام جہاں الدین حسین اور لقب محمد بن جہاں گشت ہے۔ بچپن سے ہی کہ
لونا شریفہ میں پیدا ہوئے والدہ نامید سید احمد کبیر و شیخ جہاں شہداء لہور، حضرت شاہ
یہاں الدین نور شاہ رکن الدین تھانی سے کتاب علم کیا۔ قابل اور مدینہ منورہ کے مشہور علماء
سے بعض علوم کی تحصیل کی۔ آپ علم فطرت میں پختہ درجہ اور روحانیت کے باطن ترین
مقام پر گامزن تھے۔ تمام مہر تبلیغ اسلام میں ہر ہول۔ اور ایک دنیا کی سیاحت کہ آپ کے
مردوں کی تعداد پورے دہائیہ کے قریب تھی۔ اسی طرح غلطی کی تہذیبی سیکڑا دیات
تجاوز تھی۔ جو یہ حد شہا انحال فرمایا

(نویا وصال پیر۔ از مسعود حسن شہاب ص ۱۸۷ طبع دوم بیاض پور ۱۹۸۵ء)

○ امام الاولیاء سید علی ہمدانی (م ۸۶۷ھ)

"اور اوتھیں" حضرت سید علی ہمدانی کے بیچ کردہ اور اسکے مجموعہ کا نام ہے جس کے آخر میں ۲۴ مینوں سے یہ درود شریف منقول ہے۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوة والسلام علیک یا خلیل اللہ

الصلوة والسلام علیک یا ذی اللہ الخ

۱۔ انتخاب فی مسائل اولیاء اللہ۔ اور اوتھیں ص ۲۷۵ طبع لاکل پور

از شاہ ولی اللہ دہلوی

۲۔ تراجم الاولیاء تالیف سید اقرنی سید جعفر قادری ص ۲۷۹ طبع اسلام آباد ۱۹۵۶ء

۱۔ میر سید علی ہمدانی۔ ہمدانی ۱۲ اور حسب ۱۷۷۷ء میں پیدا ہوئے۔ مخزن علوم قادری، مظہر تجلیات ربانی، مارف کاظمی، صاحب کرامات و خوارق کرامت تھے۔ علوم قادری باطنی میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ ۷۰ سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔ ۸۷۷ھ میں شیخ (760) سات سو فقہاء و مہارت کے ہمدانی (ایران) سے کشمیر تشریف لائے اور ملک غازی الدین پور میں جہاں آپ کی خانقاہ فیض پناہ ہے جلوہ افروز ہوئے اور شب و روز تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کیا۔ ۹۷۷ھ میں انتقال فرمایا۔ اور بخش آپ کی حشوات جس میں لے جا کر و قریں کر دی گئی۔

حدائق لطیفہ و فقیر محمد علی ص ۲۲۳ طبع لاہور

تحفہ الاولیاء از شفیق خاں سرور لاہوری ص ۲۷۲ طبع لاہور ۱۳۵۷ھ

○ مولوی کاواندہ سرسری لکھتے ہیں کہ جو صوفی نے کشمیر میں "تجلیات اسلام کا فریضہ" مراعات کیا۔

(قادیانی تفسیر جلد اول ص ۸۷)

۲۔ حضرت

موراد چچہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ پھر فرض صح کے پڑھے۔ جب سلام پکیرے اور اوتھیں پڑھنے میں مشغول ہو کر (1400) ایک ہزار چار سو دلی کمال کے شہر ک کلام سے جمع ہوا ہے۔ اور شیخ ہر ایک کی ان میں سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے۔ جو حضور ص کے ساتھ اپنے آپ پر لازم کرے اس کی ہر کت کو مستحق سے مشاہدہ کوئے گا اور ایک ہزار چار سو دلی کی ولایت سے حصہ پائے گا۔

(اتحاد فی مسائل اولیاء اللہ ص ۱۳۱ طبع لاکل پور)

اور اوتھیں کی بارگاہ نبوی میں قبولیت

حضرت شاہ عبدالرحیم ص ۱۱۳ (۱۱۳۱ھ) والد گرامی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضرت سید علی ہمدانی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب بارہویں اقدار کعبہ شریف کی زیارت کو گیا۔ مسجد اقصیٰ میں پہنچا۔ حضور پر نور ص کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طرف تشریف لارہے ہیں میں اٹھا اور آگے گیا اور سلام کیا۔ آپ نے اپنی

۱۔ مولوی عبدالرحیم دہلوی، قادری نسب، شفیق زہب، اعتقادی مشرب، اجناس علوم عقلی و نقلی، عوامی علوم اعلیٰ و فرائض اور محدث تھے۔ ۱۲۳۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدا میں تعلیم گھر پر ہی پائی۔ آگرہ میں ہیر محمد زہد ہروی سے محفلات نور علم کلام کی آئیں پڑھیں۔ دہلی میں مدرسہ رحیمیہ قائم کر کے وہ اس مدرسہ میں کچھ شغل اختیار کر کے ۱۲۳۳ھ میں انتقال فرمایا۔ ان کے دربار میں شاہ ولی اللہ دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی ہوئے۔

تذکرہ جہانگیر مولوی بخش علی ص ۲۹۰ ملکہ کراچی ۱۳۵۷ھ

مرتبہ محمد علی پ قادری

حضرت محمد ابوالمہدی صاحب الشان (م ۵۸۸ھ)

فرماتے ہیں کہ جب زائر روغہ اقدس پر حاضری دے تو پہلے حمد باری تعالیٰ کرے اس کے بعد یوں عرض کرے :-

الصلاة والسلام عليك يا رسول الله
يا اكرمك على الله

الصلاة والسلام عليك يا رسول الله الخ
(الفضل والصلوات على سيد السادات اظهر بمطابق ۱۳۲)

علامہ مہمانی اس کی شرح میں لکھتے ہیں :- یہ دوہ در شریف سیدنا ابوالکثیر الدورف الشیخ علی الموابہ شذلی کا ہے۔ یہ آپ نے زائرین کے لیے تالیف فرمایا ہے۔ تاکہ وہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے روغہ مبارک پر حاضری کے وقت پڑھیں۔ اور ہر وقت در ہر جگہ اس کے پڑھنے میں کوئی رکعت عمداً - قادی - تصور کرے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے اور اس کے جو خطابات کے پیش ہیں ان کے ذریعہ آپ سے عرض گزارے۔ کیونکہ نماز کے اہتمام میں سلام کا بیٹھ ہے۔ اور وہ نمازی

آپ عظیم المرتبت عارفوں اور بائکل عالموں میں سے ایک ہیں۔ آپ کا عظیم کرامت یہ ہے کہ خواب میں وہ کثرت سے سرکار امام الانبیاء علیہ السلام کی زیارت کیا کرتے تھے۔

امام شعرانی فرماتے ہیں کہ آپ حضرت حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرمایا کرتے تھے۔ کہا کرتے تھے میں نے سرکار نبی ہدایت اسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ لوگوں میرے دیدار کی صحت کے چاکر نہیں ہیں۔ حضور علیہ السلام نے جواب فرمایا : اللہ کریم کی عزت و عظمت کی قسم جو انکار کرتے گا یا جھٹلائے گا : یسوی - نصرانی یا مجوسی ہو کر مرے گا۔

(مات کرمانہ البیان، اعلامہ مہمانی ص ۷۰۰ اور مفتاح نور ص ۱۹۰)

کا یہ قول ہے :-

السلام عليك انبيا النبى ورحمة الله وبركاته

یہ حضور علیہ السلام کو خطاب کے انہی صیغوں میں سے ہے۔

والفضل والصلوات على سيد السادات ص ۱۳۲ ترجمہ پہلی

فتح لا اور ۱۹۰۸ء

شیخ عارف اسماعیل حق آفندی ملہ برقی، مدظلہ (م ۱۱۳۰ھ)

حضرت موصوف نے اپنی مشہور تفسیر روح البیان میں درج ذیل مختلف صیغوں سے یہ دوہ شریف تحریر فرمایا ہے۔

الصلاة والسلام عليك يا رسول الله

الصلاة والسلام عليك يا حبيب الله الخ

(تفسیر روح البیان ص ۲۳۵ جلد ۷)

۱۔ پختاریہ کی بستی اندوس میں پیدا ہوئے۔ اللہ ان کو موم وطن میں ماضی کے اور پھر استبداد کے شیخ عثمان مخطی اور مصر کے شیخ اسماعیل مدظلہ اور دمشق کے شیخ مومین عبدالباقی مخطی سے اسباب فیض کیا، بعض شروہ میں تمولی مدت قیام کیا۔ پھر مستقل جروسا بستی میں مقیم ہو گئے۔ ایک مجلس مذاکرہ کا ذکر جس قوم نورانیہ مع اسلام میں معروف ہو گئے۔ آپ کی امتیاز کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہیں جس سے تفسیر مصداق سورۃ فاتحہ اور سورۃ الشہادہ پر تصدیقات بھی ہیں۔ اور پھر اپنے مرشد عثمان کے ارشاد پر قرآن کریم کی مستقل مفسر تفسیر بھی بنام روح البیان لکھی جس میں چنداں میں اتنی باریکی ہو چکی ہے۔

ذکر المفسرین الکتاب فی تہذیب المفسرین ص ۱۸۸

مفسرہ اکتب اسلام

○ سید شہزاد بن الدین ابراہیم الموسوی علیہ السلام فی رضی اللہ

آپ دربار میں درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوة والسلام علیک یا صلوة اللہ الخ

(سید شہزاد بن الدین ابراہیم الموسوی علیہ السلام فی رضی اللہ عنہ ص ۵۰ طبع لاہور ۱۹۸۵ء)

○ فاضل اعجاز حضرت اخوندت درویش (م ۱۰۳۸ھ / ۱۶۳۸ء)

فرماتے ہیں: انا چوں در شب جمعہ بخود الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

۱۰۰۰۰ بار پڑھتا ہوں۔ سلسلہ شریف سے منسلک تھے۔ سلفہ الصالحین کی راہ پر گامزن تھے۔ حقوق خدا پر سب عہد مریاں و مشفق تھے۔

۱۱۔ اخوندت درویش دربار سلطنت پشیم کے مشہور بزرگ حضرت سید فی خراس (م ۱۰۹۵ھ)

المروفتہ جی بابا کے مرید اور غلیظ تھے۔ آپ علوم غامبی اور کلمات باطنی کے جامع تھے۔ ان

کا سب سے بڑا اثر نام لائق روحی کے خیالات کی کامیاب طاقت ہے، تمام مرتکب سنت

اور لوہائے کرام کے مشن کی تخلیق و اشاعت کی۔ وفات (۱۰۳۸ھ / ۱۶۳۸ء) میں ہوئی۔

مزار شریف پشاور میں واقع ہزار خانی میں ہے۔ حوزہ الاسلام، ارشاد الخلیفین، تفتین المریضین

تذکرہ دہانہ لرو فیہرہ کی مشہور تصانیف ہیں۔ (درویش الاشباح کرام ص ۳۱۳ طبع لاہور)

تعلیمی کاریم فاضل بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم کوڑو دیو دیو اور

سفر پشاور کے دوران حضرت اخوندت درویش کے مزار پر فاتحہ کے لیے تشریف لے گئے۔

قریب پہنچ کر بہت عرصہ سوئے ہوئے مزار پر پہنچے، بعد میں میرے اسرار پر فرمایا کہ

اخوند صاحب مزار سے لگن کر میری ملاقات کو آتے تھے۔ اس لیے میں نے ان کو اس کی

غرضت پیش کر دی تھی۔ (میر خیر الاموال فی فیض ص ۳۰۰ طبع لاہور)

حضرت چوٹش علی شاہ و درویشی فرستد۔

(ارشاد اللہ تعالیٰ از حضرت اخوندت درویش ص ۱۵ طبع لاہور)

جب کوئی شب جمعہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھے تو حضور علیہ السلام

کان مبارک سے خود سنتے ہیں۔

○ امام الحنفی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۰۵ھ)

فرماتے ہیں: صبح کی نماز کے غرض کا سلام پھیرنے کے بعد اور اوتارنے پر پڑھنے

میں مشغول ہو اور بارگاہ نبوی میں یوں عرض کرے:-

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوة والسلام علیک یا عجل اللہ

الصلوة والسلام علیک یا حبیب اللہ

(انتہ فی سائنس کو امام اللہ، اور لا قیچہ ص ۱۲ طبع کل پور)

○ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۹۵ھ) فرماتے ہیں: بعض علماء فرماتے

ہیں کہ شب جمعہ کی خصوصیات سے ہے کہ آنحضرت ﷺ فیہرہ نفس نفیس صلوٰۃ والسلام کا

جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ (جذب الغلو ص ۲۷ کراچی)

۱۲۔ شاہ ولی اللہ بن شاہ محمد فیہرہ الحنفی القسطنطنیہ (م ۱۱۴۱ھ) میں پیدا ہوئے۔ سات سال

کی عمر میں قرآن کریم ختم کیا۔ کتب فارسی اور عربی کی ابتدا لئی کہیں پڑھیں۔ مکیاد سال کی

عمر میں شرح چنانی شروع کی چودہ سال کی عمر میں سلسلہ نقشبندیہ میں مرید ہوئے۔ صوفیہ

باصفا کا فرقہ اور فراغ علی اپنے والد، جد کی خدمت میں حاصل کیا اور دس آن اجازت ہو

گئی۔ سترہ سال کی عمر میں آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات کے بعد چند سال

تک درس و تدریس مشغول رہے۔ ۱۱۴۱ھ میں حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف

ہوئے اور کچھ مدت قصور کش کا طاہرہ دینی بغیرہ سے قرب فیض حاصل کیا۔ ۱۱۴۵ھ میں

بندہ مستان قمر حقوق کے ہدایت و ارشاد میں لگے رہے۔ ۱۱۵۵ھ میں ۱۰ سال فرمایا۔ بہت

کی صفیہ تصانیف: یادگار پھوڑیں۔ (تذکرہ علماء ہند دہلی ص ۵۳۲ طبع کراچی)

Books

○ -- خمس العارفين: خواجہ شمس الدین سیالوی، ص ۲۰۷ (۱۲۰۲ھ / ۱۸۵۳ء)

آپ کے سوانح نگار لکھتے ہیں :-

آپ آٹھویں رات کے بعد اللہ کر بار رکعت نماز تہجد پڑھتے، پھر ایک بار اسمائے حسنیٰ اور پانچ سہارا استغفار پڑھ کر مراجعہ کرتے، پھر نماز کے بعد مسجات عشرہ اور اسلوع شریف اور دعائے کبیر اور درود مستغاث اور درود کبیریت اور سلسلہ چشتیہ اور منزل دلائل الخیرات اور منزل قرآن پڑھ کر بارہ رکعت نوافل اشراف ادا کرتے۔ رات (انوار شمسہ ص ۵۴) انوار النیر علی طبع سیال شریف

(درود مستغاث)

الصلاة والسلام علیک یا رسول اللہ، رسولنا رسول مبدلکونیں

لناح قانع اللہ، المحدثات علی حضرتہ اللہ تعالیٰ ارفع

۱۰ سلسلہ عالیہ چشتیہ پنجاب کے مشہور رہ گئے ہیں۔ ۱۹۷۷ء میں سیال شریف (سرگودھا) میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ دیگر علماء کے شاگرد مولانا محمد علی (رحمۃ اللہ علیہ) مولانا مظہر داناؤنی وغیرہ سے اقرب فیض کیا۔ اہم امام شیعین حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی سے بیعت کی اور فرقہ خلافت چلا۔

آپ ملوثی منہاج اور قدسی باطنی کے پیچھے تھے۔ نماز، جماعت ادا کرتے۔ اور مریدین کو بھی باطنی معنی، مظهر و کائنات سے حکم دیتے۔ ۲۰۰۳ء میں ۲۵ سالہ اور بارہ سالہ مشائخ چشت میں آپ کے ۲۵ شاگرد کے نام درج ہیں۔

(انکار ماہر علی صاحبہ جو ایک شرف ذہنی صاحب ۱۲۵ طبعی اور دینی ہے)

○ -- حاجی امداد اللہ چشتی صابری رضی اللہ عنہ (۱۲۰۳ھ) - صاحب کی (۱۲۰۳ھ)

فرماتے ہیں :-

تہجد کی بارہ رکعتیں چھ سلاموں سے پڑھی جائیں اور ہر رکعت میں تین تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور نہایت خشوع و خضوع سے تین یا پانچ یا سات بار فاتحہ الحمد للہیم ظہیر قلبی اے پڑھے اور توبہ استغفار استغفر اللہ الخ ۲۱ بار پڑھ کر درود!

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

تین بار درود و نزول کے طریقے پڑھئے۔

نیوہ العقوبہ ص ۱۴ از حاجی امداد اللہ، پورکی

طبع کرہی

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں :-

عشاء کی نماز کے بعد پڑھ کر پانی سے لئے پکڑے چمن کر خوشبو لگا کر

۱۰ سلسلہ چشتیہ صاحبہ کے مشہور رہ گئے ہیں۔ ۱۹۲۲ء قصبہ چنوبہ (سوات پور) میں آپ کی ولادت ہوئی۔ سولہ سال کی عمر میں مولانا ملک علی کے خزانہ دہلی تحریف لے گئے۔ اور وہیں غازی نور مرانی کی تعلیم حاصل کی۔ اگرچہ وہ بنی صاحب کا ظاہری علم ہیچ نہ تھا۔ لیکن باطنی علوم کی وجہ سے کیونکہ آپ کو علم لدنی سے نوازا گیا تھا۔ اسے اسے نور تعلیم الشانہ مساکین حل فرمادیا کرتے تھے۔ اس مسئلہ کے علاوہ ۸۰ سالہ درود بھی لیا کرتے رہے تھے۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد مسئلہ ہجرت کر گئے۔ ۱۲۳۱ھ کو دہلی پر اقتدار ہوا

(کیات امداد ص ۲۰ مطبوعہ کراچی دینی و سماجی کار، محمد رضا خانی)

اور ان تہذیب میں درج ذیل مختلف صیغوں سے یہ درود شریف مستعمل ہے :-

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الخ

(مسک شہر ربانی از ظلیل احمد ص ۱۶ طبع بنانی (خانہ دل) ۱۳۵۸ھ)

○ -- حضرت صاحبزادہ محمد عمر بریلوی لکھتے ہیں :-

کہ حضرت میاں صاحب نے مجھے فرمایا کہ اوراد تہذیب چائیں دلی تک دوبارہ روزانہ پڑھنا تاکہ طبیعت میں اثر پیدا کر لے۔ لیکن بعد میں صرف ایک بار ہی کافی ہے۔ یہ اوراد ۷۷ سے بہرہ رکھتے ہیں۔

(مکتب الحقیقت از صاحبزادہ محمد عمر بریلوی ص ۸۸ طبع لاہور)

○ -- سید شریف احمد شرافت نوشاہی لکھتے ہیں :-

کہ میں جب حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے بتایا کہ روزانہ درود کبیریت احمر ، درود اکسیر اعظم ، درود مستغاث ، اسبوع شریف اور دلائل الخیرات پڑھتا ہوں۔ تو میاں صاحب نے فرمایا کہ یہ وظائف بہت اچھے ہیں۔ الخ

(مسک شہر ربانی ص ۳۰ از ظلیل احمد طبع بنانی (خانہ دل))

۱۔ میاں شہر محمد شہر قیوری سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور روح ہیں۔ ۱۸۶۶ء کو شہر قیور میں پیدا ہوئے۔ قرآن مجید تسلیم کرنے کے بعد پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ پھر اپنے چچا حافظ عبد اللہ سے فارسی کی چند کتاب پڑھیں۔ نسیم شہر ملی سے بھی استفادہ کیا۔ ظاہری طور پر اسی قدر تعلیم حاصل کی مگر روزگار عالم نے آپ کو علم لدنی عطا فرمایا تھا۔ بہادر میر الدین کے دست حق پرست چوبیس سال کی عمر میں خلافت پائی۔ تمام عمر اشاعت اسلام اور مددگان خدا کی اصلاح میں بسر کی۔ ۱۹۵۷ء میں انتقال فرمایا۔ (آئینہ احمدی ص ۱۶۰)

مشائخ توگیرہ اور درود مستغاث

○ -- حضرت خواجہ محمد عظیم اللہ توگیروی (م ۱۲۵۳ھ)

رحمہ اللہ ولایا لکھنات شریف ، درود مستغاث اور درود اکبر کبیریت احمر

درود تاج ، درود اکسیر اعظم کا درود فرماتے۔ الخ

احول و آثار مشائخ توگیرہ ص ۵۳ طبع علیہ بریلو شہر

○ -- محمد الیاس خواجہ سلطان محمود توگیروی (م ۱۲۶۱ھ)

دائمی نماز چکات کے حامل تھے۔ نماز تہجد، نوافل، اشراق، چاشت، لوتھن

نوافل حفاظت الایمان ہمیشہ ادا فرماتے۔

دلائل الخیرات ، درود مستغاث ، درود تاج ، درود اکبر کی بھی

مجاورت فرماتے۔

احول و آثار مشائخ توگیرہ ص ۹۳ طبع علیہ بریلو شہر

○ -- فیاض عالم حضرت خواجہ غلام رسول توگیروی (م ۱۲۸۳ھ)

نماز چکات دائمی اور نوافل وغیرہ کے علاوہ صیغہ فقرہ ، دلائل الخیرات

درود مستغاث ، درود تاج وغیرہ روزانہ پڑھتے۔

(احول و آثار مشائخ توگیرہ ص ۱۳۲)

○ — زبدۃ السالکین حضرت خواجہ کمال الدین لوکیروی (م ۳۳۸ھ)

آپ ایک غلبہ زائد بزرگ تھے۔ پتھر صوم و سلوۃ، جگر گزار اور نوافل اشرف ادا کرنے میں بہت حد تک تیار تھے۔

والکل الخیرات، درود مستغاث، درود کبیر، درود تاج، قسم خواجگان آپ کا معمول تھا۔ الخ

(اعوال و آثار مشائخ لوکیروی ص ۳۹۱)

درود مستغاث

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ، رسولنا
رسول سید الکونین فاتح اللہ المستغاث
الیٰ حضرت اللہ تعالیٰ الصلوۃ والسلام علیک
یا رسول اللہ، النبی المصطفیٰ، رسول سراج
العالمین محمود حبیب اللہ المستغاث الی
حضرة اللہ تعالیٰ الخ

جوہر الاولیاء ص ۲۶۲ از سید باقری سید مہین ثناء خانی

طبع اسلام آباد ۱۳۹۵ھ

○ — شیخ ابی محمد حضرت مولانا غلام محمد علی گھونوی قدس سرہ (م ۳۶۰ھ)

درود مستغاث جس میں ایک فقرہ

المستغاث الی حضرت اللہ تعالیٰ

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

بار بار آتا ہے۔ شیخ الجامعہ نے اپنے مسودات میں لکھا ہے کہ ۳۵۳ھ میں

بچے رجب ہندی کی وکان واقعہ مدینہ عالیہ پر اس کا نسخہ مطبوعہ قسطنطنیہ

ویکسے کا نقیض ہوا تو اس میں ترتیب بدلتا ہوا سید احمد کبیر صدیقی کی تحریر

تھا تو مشائخ عراق میں سے آئے ہیں اور حضرت نوٹ الا عظیم کے معاصر

ہے مولانا غلام محمد گھونوی کراچی (گجرات) ۱۳۵۵ھ میں پیدا ہوئے۔ مولانا محمد علی، مولانا

حافظ محمد ربیع، ناصر سید غلام حسین، مولانا امام محمد زمان، غلام غلام احمد، مولانا احمد حسن

کاچھوری، مولانا فضل حق رام پوری سے کسب فیض کیا۔ طب اور صحاح کا درس مولانا وزیر حسن

رامپوری سے لیا۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ پیر مرعی شاہ صاحب کے (سید اقدس

پرست کی پاک دہلی کے مختلف مدرسوں میں درس دیا۔ وہ سال تک جامعہ اسلامیہ بنارس پور

میں شیخ الجامعہ رہے۔ ۱۳۵۹ھ میں وصال ہوا۔

(تذکرہ اہل بیت از محمد اعظمی شرف الدینی ص ۳۲۵ طبع ۱۳۵۵ھ)

صہ حضرت سید احمد کبیر دہلی شافعی رضی اللہ عنہ کے عراقی ہیں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت

لام حسین رضی اللہ عنہ کی کولاد میں سے ہیں۔ آپ کے ولی میں فوت الا عظیم کا یہ حدیث احرام

تھا اور اکثر آپ کی تعریف فرماتے تھے۔ آپ نے ۶۶ سال کی عمر تک اس دامنِ قائم میں رہ کر علمی

قدائی خدمت کی اور ان کی زُشد و ہریت کیا۔ ۱۳۵۹ھ میں وصال فرمایا۔ انھوں نے اقوال سے

آپ کے جہان میں شرکت کیا۔

اور ان سے مستفیض تھے۔۔۔ اگر وہ دو مستفادات شریف حضرت امیر
دفاعی کی ترحیب ہے۔ تو ندائے غائبانہ کے جواز پر ایک اور بحث :-
بزرگ کا ممکن و ممکن بنانا ہے۔ جس کی ولایت پر تمام اہل اسلام
کا اتفاق ہے۔

(مہر منیر از مولانا فیض احمد فیض ص ۷۱ طبع گوالہ شریف ۱۹۹۱ء)

○ مولانا محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی محدث پشاور کی

موصوف نے ”شائل تہذیبی“ کی بارود شرح کی ہے، بطور حرکت اپنی تصنیف
کے ہر صفحہ پر درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ تحریر فرمایا ہے۔
(انوار نقویہ شرح انوار شریعت، طبع پشاور ۱۹۷۱ء)

○ آفتاب عالم حضرت فضل شاہ ملہ قادری (م ۱۱۰۰ھ) (نور دہلی کا ڈیرہ) لاہور

پر فیض و نظر انداز اسلام گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج خانیوال فرماتے ہیں کہ
میرے سچے ہمراہ حضرت قبائلی فضل شاہ قادری قدس سرہ کے ہاں متفقہ و محافل
میلاد میں اکثر یہ درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا جاتا تھا۔

ملہ حضرت فضل شاہ قدس سرہ کے ۱۱۸ھ میں جائیداد میں پیدا ہوئے۔ حضرت خواجہ عبدالغنی
قادری جائیداد حری کے مرید تھے۔ ۱۲۰ھ میں ان کی خدمت میں بارہ کرکتاب فیض کیا۔ ۱۶۵۰ء
میں لاہور آئے اور میاں میر کے نزدیک مرثیہ سزا کی آپ نے قیام فرمایا۔ اور آخری دم تک طابہاں
حق کی دہشائی فرماتے رہے۔ ان کی درگ تھی۔ محمد محمد لدنی حاضری تھی۔ بیسے سے بیسے فراموش کرداد انشور
سزا کی کاغذ پر چھپے ہوئے تھے۔ ان کی حاضری تھی۔ ۱۹۷۰ء میں وصال فرمایا۔

(مگر وہ مولانا محمد امیر شاہ قادری ص ۳۳۳ طبع دوم ۱۹۸۵ء)

درود و مستفادات کے متعلق حضرت قبلہ عالم گوالہ ڈیرہ کا مستوفیوں کے نام

پیغام

○ آپ کے سوانح نگار مولانا فیض احمد ملہ فیض گوالہ لکھتے ہیں :-

جہاز میں ایک صاحب درود مستفادات پڑھ رہے تھے جس میں ایک فقرہ

المستغاث المی حضرت اللہ تعالیٰ

المصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

یاد رہا آتا ہے۔ یہ درود شریف اکثر بزرگان دین اور خصوصاً قبلہ عالم قدس سرہ
اور ان کے مستوفیوں کے معمولات میں سے ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ اس
کا ہرگز ناغہ نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس میں عجیب و غریب تاثیرات ہیں۔

مہر منیر از مولانا فیض احمد فیض ص ۷۱

طبع گوالہ شریف ۱۹۹۱ء

ملہ مولانا مفتی فیض احمد فیض ۱۹۵۰ء کو ضلع بھکر میں پیدا ہوئے۔ ہندی سکول میں تعلیم پائی۔
قرآن کریم کو کچھ ابتدائی سیکھی، مگر کئی سے پڑھیں۔ ملہ کے علاوہ مولانا شاہ وحشی چشتی،
مفتی عبدالکریم چشتی، مولانا عطاء اللہ شاہ، مولانا غلام احمد شاہ، مولانا غلام احمد شاہ
میرزا احمد شاہ سے درس نظامی کی سمجھیں کی۔ جمہور و قرائت مولانا قادری نظام محمد پشاور سے
پڑھی۔ تصوف کی کتابیں حضرت مولانا غلام محمد گوالہ دار قند حضرت بابا جی سے پڑھیں۔
۱۳۸۰ھ سے دربار گوالہ شریف میں قیام ہے۔ ۱۳۵۶ھ میں قبلہ عالم گوالہ ڈیرہ سے رجعت کی۔

(مگر وہ انشاہ حسین گروہی ص ۳۳۳ طبع گوالہ شریف ۱۹۹۱ء)

○ علامہ یوسف بن اسماعیل غبنائی ^{رحمۃ اللہ علیہ} (م ۱۳۵۰ھ)

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

ہا اکرمک علی اللہ

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

علامہ غبنائی ص ۲۰ فرماتے ہیں یہ دو شریف سیدنا ابوالکثیر العارف العظیم
علیہما الوہاب شاذلی کے ہیں۔ یہ آپ نے دائرین کے لیے تالیف فرمایا ہے تاکہ
وہ جناب رسالت مآب ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کے روض مبارک پر حاضری کے وقت پڑھیں۔
اور ہر وقت اور ہر جگہ اس کے پڑھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں، ہر گز یہ تصور
کرے کہ وہ نبی علیہ السلام کے سامنے حاضر ہے اور اس میں جو خطابات کے سینے
ہیں ان کے ذریعے آپ سے عرض گزارے کیونکہ غلام کے انجلیات میں سلام
لحا صیف ہے اور وہ نمازی کا یہ قول ہے۔

السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ حضور علیہ السلام کو خطاب کے انہیں حیثیتوں میں سے ہے۔

(العلل الصلوۃ علی سیدنا وعلی السلامہ غبنائی ص ۱۳۲ طبع لاہور ۱۳۹۹ھ)

لے شیخ ابوالحسن یوسف بن اسماعیل شافعی ^{رحمۃ اللہ علیہ} ۸۳۰ھ میں فلسطین کے ایک قصبہ "ایزم"
میں پیدا ہوئے، ۸۵۰ھ میں جب آپ دس سال کے ہوئے تو آپ کے والد ماجد نے آپ
کو قرآن کریم حفظ کرنے کے لیے مصر بھیج دیا۔ آٹھ سال کی مدت میں قرآن کریم حفظ کیا۔
۸۵۲ھ میں آپ پانچ سو روپے (تقریباً) میں حاضر ہوئے۔ ۸۵۹ھ تک خلیفہ میں مصروف
رہے۔ ۶۲ کے قریب مفید تصانیف لکھا اور چھوڑ دیں۔ ۸۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔

(عبدہ بن علی بن ابی شیبہ ص ۱۰۰ طبع لاہور)

قبلہ عالم سید جماعت علی شاہ ^{رحمۃ اللہ علیہ} لاٹانی مبارک علی پور سیدان (سائیکوٹ)

موصوف کے موانع نگار پر و لیسر محمد حسین آئی لکھتے ہیں۔

درو مستغاث بھی حضور کے روزمرہ کے معمولات میں شامل تھا۔

اس میں بار بار یہ درود پاک آتا ہے۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

(اواخر ۱۲۷۱ھ یا ۱۳ طبع مکان اشاعت چاند ۱۳۹۹ھ)

۱۰۔ جناب میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ ہیں۔ ۱۲۷۱ھ میں علی پور سیدان
(سائیکوٹ) حضرت سید علی علیہ الرحمۃ کے گریہ ہونے سے مولانا مہدار شیدائی مد
سے قرآن مجید، حدیث پاک، فقہ و تصوف کا تعلیم حاصل کیا۔ حضرت بیاقصیر رحمہ
پوری علیہ الرحمۃ کے دست حق پرست پر حجت کی نور فوق خلافت مظاہرہ نظام مر
حقوق شاذلی لکھائی کے لیے کو شہر ہے۔ بزرگوار گانا خدا نے آپ کے ہاتھ پر وضع
کر کے من ہر دست قبول کیا۔ اور سرخا مستقیم ہو جانے ہوئے۔ ۱۲۹۳ھ میں وصال فرمایا
مزار آپ کا علی پور سیدان میں مرقع قرار ہے۔ آپ نے فرمایا اس حدیث سے جو لوگ
خلافت میں آتا ہے۔

سیدانور حسین رئیس رقم دیوہ کی لاہور آپ کی شخصیت کے متعلق لکھتے ہیں۔

دارالکاش حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب لاٹانی علی پور سیدان

تعلیم ربانی بیاقصیر محمد پوری کے شاگرد اعظم تھے۔ آپ کی روش سولی

ملک کا نمونہ تھی۔

(اہتمام الرشید لاہور، دارالعلوم دیوبند ص ۸۰، ۸۱ طبع ۱۳۹۹ھ)

مشاہدات

و

حکایات

اور

مبشرات

مولوی محمد اسحاق صاحب مرحوم تصدیق رئیس ہاسکن محلہ سوہہ بدایوں کا قول ہے کہ میں احمد نواز مغرب بارادہ شرکت نماز جنازہ شریفہ حضرت مولانا فضل رسولؒ نے بدایوں کی نقابت تمام گھر سے روانہ ہوا۔ یہ صحیح معلوم تھا کہ نماز جنازہ عید گاہ میں ہوگی یا تیس اور۔ صرف اس خیال سے کہ جز عید گاہ کے اور دوسری جگہ ایسی نہیں ہے کہ جہاں ہزاروں آدمی نماز پڑھ سکیں۔ عید گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ جس وقت ساتھ کی چوکی سے نیچے قبرستان کے قریب پہنچا، ایک ایک قبور کے درمیان سے الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کا غلط کانوں میں پہنچا جس کی ہیبت سے جسم کے رہ گئے کھڑے ہو گئے۔ لیکن یہ یقین واقعی ہو گیا کہ جنازہ مبارک ضرور اس طرف سے روانہ ہوا ہے۔ اسی طرح بہت سے واقعات اکثر صلیو اور بدایوں کو آپ کے ہمال کے بعد غائب آتے ہوئے جو طوالت نظر انداز کیے جاتے ہیں۔

(اکمل التدریج از مولانا محمد یعقوب شاہ القادری بدایوںی ص ۷۲ جلد ۲ طبع انوار)



نامور مورخ و ادیب نسیم جازئی اپنے سفرنامہ ترکی کے سفر کا بال لکھتے ہیں :-

”کوئی گیارہ بجے کے قریب ہم نے قادیان کا رخ کیا اور زونید کے ساتھ ایک اور نوجوان تھے، جو ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بات کر سکتا تھا۔ بعد کا دن تھا اور ہم نے اپنے

سے مرانا غلطی مولیٰ بدایوںی ۱۳۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ صرف دو نمبر کتابیں دوا صاحب سے پڑھیں۔ مولانا صاحب سے مولانا محمد شاہ اور الخ فرنگی محل، حضرت محمد ظہیر سندھی علی (م ۱۳۰۳ھ) اور مولانا عبداللہ سرحدی سے کتابت فیض کیا۔ والدہ گرامی مولانا عبداللہ علیہ الرحمۃ کے حکم سے اپنے قدیم آبائی مدرسہ علم کے مدرسہ قادریہ کے نام سے منسوب کر کے درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ دروازہ اعلیٰ قوس سے آکر ظہر فیض باب ہوئے۔ تمام عمر مذہب حقہ اہلسنت کی شہادت امانت میں کوٹیں رہے۔ اور لکھتے رہے۔ کمال قیامت کیا۔ ۱۳۸۶ھ کو انتقال ہوا۔ بعد کی مفید جگہ۔ پھولیں۔

(ذکر محمد زکریا ص ۸۰ کراچی، انس الذریعہ جلد ۷، ذکر مولانا صاحب ص ۲۰۸)

حاجر کو روانہ ہوئے تھے، جتنا وہ تھاکہ بہت راستے کی کسی مسجد میں جمعہ کی نماز کے لیے رکتا چاہتے ہیں۔ انقرض سے توبہ کا فاصلہ قریباً آدھ سو میل تھا اور ہمارا ڈرائیور شہر کے مضافات سے چلتے کے بعد تقریباً ستر میل فی گھنٹہ کے حساب سے کار چلا رہا تھا۔ اس کار پر ڈرائیور کے سامنے ایک چھوٹی سی تختی لٹک رہی تھی جس پر اللہ رب العزت علی اللہ کے الفاظ کندہ تھے۔ کوئی آواز یا پلان گھنٹہ بعد سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی بستی کی مسجد کے قریب کار روکی اور ہم اتر پڑے۔ ترکہ کسٹوں کی اس بستی کی سب سے خوب صورت عمارت یہ مسجد تھی۔ میں نے وضو کے لیے کوٹ اٹھا تو ایک دیوالی نے پانی کا کوڑو لھر کر میرے سامنے رکھ دیا، وضو سے فارغ ہو کر اٹھا تو اس نے ایک ساٹھ تولیہ پیش کر دیا۔

مسجد کے اندر قالین بچے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان لوگوں کی کمائی کا بیشتر حصہ اپنے گھروں کی جوئے خدا کے گھر کی آرائش پر صرف ہوتا ہے۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ بستی کے مکانات کی تعداد دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں ہر آدمی نماز پڑھتا ہے۔ جماعت میں ابھی کچھ دیر تھی اور خطیب صاحب ایک کتاب سے فارسی کے کسی شاعر کا فقہیہ کلام پڑھ رہے تھے۔ وہ تھوڑے وقت کے بعد نمازیوں کو درود و سلام پڑھانا شروع کر دیتے۔ انکار دہی تھے جن سے ہر پاکستانی کے کان آشنا ہیں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ " کچھ دیر بعد منبر پر کھڑے ہو کر خطیب نے عربی زبان میں خطبہ پڑھا اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہو گئی۔ ہم نماز سے فارغ ہو کر باہر اٹلے تو تمام نمازیوں کو تھک کی ڈیلوں کا ایک ایک لفافہ اور گلاب کے عرق کا ایک ایک گھونٹ تقسیم کیا گیا۔ جب نمازی باہر یابی دروازے کے قریب پہنچتے تھے تو ایک فٹن گلاب پاش سے عرق کے چند قطرے ان کی پٹیلی پر وال دیا تھا اور وہ اسے لی لیتے تھے۔ دوسرا تھک کی ڈیلوں سے بھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے لفافے بن کر تقسیم کرنا چاہتا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کی نماز کے بعد اسی طرح گلاب

کا عرق ابورقہ تقسیم کی جاتی ہے۔



مسلمان پاک شریف خدا شریف سے تقریباً پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلمان پاک میں حضرت سلمان فارسی اور حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت حذیفہ الیربانی رضی اللہ عنہم کے مزارات ہیں۔ یہ تینوں حضرات حضور میدناہم علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ کرام میں سے ہیں۔ اور یوں عظمت و شان والے ہیں۔ عمارت مزارت کے قریب چھٹی کھڑی کر کے اندر گئے ہی تھے کہ نماز ظہر کی اذان کی آواز لائی پتھر کے پائے زوئی۔ سبحان اللہ مؤذن صاحب نے اس انداز سے عربی اچھ میں اذان کہی کہ بے ساختہ زبان سے سبحان اللہ، یا شاء اللہ نکلا رہا تھا۔ اس کے بعد سلام پڑھی۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدنا یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیبنا یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبینا یا نبی اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدنا یا رحمة للعالمین

الصلوٰۃ والسلام علیک وعلیٰ آلک واصحابک یا سید المرسلین

صلوٰۃ و سلام سن کر آنکھیں اٹھار ہو گئیں۔ ولی اس قدر سرور و شادمانی تھا کہ یہاں سے باہر ہے۔ کچھ عرصہ پہلے عربیہ انجم میں اذان کے بعد درود و سلام پڑھی جاتی تھی۔ لیکن افسوس کہ ایک فرقہ کے علماء نے اس کو شرک و کفر وغیرہ قرار دے کر بعض مقامات پر لوگوں کو اس سعادت و برکت سے محروم کر دیا ہے۔ اگرچہ عراق، اشام، القدس، مصر اور پاکستان کے بعض مقامات پر اب بھی درود و سلام پڑھا جاتا ہے۔ بلاشبہ اس کی بہت برکات ہیں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ آمین

(رام مقیدت ص ۵۲، ۵۳ طبع کراچی)

نہ نیم ہوتی پاکستان و دارم تک، مطبوعہ قومی کتب خانہ قیروہ روز ۱۵:۱۱:۵۹

”وایمانو کا زوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ دمشق شریف سے یہ سارا ملک بہت ہی مبارک ہے۔ دمشق شہر کے امام اکثر باقرین اور شیخ العقیدہ اہلسنت وجماعتہ ہیں اور تقریباً ہر مسجد میں ہر اذان کے بعد

الصلوة والسلام علیک یا سیدنا یا رسول اللہ

الصلوة والسلام علیک یا حبیبنا یا حبیب اللہ

الصلوة والسلام علیک یا سیدنا یا نبی اللہ

پھر اور عشاء کی اذان کے وقت مختلف اقباب کے ساتھ زیادہ پڑھتے ہیں جہاں سے پہلا جہاں سے اول النیرات شریف اور جہاں سے قہیدہ مردہ شریف متعقد ہوتی ہیں۔ جن میں بڑے ذوق و شوق سے ذکر پہلا اور مردہ شریف اور قہیدہ مردہ شریف پڑھا جاتا ہے۔ سید کی حضرت ابراہیم الخلالی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں بھی شرکت کا اتفاق ہوا۔ قرآن خوانی کے بعد باقاعدہ دست بستہ نماز اور استحرام کے ساتھ کھڑے ہو کر مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے عربی میں سلام پڑھا گیا۔

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

یا حبیب سلام علیک صلوة اللہ علیک

س کے بعد دعا کے پڑھنے کی اور شیرینی تقسیم ہوئی۔

(رام عقیدت ص ۹۰ طبع کراچی)

مؤذن صاحب نے عرب کے محض جس شخص اذان دی اور اذان کے بعد صلوة و سلام پڑھا۔ اعموہ والسلام علیک یا سیدنا یا رسول اللہ و علی الک و اصحابک یا حبیب اللہ سن کر دل بال بال ہو گیا۔ مسجد میں کافی لوگ جمع ہو چکے اور ہو رہے تھے۔ (رام عقیدت ص ۹۷ طبع کراچی)

مولانا الخلیل خلیف پاکستان محمد شفیع اوزاروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ۷ جنوری ۱۹۶۱ء کو بغداد شریف پہنچے اور حضرت غوث الاعظم و خلی اللہ حد کے مزار شریف پر حاضری دی۔ اس کے بعد نماز ظہر کی پڑائی میں لگ گئے۔ ابھی وضو کر رہے تھے کہ اذان شروع ہو گئی۔ اذان سن کر دل بہت خوش ہوا۔ عرب کے محض لیے میں مؤذن صاحب کی قراؤن نشانیں گونج رہی تھیں۔ اذان کے بعد صلوة شروع ہوئی۔

الصلوة والسلام علیک یا سیدنا یا رسول اللہ

الصلوة والسلام علیک یا حبیبنا یا حبیب اللہ

الصلوة والسلام علیک و علی الک و اصحابک یا غاتم رسول اللہ

(رام عقیدت ص ۹۷، طبع کراچی (خاصہ))

مولانا محمد شفیع علیہ الرحمۃ ۱۹۲۷ء میں حکیم کران (شرقی پنجاب) کے مقام پر پیدا ہوئے۔ سکول میں لڑا پاس کرنے کے بعد درس لکھائی اور ۱۹۴۷ء میں تعلیم حاصل کی اور میں غلام اللہ صاحب شرقی بنے۔ بی کے وسیع حق پر دست کی۔ خلیف پاکستان کے دم سے مشہور ہوئے۔ تمام عمر مذہب حق و اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں گزار دی اور مختلف دنیا کی تحریکوں میں بھی بڑے چرچہ گر حصہ لیا۔ قسطنطنیہ میں لوکانہ سے کراچی منتقل ہو گئے اور مختلف مساجد میں امامت و خطابت کے فرائض سر انجام دیئے۔ کراچی میں دارالعلوم خلیفہ غریبہ قائم کیا۔ ۱۹۸۳ء میں ۵۵ برس کی عمر میں دلت پائی۔ لاکھوں افراد نے جنازہ میں شرکت کی۔ نماز جنازہ عالم احمد مدینہ کا بھی علیہ الرحمۃ نے پڑھائی۔

(علیہ رحمۃ اللہ) میں اپنے معاصرین کی تحریک میں ۹۷ طبع کراچی)

حضرت مولانا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما رسول مشہور سیالوی فرماتے ہیں۔

”کہ میں نے مصر میں پندرہ روز تک جس ہوٹل میں قیام کیا اس کے ہال میں چائیں اٹھتے ہیں۔ یہ وہ عظیم الشان مسجد ہے جس میں سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کافر مبارک دفن ہے۔ جس حجرے میں آپ کا سر مبارک دفن ہے اس کے اوپر ایک پر شکوہ گندہا ہوا ہے۔ آپ کے مزار پر زائرین کی ایک خاصی تعداد ہر وقت قرآن خوانی اور آپ پر سلام عرض کرنے کے لیے موجود رہتی ہے۔ ہر نماز کے وقت مؤذن صاحب اذان کے بعد بلند آواز سے پارتھانج مرتب

الصلوة والسلام عینک یا سیدی یا رسول اللہ

وعلیٰ انک یا سیدی یا حبیب اللہ

کہہ کر نئی کریم ﷺ اور آپ کی آن پاک پر قاضی شریف پڑھتا ہے۔ مصر اور ہاتھوس قاهرہ اس اعتبار سے خلیفہ فخر زمین ہے کہ یہاں اصحاب رسول اکرم اسلام اور اہل بیت اہلبار کے علاوہ اولیائے کاملین کی ایک کثیر تعداد استراحت فرما رہی ہے۔

(ایماندہ نیائے حرم ص ۷۷ جلد ۲۳ ش ۳۰ ستمبر ۱۹۹۵ء)

(پندرہ روزہ اے طلعت ص ۱۳ جلد ۲ ش ۳۰ ستمبر ۱۹۹۲ء)

مخدوم جہانیاں نے ان کے کہنے کے مطابق حق تعالیٰ کے حضور متوجہ ہو کر آنحضرت کے روضہ اقدس کے سامنے بولے بخرو نیاز سے الصلوۃ والسلام عینک یا رسول اللہ کیا۔

اسی وقت اندر سے آواز آئی۔ لیدیک یا ہنسی آنحضرت کی آواز سنتے ہی تمام پیادہ آپ کے مرید ہو گئے۔

کئی سال کے بعد آپ پھر مدینہ شریف حاضر ہوئے تو مجاوروں نے پھر آپ کو کھیر لیا اور عرض کیا۔ آپ مہربانی فرما کر حسب سائق آئیں ایک بار پھر کرم فرمائیے۔ آپ روضہ اقدس کے سامنے گھڑے ہوئے۔ بخرو نیاز سے الصلوۃ والسلام عینک یا رسول اللہ کیا۔

لدا آئی۔ لیدیک یا ہنسی امدوم نے باطن کے لیے بھی التجا کی۔ فرمان ہوا کہ ہندوستان میں ان علامتوں والا ایک آدمی ہے جس کا نام نصیر الدین ہے اس کے پاس جاؤ۔ یہ فرمان سن کر وہ ہندوستان روانہ ہوئے۔ اور چند روز حضرت نصیر الدین چراغ ولایت کی خدمت میں رو کر فیض باطنی سے سرفراز ہوئے۔

(مرکبہ العاقبتین، لطائف حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی ص ۸۶، ۸۵ طبع خیال شریف)

سیدی عبداللطیف مصلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر کچھ مدت کے بعد میں نے نبی پاک ﷺ کو خواب میں اپنے گھر کے ایک کمرے میں دیکھا کہ ہزار گھر آپ کے نورانی چہرے سے چمکا رہا ہے۔ پس میں نے تین مرتبہ دست بردار عرض کیا :-

الصلوة والسلام عینک یا رسول اللہ

حضور! میں آپ کے پیوس میں آپ کی شفاعت کی آس لگائے فغا ہوں۔ سرکار نے میرا ہاتھ پکڑا اور سسکرائے ہوئے مجھے بوسہ دیا اور فرمادے ہیں، ہاں خدا، ہاں خدا، ہاں خدا اسی اثاث میں کیا دیکھا ہوں کہ تارا ایک پیروی جو مرچ کا ہے

مجھ سے کہہ دیا ہے تم سرکار کے خدمتکار مداح خواہ ہو۔ میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہو اس پر وہ علاء خدا کی قسم اخیر اس وعظ کا آسمان پر فکر ہوا ہے اور میں نے خاموش مسکرا رہے تھے۔ اس پر میں خوشی خوشی ابیدار ہو گیا۔

(سلسلہ دواہجہ اربعہ جلد اول ص ۷۵ طبع ۱۳۵۵ھ ۱۹۳۵ء)

شیخ احمد بن حنبلت مغربی فرماتے ہیں کہ :-

ایک رات کو خواب میں میں نے وہ بیان رسول کی ایک جماعت کو دیکھا جو رسولوں اور ان کی رسالت پر تامل خیال کر رہے تھے۔ پس انہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ دلائل ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت پر یہ دلائل ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر کیا دلیل ہے؟ میں نے ان سے کہا کہ حضور کی رسالت پر دلیل وحی ہے، نزول قرآن ہے۔ ان کے اشارے سے چاند کا شفق ہو جاتا ہے۔ و رختوں کا آئینا سجدہ کرتا اور پتھروں کا آئینا سلام کرتا۔ جمادات کائنات کی وجہ سے کلام کرتا، اور زمین و آسمان کے مالک کا ان پر صلوة و سلام پڑھتا ہے اور مجبور و قواس مضموم کو لو آ کر تاجے گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے جو کچھ پہنچانا تھا پہنچا دیا۔ ایک نے میری تصدیق کی لیکن باقیوں نے نہ تصدیق کی نہ تمکدرب۔ اسے میں ایک منادی کو اعلان کرتے دیکھا کہ بخ فصح رسول اللہ ﷺ کا زید ار کرنا چاہے وہ میرے ساتھ ہو لے۔ پس میں بھی دوڑنے والوں کے ہمراہ دوڑ پڑا۔ ہم نے پانی کا ایک برتا پشمرہ دیکھا جو درود سے زیدہ سفید ہر طرف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیدہ شیریں تھا۔ نبی اکرم ﷺ جبریل علیہ السلام کے ہمراہ وہاں تشریف فرما ہیں۔ میں نے عرض کیا :-

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ۔ میں قریب ہوا اور سلام عرض کیا، فرمایا روح الامین جبریل علیہ السلام کو سلام کہہ۔ میں نے ان کی خدمت

میں بھی سلام عرض کیا۔ میں ان ہر دو حضرات کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کیا، میرے لیے دعا فرمائیں۔ دونوں نے میرے لیے دعا فرمائی۔ پھر میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے اپنے دوستِ اقدس کے ساتھ اس جگہ سے پانی پلا دوں۔ حضور نے اپنے دستِ اقدس سے مجھے تین چلو پانی پلا دیے۔ پھر میں نے جبریل علیہ السلام سے عرض کیا، آپ بھی مجھے دستِ اقدس سے پانی پلا دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی حکم فرمایا کہ وہ مجھے پانی پلائیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی مجھے پانی پلا دیا۔ ان میں سے ہر ایک کے دستِ اقدس سے پانی پینے وقت میں اسی سرکار کی نیت کر لیتا تھا۔

پھر میں یاد رہو گیا۔ مجھے اللہ سے امید ہے کہ ان دونوں حضرات تک مجھے پہنچائے گا۔ اللہ کی طرف سے ان ہر دو پر افضل ترین درودوں کا کیزہ تر سلام ہو گا۔

(سلسلہ دواہجہ اربعہ جلد اول ص ۳۱۳ طبع ۱۳۵۵ھ ۱۹۳۵ء)

ازادہ پوسٹ بنائیں اسٹیل مبنائی سندس مراد

سیدی ابو الموابب شاذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- درودِ ۳۳ شعبان المکرم کو کچھ گھری مسجد میں صبح کی نماز پڑھ کر سو گیا۔ یہ مسجد مقام بلاق اور شفاک کے درمیان واقع ہے۔ میں نے حضور علیہ السلام کو اپنے سر ہاتے تھا دیکھا، میں نے عرض کیا۔ الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ و بركاتہ۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تم میرے غلام۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں، حضور! میں اس پر راضی ہوں کہ حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم اس پر راضی ہو تو مجھ پر درود بھیجے وقتِ کامل درود کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے عرض کیا اس کی حوالہ کی وجہ سے۔ فرمایا جب درود و سلام پڑھو تو اول و آخر خواہ ایک بار ہو، بھیجا کہ وہ میں نے عرض کیا حضور! کامل درود کس طرح پڑھا کروں؟ فرمایا، لیوں

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد و سلمہ علیہ

سیدنا ابراہیم و عیسیٰ آل سیدنا ابراہیم و بارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک علی سیدنا ابراہیم و عیسیٰ آل سیدنا ابراہیم فی العالمین آمین
حمید مجید - السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ -
(محدث تاریخ قلعہ مہدی جلد اول ص ۳۶۶) شیخ لاہور ۱۳۸۸ھ

شیخ احمد بن حنبلت مقرر رہا اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

نور ۱۱۱۱ و ۱۱۱۲ کے فضائل میں سے جو میں نے دیکھے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ ایک شب کو میں نے خواب میں ایک مژدئی کو سنا ہوا اعلان کر رہا تھا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ اسے ساتھ دوڑے۔ پس میں سناؤں کے ہمراہ دوڑ پڑا گیا دیکھتا ہوں کہ لوگ اس کی طرف آ رہے ہیں۔ ہم بھی ایک بالافانے کی طرف رسول اللہ ﷺ کی جانب چلے پڑے۔ میں دوڑاؤں کی بائیں طرف سے داخل ہونے لگا۔ لوگوں نے باہر ہلکے کہا کہ انہیں طرف سے جلد بچھو دو ورنہ مل گیا۔ میں اندر داخل ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما ہیں۔ جب میں قریب ہوا تو میرے پورے بدن حضرت کے درمیان پادری جاگن ہو گیا۔ اور مجھے کسی کا چہرہ نظر نہ آیا۔ میں نے کہا :-

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ - صلی اللہ علیک وسلم تسلیما و علی آلک و آلک فاعلم ان احبابک و اهل بیتک -

یا رسول اللہ کیا میری عادت آپ کے ساتھ ایسی ہی نہیں رہا اب میرے اور آپ کے درمیان دنیا کے پردے مائل ہو گئے ہیں۔ مجھے تعجب کرتے ہوئے فرمایا ہم نے تمہیں دنیا اور اس کے انتہام سے روکا تھا۔ اور تم پھر اسی انتہام میں مصروف ہو۔ کافی دیر تک مجھے تنہیہ و توجہ فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے دل میں کہا، میرے اور حضور کے درمیان جو پردہ جاگن ہوا ہے یہ صرف میری بے چارگی کی وجہ سے ہوا ہے۔ میں نے ذر ذرہ نظر دونا شروع کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حضور! کیا آپ میرے ضامن نہیں؟ فرمایا تم جتنی ہو پھر میں نے عرض کیا میں آپ کو خدا سے بڑھ کر اور انکی بارگاہ میں جو آپ کا مقام

ہے کا واسطہ دے ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اس پردہ کو جو میرے اور آپ کے درمیان جاگن ہے، اٹھا دے۔ پس وہ پادل قبول فرمادیا اور کمر خم ہونے لگا۔ میں تک کہ میں نے رسول پاک اور آپ کے صحابہ کرام کی زیارت کی۔ میں سرکار سے ٹپٹ گیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ میرے ضامن نہیں؟

تساویا تو کہاں ہے؟ میرے شوالے خبر

فرمایا تو جانتی ہے اور فرمانے لگے ہم نے تمہیں کیا تھا کہ یہ انتہام چھوڑ دو لیکن تم نے نہ چھوڑا۔ یہ بات سن کر میں جاگ پڑا اللہ تعالیٰ سے اس کے نبی کریم ﷺ کے وعدے دعا ہے کہ ہمارا انتہام اس چیز میں کروے جس نے باقی رہنا ہے اور ہماری توجہ کافی سے ہٹا دے۔ بیجا سیدنا و وسیلتنا الی رضا سیدنا محمد ﷺ تسلیما ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

۔ (محدث تاریخ فی السنۃ طبری سید الکونین جلد اول ص ۳۱۳ طبع لاہور)

ابن القیم جوزجی (متوفی ۷۵۰ھ) اپنی کتاب جاء الاقوام میں لکھتے ہیں :-

حضرت ابو بکر بن محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اس نے میں شیخ الشیخ حضرت ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ آئے ان کو کچھ کرنا بجز مجاہد کھڑے ہو گئے۔ ان سے مواخذہ کیا اور ان کی پیشانی کو دھو دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ حضرت ثعلبی علیہ الرحمۃ کے ساتھ یہ سلوک کر سکتے ہیں۔ حالانکہ آپ اور قیام علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ بائیں نور بخون ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں نے وہی کیا جو حضور نبی کریم ﷺ کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا ثوب بیان کیا کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی کہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ثعلبی علیہ الرحمۃ حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو دھو دیا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! ثعلبی کے ساتھ ایسی عبادت فرماتے ہیں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر لمحہ کے بعد لفظ جاء کہ رسول من آخر تک پڑھتا ہے

۱۳۵۰۸
۷ imp
لا

لَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَعِزٌّ كَثِيرٌ وَلَهُمْ فِيهَا زَوْجٌ مِمَّا يَشْتَهُونَ
 تَعْلَمُ مَا تَعْلَمُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَازِلُ مُتَعَدِّدَةٌ مُتَنَافِلَةٌ مِمَّا كَانُوا فِي الدُّنْيَا
 مُحَمَّدٌ كَمَا نَحْنُ بِرَبِّهِمْ عَلِيمٌ

غلام لبرائی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :- اس الفاظ و روایات کو انہوں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کے سامنے پڑھا حضور ﷺ نے اس روایات کو سن کر جہنم فرمایا حتیٰ کہ آپ کی کچیاں کھل گئیں اور آپ کے شکامبارک سے نور ظاہر ہونے لگا۔ (جذب القلوب اور دیگر احباب ص ۳۱۵ طبع ۱۳۵۲ھ و ۱۳۵۳ھ)۔
 ○۔۔ ایک خود ساختہ درود شریف اور اسکی فضیلت

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ وَعَلَىٰ آلِهِ مُحَمَّدٌ صَلَواتُكَ يَا اللَّهُ مَا تَشَاءُ
 حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اس درود پاک کو حسن قبول اور شرف قبولیت حاصل ہے۔ ایک درگاہ پر منورہ میں زیارت کے لیے حاضر ہوئے نورانی مدت اقامت میں انہوں نے اس درود پاک کا درود رکھا۔ جب وہ دین منورہ سے رخصت ہونے لگے تو حضور ﷺ نے ان سے (خواب میں) فرمایا کہ چند دن تم یہاں اور پھر وہاں کیونکہ تمہاری درود پڑھنے میں بہت پسند آتی ہے۔
 (جذب القلوب اور دیگر احباب ص ۳۱۵ طبع ۱۳۵۲ھ و ۱۳۵۳ھ)

○۔۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں :-
 حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں :-

امری سہیل الولد ہلہ من لصلوۃ علی النبی ﷺ "تَعْلَمُ صَلَواتُكَ عَلَی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ وَآلِهِ وَارَکَ وَاسَلَمَ" قَالَ فَرَأَاهَا فِي الْمَنَامِ عَلَی النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ ﷺ فَاسْتَحْسَبَا
 (درآمدنی حضرت النبی الامین ص ۳۵ از حضرت مولانا محمد طیفی لاہور ص ۱۷۱ء)
 ترجمہ :- والد محترم نے مجھے حکم دیا کہ درود شریف اس صیغہ سے پڑھا کروں :- "تَعْلَمُ صَلَواتُكَ عَلَی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ وَآلِهِ وَارَکَ وَاسَلَمَ" میرے والد گرامی نے فرمایا کہ یہ درود شریف میں نے خواب میں پڑھا تو حضور ﷺ نے اس کو پسند فرمایا۔

○۔۔ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ کا خود ساختہ درود اور اسکی فضیلت
 ابو خیر محمد بن عمر سے روایت ہے کہ میں ابو خیر بن حماد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے شبلی آئے ابو خیر کھڑے ہو گئے و معائنۃ کی اور بیٹائی پر مدد دی۔ میں نے کہا کہ میرے سرور آپ شبلی کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں مالا کہ آپ اور تمہارا ایک باشندے خیال کرتے ہیں کہ درود پاک ہے۔ کہانیں نے

اس کے ساتھ وہ کیا جو نبی ﷺ کو کرتے دیکھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مناسبت میں دیکھا کہ شبلی سامنے آئے آپ کھڑے ہو گئے اور اس کی بیٹائی کو مدد دی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ شبلی کے ساتھ ایسی حمایت فرماتے ہیں۔ فرمایا: یہ منزل کے بعد تقد جہاد کہ رسول بن اللہ کے اہل بیت کے ساتھ ہے۔ اور پھر درود پڑھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس نے کوئی فرض نہیں پڑھا تھا لیکن اس کے آخر میں "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ وَعَلَىٰ آلِهِ مُحَمَّدٌ" آنسو روایت پڑھا اور تین دفعہ "صَلِّ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ" پڑھا۔ ابو خیر محمد بن عمر کہتے ہیں کہ میں پھر شبلی کے پاس گیا اور انہیں نماز کے بعد کیا کر کرتے ہو تو انہوں نے ایسی ہی بیان کیا۔

(جذب القلوب اور دیگر احباب ص ۳۱۵ طبع ۱۳۵۲ھ و ۱۳۵۳ھ)۔
 (قول البدیع لا بد من دعائیہ ص ۱۰۲) (عربی المستور ص ۱۷۲)
 ○۔۔ محمد شین کرام کا خود ساختہ درود شریف اور اسکی قبولیت

(۱)۔۔ امام بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) ص ۲۵۶
 (۲)۔۔ امام مسلم (رحمۃ اللہ علیہ) ص ۲۶۱
 (۳)۔۔ امام ترمذی (رحمۃ اللہ علیہ) ص ۲۵۶
 (۴)۔۔ امام دارقطنی (رحمۃ اللہ علیہ) ص ۲۵۶
 (۵)۔۔ امام ابن ماجہ (رحمۃ اللہ علیہ) ص ۲۵۶
 (۶)۔۔ امام نسائی (رحمۃ اللہ علیہ) ص ۲۵۶
 دیگر محدثین کرام کا یہ طریقہ کار ہے کہ وہ حدیث رسول نقل کرتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ "تَعْلَمُ صَلَواتُكَ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارَکَ وَاسَلَمَ" پڑھتے ہیں۔ یہ درود و سلام نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں بلکہ یہ محمد شین کا خود ساختہ ہے۔

○۔۔ درود و سلام "تَعْلَمُ صَلَواتُكَ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارَکَ وَاسَلَمَ" کی فضیلت
 امام جلال الدین سیوطی اپنی کتاب "فتح الباری" کے زیر باب میں لکھتے ہیں کہ میں عساکر نے اپنی تاریخ میں بعض بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اے خدا (صحت) کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان و دیار فرشتوں کی امانت کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ تم نے یہ واقعہ کس محل سے پایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہا حدیث لکھی ہیں۔ اور میں نے ہر حدیث میں "عَلَّمَ النَّبِیُّ ﷺ" کا قلم اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "مَنْ صَلَّى عَلَی صَلَواتِ اللَّهِ عَلَيْهِ"

(جذب القلوب اور دیگر احباب ص ۳۱۱ طبع ۱۳۵۲ھ و ۱۳۵۳ھ)
 ○۔۔ حسن بن محمد نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا۔ فرمایا: اے ابو حنیفہ! کاش تو مجھے لے کر جو مملو ہم نے نبی ﷺ پر کتب میں لکھی تھیں۔ کہ ہمارے آگے بھی ارشاد اور نورانی ہو رہی ہے۔
 (جذب القلوب اور دیگر احباب ص ۳۱۱ طبع ۱۳۵۲ھ و ۱۳۵۳ھ)

○۔۔ عبد الوہاب نجدی کا دوسرا خود ساختہ درود

الحسرة والسلام على يا محمد الأمين وعلى آله وصحبه وذريته

(تقدیم کے لیے) (۱) بحال ہوئے بعد (۲) طبع امر تشریح (۱۶۱۹)

○-- محمد بن عبد الوہاب نجدی کے استاد محمد حبیہ سندھی (رحمۃ اللہ علیہ) کا فرزند ساجد ورد

و جعل ما به على من (أو ما بين عظمي و ما بين العظم) بحذاء الذئب و قد ذكرهم في بعض النسخ -

(مرد: فی الحال) فاش شد امر و حقیقت شد عیا ص ۲ طبع نزاری ۱۳۱۳ هـ

○ -- احسان الہی ظہیر کا شہرہ ساختہ درود

الحمد لله والصلوة على من لا نبى بعده وعلى آله وصحبه

(مرکز تحقیقات و نشر اسلام، محمّدی ۱۲، طبع ۱۳۸۵، ۲۸۰ ص.)

○—مولوی محمد اسماعیل صلفی، پٹی کا خوب ساختہ و دور

الحمد لله الذي جعلنا من عباده العلماء

(بقیت حدیث میں) = الحج لا یجوز الا بقرآن (۱۳۱۰)

○--مولوی قسید الجہاد غزنیوی امرتسری کا خود صاف شدہ ورور

اصلی و اسلم خانہ بہ خیر لڑائی ۔ (سوائے غری مہتری اور علی احمد اللہ پوری از میدان الجہاد پوری ص ۱۷۲)

○—مولوی محمد بشیر صاحب مقلدِ مال کا خود ساختہ درود

تعلیم و السلام علی خیر خلق محمد و آله و صحبه اجمعین

اقترال كمال اذا كثر عدد الساعات

مولوی عبد السلام بستوی کا درویش رفیع
الاعمال و اصلاحی افسانہ مولوی عبدالغنی و مولیٰ

”السلام عليكم يا رسول الله“ ۵۵۵۵۵

(۱) دسرف نکلتے ہیں۔) اس کے بعد اگر کسی نے رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کرنے کی درخواست کی ہے

۱۷۱ کسی طرف سے سلام کی یہ کام پہنچاؤ۔ اگر تم عربی جاننے ہو تو عربی میں اورت لہو میں۔ مشرق اتم الحرف

نے محرم اپنا نظام و رہا برد رسالت شہداء پہنچانے کی دہر کہ است کی ہے تیرا پوں اہل بیت "اصولہ و الاسام" سلیک

۲۳۵
 وای رسول اللہ من عبد السلام فی یوم فی حق استقامتی زحمت معلومت اللہ تعالیٰ آپ مرگم کو سن کر تراب دیتے

(اسحاق تعلیم میں ۸۰۶ء میں پیدا ہوا تھا)

۱۰۰: "خیر :- شرک نہیں ہے بلکہ مختلف قسم کے عبادت" ۱۰۱: "خیر :- شرک نہیں ہے بلکہ مختلف قسم کے عبادت"

اگر کوئی نہیں باوجود کہ وہ پچھلے کس طرح ممکن ہے اس کا ایک۔ تنہا دادی فرمائیے۔

انے دہارے پکارے اللہ تبارے سرور اللہ کا عرش ہے
 اور یہ ہے حق و باطل کے قیام کے لیے

اے دو دو کا بنے ہر سے کرنا یہ

اسے درود بھیج جتنے رحمت کے دروس ہیں۔ (۲۰)

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے یہ روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے کہتا تھا کہ

سے ساتھ ایک عورت کے پاس مجھے جس نے اپنے سر سے گھنٹیاں باندھ رکھی تھیں۔ اور

کے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا میں تجھے اجیرنا بنا ہوں تو اس سے بھی اسرار کیا

مُسْتَحَقِّينَ لَهُ غَدَاةً مَعْلُومَةً يَوْمَ تُنْفَخُ الصُّورُ ۚ وَمَنْ يُشِكَّ فِي ذَلِكَِ وَرُفِعَ إِلَى اللَّهِ غَدَاةً مَعْلُومَةً يَوْمَ تُنْفَخُ الصُّورُ ۚ وَمَنْ يُشِكَّ فِي ذَلِكَِ وَرُفِعَ إِلَى اللَّهِ غَدَاةً مَعْلُومَةً يَوْمَ تُنْفَخُ الصُّورُ ۚ

(٥) کتاب الکوار الخوارزمی ص ٦٤ جدول فیض کواکب (کمال - احمد)

(۱) در هر دو طرف معادله (۱) را با $\frac{1}{\sqrt{2}}$ ضرب می‌کنیم و داریم:

اہل سنت اہل محدیث میں یہ کہتا ہے کہ اس میں بڑا کرم ہے کہ اس نے اپنے لیے اللہ کی رحمت سے کرم کیا۔

[illegible]

اس کے ذریعہ جتنے بارش کے قطرے گریں۔

اے بھائی! مجھے بتئے کہ تم نے کس طرح سے اپنی لڑکی

نیز درج اول درو شریف دارے ہوئے ہیں۔

○ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کا دور

مہدی اعلیٰ حضرت سے یہاں سے چلے آئے ہیں۔

۱۔ اسلام الی وادی دین اسلام

اسلام الی وادی دین اسلام

(ترجمہ: جری، مکتبہ المدینہ، طبع ۱۰۵۰-۱۰۵۱ھ مطابق ۱۹۹۹ء)

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی

جہز میں لہریں کی طرف سے مسٹر گاندھی بھوپر پر سلام

۲۔ سلام اعلیٰ یا غامدی + رعدا الزحر من غندی

(ترجمہ: علامہ اعلیٰ، لہر غامدی، ۳۵-۳۶، دار معارف، ص ۱۰۶، طبع ۱۹۹۹ء)

روزنامہ جنگ ۲۹ ستمبر ۱۹۵۷ء کا تبصرہ

سرزشت جہز کے دلہانہ روض میں بھارتی وزیراعظم مسٹر نہرو کے استقبال پر "مرحبا رسول السلام" جیسے نیک اسلام اور اسلام سوز قسم کے نعرے لگائے گئے۔ ان سے نہ صرف یہ کہ مسلمانان عالم کے دل میں جذبات و غیرت کو تازہ و اشتداد پہنچا ہے بلکہ متولیانِ حرمین شریفین کی اس موعودہ دین داری کا بھی پول کھل گیا ہے۔ جس کا مادہ نام اسلام میں ڈاکا چنا جا رہا ہے۔ اس سے قطع نظر کہ سرزمینِ توحید کو گوارہ اسلام میں ایک مضمین پرست جہ مخرنہ اور اللہ کے باقی کو دھمکتہ کھرم رکھنا اور تدار رسول میں لےنے والے موجدینِ مردوں اور عورتوں سے غیر مقدم و استقبال کرنا پابانِ حرم کے لئے کہاں تک لب و لہجہ خود بیاد بھی لایا جائے۔ ان کی شرمناک اور غیر اسلامی سہ کھ پھرتیہ کہ لئے "رسول السلام" جیسے اصطلاحی لفظ استعمال کئے جائیں۔ اس لفظ "رسول" اسلام اور قرآن کریم کی مخصوص اصطلاح ہے جس کی حیثیت شہداء اللہ اور شہداء اسلام کی ہی ہے۔ جیسے قرآن، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ وغیرہ قسم کے بے شمار الفاظ اسلامی شہداء ہیں جو اپنے لغوی معنی سے گھر کر اسلامی معنی کے لئے خاص ہو گئے ہیں۔ اب ان الفاظ کو لغوی معنی میں استعمال کرنا، بالخصوص ان لوگوں کی طرف سے جن کو عربی زبان کے استعمال کرنے سے لے کر دین کا پاس رکھنا ضروری ہے۔ قطعاً حرام ہے۔ جسے شہداء اللہ کی کٹی ہوئی بے حرمتی ہے۔

پولہ کفر از کتبہ خیر، کچا نامہ مسلمانی

اگر اللہ کے باقی کے احرام میں آج کا رسول کو یہ کہہ کر بھونک چڑھا گیا ہے کہ رسول سے معنی قاصد کے ہیں تو آئندہ تمام شہداء اسلام کی حرمت کبھی باقی نہ رہ سکے گی۔

پھر اسلامی گورامن کو استعمال بھی کس قدر جیسو سوز اور عزت کش ہے کہ جس تک میں آئے دن خیرینِ مسلم سے بولی کھلی جاتی رہتی ہو وہ قاصد امن تو کیا وہ تاس میں امن و سلامتی کا کوئی شاہد بھی موجود نہیں۔ خدا کی شان ہے کہ مراد طور و رنگوں کو قاصد امن کے حجب سے یاد کیا جائے۔

جنوں کا نام خود رکھ لیا خود کا جنوں ہر چاہے آپ کو حسین کر شہ سزا کرے ہم آخر میں پاسبانِ حرم سے صاف طور پر یہ کہہ دیتا چاہتے ہیں کہ حرمین شریفین مسلمانان عالم کی امانت ہے اور پاسبانوں کی طرف سے انہوں کو رسول کی بے حرمتی کبھی برداشت نہیں کی جائے گی۔ (جنگ کراچی)

مرزائیوں کا وہابیوں سے سوال

انقرضات دینہ، فروری ۱۹۵۷ء

ایک مذہبی سوالیہ نظر رسول کے استعمال کے متعلق ہے۔ آج قاضی حدیثی کو یہ بتا دیں مجھ آ رہی ہے کہ رسول کے معنی قاصد کے ہوتے ہیں۔ مگر جب بنی سلسلہ احمدیہ نے رسول کے معنی نامور اور تائی شریعت اسی جی کے پیش کیے تھے تو یہی مولوی شوریہ جانتے تھے کہ یہ شرعی اصطلاح ہے۔ اس لفظ کے اطلاق کے معنی یہ کہ یہ شخص نبی شریعت الہی کا مدعی ہے۔ اگر اس مقدمہ پر انہوں کو کسی نظر رسول کی وصیت کا احساس ہو جائے تو وہ اپنی غلطی کو مان جائیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ سچائی کی غلطی مفید ہی ثابت ہوتی ہے۔ (انقرضات دینہ)

اب ہم آخر میں اس سلسلہ کی آخری کڑی ماہنامہ شفق کراچی کا نمائندہ دلچسپ اور مختصر مزاح سے محرابوں پر نصرتِ اہم تبصرہ پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

ماہنامہ شفق کراچی کا تبصرت

تایخ بہ عاتدہ سابق (تقدیر ان) امجدیہ اولیٰ پند کی خانہ انگریزین انگریزین دولت الہیہ شاہ سجاد کے دم

فداشیدان رسول و عالمین اسلام کا پیغام

جلالت المذہب! اللہ آپ کو محبت رسولہ۔ خدا معلوم آپ کو معلوم ہے یا نہیں کہ ہندوستان

کے دس ہزار مسلمانوں نے غزوہ میں پاکستان کے نام سے ایک الگ ملک بنا لیا تھا۔ اس کو اٹلیہ ملک کے سنی دشمنان اسلام و مسلمانوں نے ہندو کو اپنے زمرے میں لے لیا تھا اور پھر ان کا تعلق عام شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ہندوستان سے مظلوم مسلمانوں نے اپنے کٹائی و غنم اور گھروں سے بھاگ بھاگ کر مرنے لگے۔ نہ جانے کیا کیا معصوب برداشت کرنے کے بعد پاکستان میں سکونت اختیار کر لی۔ لیکن اس کے بعد اب بھی ہندوستان میں ساڑھے چار پانچ کروڑ مسلمان موجود ہیں۔ جہاں نہ ان کی جائیداد محفوظ ہے نہ ان کی مورتوں کی معصیتیں۔

لیکن اے کلیدِ یودھ دارِ حرم !

جب آپ ﷺ کو چنگلے والوں ہندوستان کے سرکاری دورے پر آئے تو ان حالات کے بارہو آپ نے ہندوستانی حکومت کو یہ سہ شامی عطا فرمادی کہ میں حضرت عقیقہ حرمین شریفین اس بات سے مطمئن ہوں کہ ہندوستان میں مسلمان امن و سکون سے ہیں اور ان کی جائیدادیں محفوظ ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یقیناً کبھی جیسے شاہہ آپ کی اس سہ شامی کی تشریح کے بعد ہمیں محمد شاہ بریلی کے قرائن سے سادھت پر آگئے تھے اور ہم یہ بھی سمجھ گئے تھے کہ ترک کی مسلمان قوم قیام اور آپ کی حکومت سے کیوں غیر مطمئن رہی ہے۔

اس واقعہ کے بعد آپ نے ایک غیر مسلم سربراہ مملکت کو سر زمین مجاز مقدس کے سرکاری دورے کی دعوت دی اور ۲۳ ستمبر ۱۹۵۷ء کو بھارت کے وزیر اعظم پندت جواہر لعل نہرو جب آپ کے دار الخلافہ مدینہ پہنچے تو آپ کی حکومت کے اکٹھے کیے ہوئے حوام نے یا رسول اسلام نہرو کے شرمناک نعروں سے استقبال کیا تھا۔ اس استقبال کرنے والوں میں عرب کے وہ قبائلی بدو اور عورتیں بھی شریک کے گئے تھے جو کسی دشمن اسلام فرد یا قوم کے لیے اپنے دلوں میں جذبات احترام نہیں رکھتے۔ پھر سب سے بڑا احتجاج آپ جیسے "خالص بدعات" نے کیا وہ یہ تھا کہ عرب کی خواتین کو غیر عرموں کے انبوه کشیر میں لا کر ان سے ایک غیر عرم غیر مسلم شخص کا استقبال سر زمین مجاز پر "رسول" جیسے مقدس و متبرک خطاب سے کر لیا۔

عسائیوں کی قبروں پر پھول

موجودی عرب کے وزیر دفاع امیر فہد بن سعود نے جو شاہ سعود کے مرنے کے بعد امریکہ آئے ہیں۔ ان امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کی قیام گاہ کی میر کی اور چارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے۔ (گورنمنٹ ۲ فروری ۱۹۷۷ء)

اور پھر ایک گم نام سپاہی کی قبر پر پھول چڑھائے۔ (شامی وقت ۲ فروری ۱۹۷۷ء)

گانگہ گھی کی مڑی پر پھول :- امیر لعل ۱۹۵۷ء میں ہندوستان پہنچے تو قیام کے دوران ڈاکٹر واجندر پ شار، ڈاکٹر راجا کشن اور پندت نعروست داگتیں کیں اور راج گھانہ پر سادھت گانگہ گھی کی سادھت پر پھول چڑھائے گئے۔

(ادارہ وقت لاہور ۱۱ اگست ۱۹۷۷ء) "نائل کے گڑے" اسلام پبلیشنگس ص ۲۵۲-۲۵۳ طبع لاہور ۱۹۷۷ء

حبیب کبریہ ﷺ کی مخالفت

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال لیس الشہم بارک لہ فی شامنا فلہم بارک لہا فی بیتنا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا قال لیس الشہم بارک لہ فی شامنا فلہم بارک لہا فی بیتنا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا قال لیس الشہم بارک لہا فی شامنا فلہم بارک لہا فی بیتنا۔

(رواہ البخاری) (مشکوٰۃ حرم ص ۲۸۳ جلد ۳ طبع لاہور)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ہمارے شام میں برکت ڈال دے۔ اے اللہ! ہمارے یمن میں برکت ڈال دے۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ! ہمارے رسول اور ہمارے حجر میں بھی۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام اور یمن میں برکت ڈال دے۔ صحابہ نے کہا: اور یہ کہے لیے بھی دعا فرمائیے۔ میرا خیال ہے آپ نے تیسری بار فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام اور یمن میں برکت ڈال دے۔ اہل بیت سے شیطان کا بیگ نکال دے۔ روایت کیا اس کو ابو ہریرہ نے۔

○- امیر محمد بن اسماعیل یعنی صفائی التوفی ۱۱۹۹ھ / ۱۷۸۸ء لکھتے ہیں :-

"صفائمی علیٰ حبیب و من خلی بالحبیب"

نہ پر سلام ہو اور جو حبیب آ جائے اس پر بھی سلام ہو۔

(محکم دلائل و اسناد عالم لدنی - طبع اہل کتب لاہور ص ۲۷۷)

میں وہابی

سے

سُنی کیسے ہوا؟

اور کیوں ہوا؟

میری کہانی میری زبانی

میں وہابی سے سنی کیسے ہوا؟ اور کیوں ہوا؟

قدوسی محمد چاچا اقبال نقشبندی جماعتی شاہک غیر متقدم خطیب جامع مسجد قادری مکی
روڈ حیدرآباد کوئی گوجرانوالہ میں 1953ء تا 1976ء تک رہا۔ یہ وہابیوں کا بھتیجا تھا۔
15 : 4 : 1953ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوا۔ شہر کی تعلیم اہل سے چھ ماہ تک گورنمنٹ
پرائمری سکول نمبر 1 شیراٹوالہ پانچ سے حاصل کی۔

1962ء - 17 : 1962ء میں گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 4 کا موکی
مزی فی آبادی میں رہائش پزیر ہوئے۔ گورنمنٹ پرائمری سکول نمبر 4 کا موکی
سے پرائمری پاس کی۔ بعد ازاں گورنمنٹ ہائی سکول کیموکی میں چھٹی سے لیکر
بھڑک تک تعلیم حاصل کی۔ 1967ء میں گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ میں داخل
ہوا اور 1969ء کو ایف۔ اے کیا۔ بعد ازاں میرا ذہنی تعلیم حاصل کرنے کی
طرح نامہ اہل بول اندائی دینی تعلیم یعنی قرآن مجید 1970ء سے لے کر 1974ء
تا آخرہ ترجمہ کیا۔ معلم حضرت مولانا سید عبدالغنی شاد تھے۔ جو کہ خطیب جامعہ
مرکزی مسجد اہل حدیث کیموکی میں خطیب تھے۔ اس وقت اراکین مسجد شیخ شاکر
صدر - جنرل سیکرٹری شیخ محمد بغیر آصفی - شیخ فضل الدین عرف بٹیا - نسیم
قبر الدین - قلام محمد نور دھمی اور دیگر اراکین تھے۔ سید عبدالغنی شاد صاحب کے
بہن اولاد نہیں تھیں۔ اسی بنا پر جناب شاد صاحب نے مجھے میرے راوا محترم سے
مانگا۔ اس لئے کہ میں اس کو عالم ماناں گا۔ میرے بعد میری جگہ پر خطیب
ہو گا۔ ولیہ محترم مان گئے۔ 1979ء کو جناب شاد کا انتقال ہو گیا۔ بعد ازاں
1980ء تک میں جامعہ مرکزی مسجد اہل حدیث کیموکی کا خطیب رہا۔ مرید چھ ماہ
خدمات کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ میں کسی جامعہ میں داخلہ لے کر احادیث کی تعلیم بھی

حاصل کروں۔ ۱۹۸۰ء - 24 آگست کو جامعہ اسلامیہ فیصلہ قرار دیا کہ میری
 نیند الرحمن مدنی داخلہ لیا۔ جب میں نے جامعہ اسلامیہ میں داخلہ لیا۔ اس وقت
 میرے ساتھ خاص طور پر جو تعلیم حاصل کرتے والے تھے وہم تحریر کرتے ہوں۔
 مولانا محمد شفیع - مولانا محمد مسلم - مولانا منظور احمد - مولانا شفیق الرحمن - مولانا
 شفیق الرحمن - مولانا عبداللہ امرتسری - مولانا جاوید گلے زئی - مولانا عبدالغفور
 سیال پور وغیرہ تھے۔

1983ء کو دورہ حدیث کرنے کے بعد پھر دوبارہ مرکزی جامعہ مسجد اہل حدیث
 خلیفہ مقرر ہوا۔ میں نے اتفاقاً میرے بدشاہل مولانا محمد اکرم
 رضوی خلیفہ جامع مسجد فیض مدینہ میں خلیفہ ہے۔ اس لیے بہرہ ہے کہ
 رضوی کے مقابلہ کے لئے کسی عالم جو کہ فارغ التحصیل ہو اسے لانا چاہیے۔
 صلاح مشورہ کے بعد میں اور شیخ شکر - شیخ احمد ارحم حکیم قرادین موضع
 پنجابوالی سادھوی ضلع گوجرانوالہ جامعہ میں بیٹھے۔ وہاں مولانا حبیب الرحمن
 رحمانی کو لایا گیا۔ چند دن ہوئے تھے مولانا کو آئے ہوئے توفیق محترم کے حکم
 سے مولانا کے پاس رہنا شروع کیا۔ یہاں کا مظلوم بھی کرتا رہا اور دیگر امور پر
 چاہتا رہا۔ تقریباً 3 ماہ بعد کسی سے مولانا صاحب نے سن لیا کہ رحمانی تو قوم کمار
 ہے۔ مجھے کہنے لگے کہ کیا کیا جائے کیونکہ میں ذلت کا کبیرہ ہوں تو کیا کروں میں نے
 کہا مولانا آپ اپنا تخلص تبدیل کر لیں۔ بعد یزدانی لقب رکھا گیا۔ یزدانی کے
 آنے کے بعد میں اپنی مقلد بنی آبادی و صوبہ سرائی کا مہنگی کی جامعہ مسجد مبارک
 اہل حدیث المعروف ناہیاں والی میں خلیفہ مقرر ہوا۔ اس لئے کہ کبیرہ
 داری و دانش بھی جامعہ مسجد مبارک اہل حدیث کی جامعہ والی تھی۔ اس
 طرح وقت گزرنا چاہیہ۔ 6 مارچ 1984ء کو ایک کانفرنس سلسلہ میرت النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم 5 بجے سبناوالہ ضلع وادی میں منعقد ہوئی۔ جس میں خطابات

کے لئے یزدانی صاحب کا دم اور میرا نام نمایاں تھے۔ دوران سفر میں نے یزدانی
 سے کہا اس علاقہ کے لوگ زیادہ حیر پرست ہیں۔ سرائی فرما کر حیروں کے متعلق
 کچھ نہ کہنا۔ تھہر کر حاصل پور کے علاقہ میں حیر لگیا شاہ صاحب کا دوبارہ تھا
 اور ہے۔ یزدانی نے دوران خطاب کچھ ایسے الفاظ حیر لگیا شاہ صاحب کے
 متعلق کہے جو کہ عداوت سے باہر تھے۔ پھر کیا تھا اس چک کا نمبر دار چودہوی
 فتح محمد ڈوگرہ حیر لگیا شاہ صاحب کا مرید تھا۔ وہاں پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ نمبر دار
 کے لڑکے نے یزدانی کے سر پر لاشی مارنا چاہی تو میں نے دیکھتے ہی لاپاس بازو یزدانی
 کے سر کے قریب کیا جسکی وجہ سے میرے ہاتھ بازو کی کٹائی ٹوٹ گئی جو کہ زائد
 شہوت ہے۔ اور ہمیں 3 دن تک زہر حراست ایک کمرہ میں رکھا گیا۔ نمبر دار اثر
 رسوخ والا آدمی تھا اس لئے پولیس والوں نے مزاحمت نہ کی۔ جس کمرے میں
 بند تھے۔ وہاں ہی کمانا چوہاں پر چیشاب پانڈا۔ کیا لکھوں قلم کہنے سے قاصر ہے۔
 وہ الفاظ نہیں لکھ سکتا جو کچھ سننے میں آیا۔ تفصیل لکھنے سے قاصر ہوں۔ بہر کیف
 مختصر عرض ہے کہ 3 دن کے بعد میں نے کمرہ کے اندر ہی سے نمبر دار کی مدد
 حاجت کی اس نے کہا۔ پہلے میرے حیر کی تعریف اور کوئی کرامت سناؤ پھر چپن
 چھوٹے گی۔ میں نے کہا کہ جب نمبر دار صاحب میرے تو بازو کی کٹائی بھی ٹوٹ
 چکی ہے۔ سرائی فرما کر مریم بیٹی تو کروا دیں۔ میں نے نمبر دار کو اس کے حیر کا
 واسطہ دیا۔ تب جا کر اس نے مجھے باہر نکالا اور بیٹی وغیرہ کی۔ میں نے سوچا کہ اب
 موقع ہے۔ کوئی بریلوی بیوی کی کرامت نمبر دار کو سناؤ شاید جاننا چاہئے۔ مختصراً
 میں نے دو تین بریلویوں کے حیروں کی کرامتیں پڑھی تھیں جو کہ زمین میں تھیں۔
 ایک حیر مرلی شاہ صاحب۔ دوسری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی۔ بعد میں
 جس طرح آزادی ملی۔ لمبی تفصیل ہے۔ (کبھی موقع ملا تو تفصیل کے ساتھ عرض
 کروں گا) راستہ میں میں نے یزدانی سے کہا۔ یہ بتاؤ کہ اب کاموکی والوں جا کر

لوگوں کو کیا جواب دینا کہ اسے دن کہاں رہے؟ کہنے لگا کہ کہہ دیجئے کہ دوسری جگہ کے پڑگرام تھے وہاں پر پتے گئے تھے۔ بھوت نمبر 1۔ پھر میں نے کہا اگر لوگوں نے سوال کیا کہ تمہارا بازو کیسے ٹوٹا؟ تو کیا جواب دوں گا۔ کہنے لگا کہ کہہ دیجئے کہ کپیلے کے چٹکے سے پھسل گیا تھا۔ دوسرا بھوت۔ پھر میں نے کہا کہ یہ جو گاڑی جس کا نمبر LHM / 1960 ہے اس کے ٹیشوں اور سکرین کے متعلق سوال ہوا تو پھر کیا جواب دوں؟ کہنے لگا کہ کہہ دیجئے کہ بدیلہ یوں نے گاڑی پر آگئی وہ پتھر مار کر دیا تھا۔ تیسرا بھوت۔ مختصراً واپس کا سوچا کہ تمام رام کمانی سنا گئی تھی لیکن مسجد کی اندامیہ منگلوک ٹکڑوں سے میری رام کمانی سن رہی تھی۔ آخر 4 دن کے بعد والد محترم نے پوچھا تو میں نے تمام کہہ دیا جو جو وہاں سے ساتھ ہوا تھا۔ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے پردائی کا ساتھ چھوڑ دیا۔ والد محترم کے حکم کے مطابق میں شیخ پورہ چلا گیا اور صاف مہماندہ شیخ پوری کے ساتھ ہانا شروع کر دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد حافظ صاحب کی حسبِ دائرہ کئی مئی جو کہ شیعوں نے نہیں کائی۔ معاملہ کچھ اور تھا۔ لکھ نہیں سکتا۔ (کبھی حاضری پر) سناؤں گا۔ ہاں کے دایسی پر میں نے حافظ صاحب سے کہا کہ شیخ پورہ والوں نے اگر سوال کر دیا اور کہیں گے ضرور تو کیا جواب دوں۔ حافظ صاحب کہنے لگے کہ کہہ دیجئے کہ شیعوں نے کائی ہے۔ یہ بھی بھوت تھا۔ میں سوچنے لگا۔ ایک طرف تو ہم اپنے آپ کو مومد کہلاتے ہیں۔ دوسری طرف میرے ملائے بھوت دے لے کی تعلیم دیتے ہیں میں سوچنے میں پڑ گیا۔ چند دنوں کے بعد دائرہ والا معاملہ بھی کھل گیا۔ میں پھر واپس کاموگی آ گیا۔ دوبارہ پردائی سے صلہ کرنے کے بعد آدھ وقت کے سلسلہ شروع ہو گیا۔ 17 اپریل 1988ء بروز بدھ جامع مسجد اہل حدیث ہیلہ مہنوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع ساہیوالہ میں ایک جلسہ حاکم سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا جس میں خطابت کے لئے مولانا حبیب الرحمن پردائی، حافظ محمد عبد اللہ شیخ پوری، مولانا

محمد حیات رحمہ اللہ، مولانا عبد اللہ شاد سیالکوٹ، مولانا رفیق سہیل راولپنڈی، مولانا محمد حسین صاحب شیخ پوری، مولانا ندیر بھائی شاعر، مولانا محمد رفیق مدنی، حافظ عبدالقادر دیوبند اس جلسہ کی نعت میرے ذمہ تھی۔ دورانِ تقریر حافظ محمد عبد اللہ شیخ پوری نے معراج متعلق ﷺ بیان کرتے کرتے یہ کہا کہ معراج کی رات اللہ کے پاک پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے انبیاء کو نماز پڑھائی۔ میرے ذہن میں یہ وال پیدا ہوا کہ ایک طرف ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی ملی مرکز ملی ہو چکے ہیں۔ دوسری طرف ہمارے مناظر صاحب کہہ رہے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے انبیاء کو نماز پڑھائی۔ دوسرا سوال یہ پیدا ہوا کہ نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھائی۔ کون کون سی آیات قرآن مجید کی پڑھیں اور پیچھے انبیاء علیہ السلام نے کیا پڑھا۔ تیسرا سوال یہ پیدا ہوا کہ معراج کی رات جو اللہ تعالیٰ نے 50 نمازیں فرض کی تھیں۔ 50 میں سے پانچ کرانے میں جو حاکم ہوتے ہیں جن کا نام حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے۔ چھ آدمی پر روح نازل ہوئی یا کہ خود موسیٰ علیہ السلام خود جسم موجود تھے۔ یہ تینوں سوال تھے۔ اس کا تفرس میں نے تین وقتے لکھ کر دیئے۔ لیکن جواب نہ دیا۔ بہر کیف مناظر کی تقریر کا وقت ہوا۔ اس جلسہ کی نعت میرے ذمہ تھی۔ وہاں دوسرے مقرر کی باری تھی میں نے مقرر کا نام پٹنہ سے پہلے ان تینوں سوالوں کو دہرایا اس لئے کہ بعد میں آنے والا مقرر ان تینوں سوالوں کے جواب سے علوم الناس کو مستفیض کرا سکے۔ جلسہ اختتام کی نظر ہوا۔ تحصیل کلکتہ سے تاجر مولانا (کبھی خدمت کا موقع ملا تو تمام واقعات سے روشناس کر لیا گیا) بہر کیف واپس پڑا کچھ میرے ساتھ ہوا ۲۰ ہوا تین پھر مناظرین کے چہرہ دل کے رنگ تبدیل ہو چکے تھے۔ وقت گزرتا گیا۔ بعد ازاں قاضی عیسیٰ بخشہ والی کا تفرس کا وقت آ گیا۔ مددہ ناچنے لگی اس کا تفرس میں موجود تھا۔ کیا تھا کہ اللہ

تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے ڈیڑھ سو صفحہ پر خلاصہ اس طرح ہے۔
علامہ احسان الہی ظہیر کے بھائی (اکثر نفل الہی ظہیر) ہم دونوں چائے پینے کے لیے
کینٹین پر پہنچے ہی تھے کہ بعد میں دھماکا ہوا جس میں اہل حدیث کے جید علماء
موت کی نصیحت چڑھ گئے جن میں حبیب الرحمن پروانی اور احسان الہی ظہیر
قائم ذکر ہیں۔ بعد ازاں وقت گزرتا گیا پھر جامعہ مسجد مرکزی اہل حدیث
کا دوامی منڈی میں حبیب الرحمن پروانی کی مسجد حنیف دہلوی جو کہ میری جامعہ
مسجد مبارکہ اہل حدیث میں بچوں کو ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم دیتا تھا۔ اسے
خطیب مقرر کر دیا گیا۔ 24 جولائی 1987ء کو بروز اتوار جامعہ مسجد محمدیہ اہل حدیث
مقام فیصل آباد گورنمنٹ ہسپتال پار شہداء کے اہل حدیث کانفرنس منعقد ہوئی جس
میں مولانا محمد شاد احمد سلفی، مولانا معین الدین کھوسو، مولانا حافظ عبد اللہ
شیخوپوری، مولانا محمد حسین شیخوپوری، مولانا رفیع سلفی، مولانا شہباز سلفی،
شیخ پیروی، مولانا محمد اعظم، حافظہ سید القادر روپڑی قائل ذکر ہیں۔ میں نے
وہاں پر بھی سوالات دہرائے۔ جوابوں سے مطمئن نہ کیا گیا۔ پھر ہنرک دیکر بھاڑا
گیا۔ میں کب باز آئے والا تھا۔ جلسہ کے اختتام پر میں نے حافظہ عبد اللہ
شیخوپوری سے پھر سوال کیا۔ لیکن یہ کہہ کر مال دیا گیا۔ یہ کوئی خاص مسئلہ نہیں
ہیں۔ جس پر تم بعد ہو۔ کوئی اور بات کریں۔ لیکن میرا دھن مطمئن نہیں تھا۔
دل میں خورج طرح کے خیالات آتے تھے۔ دل پریشان تھا۔ آخر کس کے پاس
باؤں کس سے مسائل حل کرواؤں اس دوران کچھ کتب کا مطالعہ کیا۔ وہ قبل
ذکر ہیں۔

نمبر ۱:- صراطِ مستقیم - مصنف مولانا اسماعیل دہلوی جس میں لکھا ہے کہ نماز میں
نوروت کی جگہ اور گدھے کا خیل آجائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ جی مصلحت کا
خیال آجائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

نمبر ۲:- کتاب ابو سلیحہ - مصنف ابن قتیبہ۔ اس میں تحریر ہے کہ بعض اوقات
شیطان انسانی بخشش میں آکر کہتا ہے کہ میں موسیٰ، عیسیٰ، خضر علیہ السلام کہ محمد ہوں۔
دوسری جگہ پر تحریر ہے (لا ادری ولا قوتہ الا باللہ العلیٰ العظیم)

بعض اوقات جو کہ خود سے آواز میں آتی ہیں وہ شیطان کی آواز میں ہوتی ہیں۔
چاہے کہ کسی دلی غمٹ قلب یا دنیا کی قبر ہو۔ دل حول ولا قوتہ الا باللہ العلیٰ العظیم
نمبر ۳:- تقویۃ الایمان - مصنف اسماعیل دہلوی۔ اس میں اسماعیل دہلوی نے خود
بقیہ کی کسی جگہ یہ لکھا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو۔ جی کے چاہنے سے کچھ
نہیں ہوتا۔ خدا چاہے تو کروڑوں محمد پیدا کر دے لیکن وہی خدا کے آگے ہمارے
زیادہ ذلیل ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ نبی مرکر ملی ہو چکے ہیں۔ اس میں تحریر جی
دلی کو ماننے والا شرک ہے۔

نمبر ۴:- کتاب التوحید - مصنف عبد الوہاب نجدی۔ الحیاء کل کی فضیلت نہیں
چاہتے۔

نمبر ۵:- تکیۃ الوہاب۔ اس میں تو کمال کو ہاتھ لگا دیا۔ دوسری کتب کا بھی مطالعہ کیا گیا
جس میں خاص قسم کی کتاب جس کا ہم نزل الامداد فی فقہ النبی القادر - مصنف
وحید الزمان۔

ان کے علاوہ کئی اور کتابیں جدیدوں کی نظر گذریں تفصیل درکار نہیں ہے۔ کتب کا
ہم ذکر کر رہے۔ اب چند کتب دیدہ یوں کی بھی نظر گذر رہی ہیں اشارہ تحریر ہے۔

نمبر ۶:- تہذیب النہاس - مصنف قاسم نانوتوی۔ جس کا تم نبوت سے انکار ہی ہے۔
امتی عمل میں بھی تہذیب جاتا ہے۔

نمبر ۷:- عرفانِ قاعدہ - مصنف مولانا خلیل احمد اٹکھوی۔ جس میں تحریر ہے۔

میاں عزیز ہندوؤں کی رسم ہے۔ 12 ربیع الاول ہندو کھجکائی ولادت کے دن ہے۔
اس کتاب میں تحریر ہے کہ جی کو اردو بولنا مدرسہ دہلی سے لیا۔

نمبر 3:- رسالہ الامداد۔ مولانا اشرف علی تھانوی۔ اس میں تحریر ہے کہ لا الہ الا اللہ اشرف علی سائر الالہ۔

وردہ شریف۔ انجم صل سٹی میدان مولانا اشرف علی

نمبر 4:- حفظ الامینان۔ مصنف اشرف علی تھانوی۔ اس میں تحریر ہے کہ جتنا علم نبی کو ہے اتنا سب ہی لگے دیوانے حیوانات کو لگے ہے۔

نمبر 5:- رشید الن رشید۔ مصنف (محمد رفیع مٹ) جس میں مزید کوفی پر امام حسین کو باقی قرار دیا گیا ہے۔ مزید کو باقی اور نکالنا صحیح ہے۔

نمبر 6:- فتاویٰ رشیدیہ مصنف رشید احمد ننگوئی۔ قبول دید ہے۔ کس کس کتاب کا حوالہ اور کونسی کونسی کتب کے نام تحریر کر دیں۔

ان چند کتب کی تقریری آیات پڑھ کر دل بہت بڑا دل بول بولائی کے مرنے کے بعد ہم محدث اہل سنت دہارہ گوجرانوالہ غلہ کن آباد میں رہائش پذیر ہوئے اور وہاں پر جائز مسجد تباہ اہل حدیث جس کا متولی مولانا شہباز احمد مدنی ہے۔ اس مسجد میں خطیب مقرر ہوں چند ماہ خلافت کے بعد مجھ پر اہل تشیع سے پھرنا بول سے صبر کیا۔ جس پر شہباز احمد مدنی۔ محمد یوسف احرار۔ مولانا محمد اعظم۔ مولانا حبیب الرحمن اپنا جنرل میکر لڑی جامعہ مدنیہ اہل حدیث چوک نیائیں مجھے کھنڈر ہاؤس ڈھکی حالت میں لکھنؤ گئے اور مقدمہ درج ہوا۔ کچھ دن ماہ بعد اہل حدیث اور سنوں میں مناظرہ اختیار مصطفیٰ ﷺ ہوا قرار پایا۔ کاچھ پودہ انور پانچ مسجد رحمانیہ اہل حدیث اور جامعہ مسجد غوثیہ رضویہ جگہ مقرر کی گئی۔ اہل حدیث کی طرف سے حافظ محمد عبداللہ شیخوپوری، حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا شہباز احمد مدنی، محمد حنیف ربانی روپڑی صاحب صدر مناظر تھے۔

ستوں کی طرف سے امام عبدالنواب صدیقی اور دوسرے علماء تھے۔ میں اس مناظرہ میں الہامی مدد ملتی تھی نے سوچا کہ میرے ذہن میں جو مسائل کے بارے

میں غلط ہے وہ دور ہو جائے گی۔ جمعرات کا دن تھا۔ 22 دسمبر تاریخ تھی۔ میں نے سنا عہرہ شروع ہونے سے پہلے جو سوالات شروع شروع میں تحریر کئے ہیں۔ مولانا رشید مدنی سے پوچھے۔ انہوں نے دوسری طرف رخ کیا۔ قصہ مختصر جواب عداد۔ آخر کار میں نے ہمت کر کے سیدوں کے سٹیج پر پہنچ گیا۔ علامہ عبدالنواب صدیقی سے سوالات کا پرچہ آگے رکھا۔ تو انہوں نے سترہ احادیث مبارکہ حیات الانبیاء کی لکھ کر دیں۔ اور مجھ سے کہا کہ باز اپنے مناظرین سے ان احادیث کے مستحق پوچھو۔ آیا یہ احادیث صحاح ستہ میں موجود ہیں یا کہ نہیں۔ صحیح ہیں یا کہ ضعیف ہیں۔ میں وہ پرچہ لے کر اپنے مناظرین کے پاس آیا اور حافظ عبداللہ شیخوپوری سے پوچھا کہ احادیث کہاں پر ہیں؟ ضعیف ہیں یا کہ صحیح ہیں؟ تو جواب مانا ان میں سے احادیث صحیح ہیں باقی تمام ضعیف ہیں۔ تو میں نے کہا کہ اگر تین حدیثوں پر بھی صراحت ایمان ہو تو معلوم ہوا کہ انبیاء اپنی قوم میں زندہ ہیں۔ لہذا ہمارا عقیدہ من گھڑت ہے۔ گستاخ عقیدہ ہے۔ لعنت ہے ایسے عقیدے پر جس میں انبیاء کی توحید ہو۔ میں ایسے مے گندے اور گستاخ عقیدہ سے توبہ کرتا ہوں۔ اتنی باتیں کر کے جب میں سیدوں کے سٹیج پر پہنچا تو علامہ عبدالنواب صدیقی صاحب نے اطلاع کیا کہ سیدوں تم کو مبارک ہو۔ تم نے مناظرہ جیت لیا ہے۔ لوگوں نے کہا علامہ صاحب کیسے "تو صدیقی صاحب نے کہا یہ قادیانی محمد ہادیہ اقبال گستاخ گندے عقیدہ سے جب ہو کر مسلک حقہ اہل سنت میں آچکے ہیں۔ پھر کیا حقہ وہابیوں کی تو دینی اہل مرگئی۔ اور سیدوں کے سٹیج سے نفرت بکیر نفرت رسالت۔ نفرت نفیہ مستقیم من المسلمین و دعوت زندہ باد کے نعروں سے فضا کو بچنے لگی۔ وہاں سے پھر جلوس کی شکل میں داتا دربار حاضری ہوئی۔ دہار شریف میں وہی وفد حاضری تھی۔ داتا سرکار کی قدم پائی کے بعد امام عبدالنواب صدیقی صاحب کہنے لگے کہ قادیانی صاحب شان لایہ بیان کریں اور

اپنا نائب ہونے کا واقعہ مختصر لفظوں میں بیان کریں۔ نجدی عقیدہ سے صاحب ہونے کی وجہ تو یہاں کر سکتا تھا۔ اولیاء کی شان کیسے بیان کرتا۔ کیا معلوم تھا کہ ولولہ کی شان کیا ہوتی ہے۔ مدنی صاحب نے مجھے پائی دیا کہ قادری صاحب یہ واقعہ سرکار کی کنش کا پانی ہے پانی میں۔ وہ پانی کا کیا۔ جیسے جیسے پانی پیتا رہا بل نہا نورانیت پیدا ہوتی رہی۔ پھر کیا تھا میں نے تقریباً ایک گھنٹہ تجھیں منٹ (25 : 1) تک شان اولیاء بیان کی۔ تمام رات سہا کر رہا رہتا گزار گئی۔ جب صبح ہوئی تو میری دنیا بدلی جتنی تھی۔ پہلے گستاخ اولیاء، گستاخ صحابہ، نور گستاخ انبیاء تھا۔ اب تو میں اولیاء کے دو کا گھر اور شرفان مہبطی تھا۔ دوسری طرف میرے افسانہ کو معلوم ہوا کہ وہ سنی بریلیونی ہو چکا ہے۔ پھر کیا تھا تلاش شروع کر دی گئی۔ چند دنوں کے بعد فقیر محترم کی ملاقات واقعہ سرکار پہ ہو گئی۔ تنقید کیا گیا لوگوں نے چھڑا دیا۔ اور کہا گیا آج سے میں تم کو جائیداد معقول اور غیر معقول سے عاق کرتا ہوں۔ لیکن میں حضرت بالائی عیسیٰ کی سنت پر شدیداً تھا۔ جائیداد چھوڑی، تشدد برداشت کیا۔ آخر کار میرے خاندان کے ہاتھ ایک نیا راستہ پائی تھا۔ وہ میرے بیٹا بیٹوں کا معاملہ تھا۔ کچھ دن گزرے ہوں گے کہ دوبارہ دربار شریف پر ہی ملاقات ہو گئی۔ اس وقت والد محترم اکیلے تھے۔ ساتھ میرا چچا زاد بھائی محمد ایوب اور چھوٹا بھائی نوید اقبال اور خالد زاد بھائی ثناء اللہ تھے۔ مجھے نو دیکھ کر کوب کر کے ہوئے سسرال والوں کے گھر جن کی رہائش ساعدہ خورو لاہور پتہ بان روڈ پر تھی۔ وہاں لے گئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے تمام رشتہ دار اکٹھے ہو گئے۔ ہاتھ ہوتی رہیں۔ آخر کار میرے سسر لے کہا کہ خود دار تم مشرک ہو گئے ہو۔ اب تمہارا تدارک کوئی رشتہ نہیں ہے۔ اس لئے میری لڑکی کو خلاق وسے دے دو۔ میں نے کہا کہ اپنی ہدی سے پانچ لاکھ لیکن وہ بھی کہنے لگی کہ یہ عقیدہ مشرکانہ اور بدعتوں کا عقیدہ ہے۔ اس طرح تمہارا میرا گزارد نہیں ہو سکتا۔ جو میرے اہل جان کہتے ہیں

مجھے فیصلہ منظور ہے۔ آخر کار میں نے کاندھ تخریب تین ملائیں ایک مشیت دے دیں۔ اور گھر سے باہر آکر میں نے وہ کاندھ اپنے والد محترم کے آگے کر دیے۔ جب والد محترم نے تحریر پڑھی تو تمام پریشان ہو گئے۔ اور کہنے لگے ہم تو تم کو ڈرانے کے لیے کہہ رہے تھے۔ یہ تم نے کیا کیا۔ میں نے جواب دیا۔ اب یہ نصرت نکاح میں نہیں ہے۔ منگی عقیدہ میں تین ملائیں ایک مشیت ہو جاتی ہیں۔ میں اب لڑکی نہیں ہوں جس میں ستر بار بھی کہہ لیں تو ایک خلاق مائی پائی ہے۔ بعد ازاں اہل خاندان نے مجھے دو کوب کیا۔ اور بولے کہ چھوڑنے کے لئے کہی کہہ دیا۔ میری ایک لڑکی اور ایک لڑکا ہے۔ لڑکی بھانجنا شاہد پڑوین اور لڑکے کا نام شہزادہ جلاہ ہے۔ لڑکا کاندھ کی طرف سے بنا پیدا ہوئی۔ مقدور پیدا ہوا۔ اور لڑکی ٹھیک ہے۔ میں نے سوچا کہ خدا کو معلوم کہاں کہاں پر رہتا ہے اور کیا کیا مصیبتیں پہنچتی ہیں۔ میں تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے ناموس رسالت کی خاطر پہلے ہی قربان کر دیئے۔ پھر کیا تھا میں ہر طرح سے آزاد ہو چکا تھا۔ باقی دفعہ میں نے اپنے خاندان والوں سے کہا۔ اب ہر جگہ ہر گزشتی تمہارا میرا آشنا سامنا ہوتا رہے گا۔ اور تمہارے گھر کے ہتھیارے کو کھول کھول کر بیان کروں گا۔ منگی کھلی کوچہ کو پتہ قریب قریب یا رسول اللہ کے گھر سے آگاہوں گا۔ بعد ازاں میں واقعہ سرکار رسالت کو حاضر فرمادی۔ تمام رات لٹل اور قرآن مجید پڑھتے پڑھتے گزروی۔ رات کے کچھ حصہ میں میری آنکھ لگ گئی۔ اور سفید ریش دلاہی دراز قد نورانی چہرہ والے بزرگ نمودار ہوئے۔ اور میری کمر پر ہاتھ پھیرا اور کہنے لگے یہ گھبراہٹیں۔ خدا اور خدا کا رسول ﷺ تمہارے ساتھ ہیں۔ دیوں کا تم پر ہاتھ ہے۔ اتنی ہی بات ہوئی تھی کہ آنکھ کھل گئی۔ میرے دل اور ذہن میں جو جو پریشائیاں تھیں تمام دور ہو گئیں۔ 1988ء۔ 14 آنکھ کو میرے خاندان والوں نے مجھے نقل کر دئے کا منصوبہ دیا۔ بلکہ نقل کا معاوضہ بچاں ہزار روپیہ دینا مقرر ہوا۔

تاکل کو نصف و تم پہلے اوا کی جگہ اور نصف قتل کے بعد دینی قرار پائی۔ (واقعہ انصیل سے کہنے سے قاصر ہوں۔ کبھی موقوفہ تو تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا) بعد ازاں تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھر کیا تھا۔ جہاں جہاں پر خیر مقلدین کے جیسے ہوتے تھے۔ منی عامہ مجھے بھی خدمت کا موقع دیتے رہے۔ اور وہاں وہاں پر جا کر مسک حقد کی عقابیت پیش کرتا رہا۔ اور گردہ بیوں۔ اور نبی پاک ﷺ کی مخالفتی کثافتی کرتا رہا اور گردہ بیوں۔ پھر دینی چلیہ تنقید سے کی سرکوبی کرتا ہوں اور گردہ بیوں اور گردہ بیوں کا۔

کچھ واقعات ساتھ غیر مقلدین میں ہوتے ہوئے ایسے بھی پیش آئے جن کو تحریر کرنی طور پر کہنے سے قاصر ہوں۔ (کبھی خدمت کا موقع لا تو تفصیل کے ساتھ حوالہ عرض کروں گا) مثال کے طور پر مولانا محمد حسین شیخوپوری کی کتابیں لٹھنے کا واقعہ۔ حبیب الرحمن یزدانی پر چھریاں چلنے کا واقعہ۔ حبیب الرحمن یزدانی کے لڑکے التام الرحمن کے مرنے کا واقعہ۔ اکرم رضوی کے خلاف جھوٹی گواہی دینے کا واقعہ اور جن جن جانے کا واقعہ۔ درد وال سے واپسی پر حافظ عبداللہ شیخوپوری کا پٹائی کا واقعہ۔ حافظ عبداللہ شیخوپوری کا عدالت میں جھوٹا قرآن اٹھانے کا واقعہ۔ ڈیرہ نواب شاہ میں کتابیں چھوڑ کر بھاگنے کا واقعہ۔ حافظ عبدالقادر روپڑی کی لڑکی کا نکاح امام سید عبداللہ لکن سہیل کا واقعہ۔ عبدالغفور مدنی۔ مہملی کاسات لڑکیوں کو تعلیم کو بھانڈے کے عرب لادیت کے امر سے نکالنے کا واقعہ۔ حافظ فیدائش شیخوپوری کی دائرہ میں کھانے کا واقعہ۔ ڈیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ کئی واقعات ہیں جو کہ تحریر نہیں کئے جاسکتے۔ اب آخر میں جن جن مسادہ کرام سے غیر مقلد ہوتے ہوئے قرآن مجید۔ تفسیر اور احادیث کی تعلیم حاصل کی۔ ان کے نام درج کرتا ہوں۔ 1: سید عبدالغنی شاہ خطیب جامع مسجد مرکزی احمدیت منڈی کاموگی جن سے قرآن مجید و ظروہ ترجمہ پڑھا۔

2: مولانا عبدالرحمان مدنی مدینہ یونیورسٹی مشتم جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے بخاری شریف ترجمہ تھریج۔

3: مولانا شحات اللہ علی مردان۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے مسلم شریف ترجمہ و تھریج۔

4: مولانا عبدالرحمان متاکی جن سے فن خطبات سیکھا۔ مدرسہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔

5: مولانا رفیق احمد پسروری والد محترم دانا شفیق خاں پسروری جنوں سے جامعہ سلفیہ میں میٹ وغیرہ لے

6: مولانا محمد اعظمی محمد محمدیہ گوجرانوالہ سے دورہ حدیث کیا۔

جن مساجد اہل حدیث میں خطبات کی۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر 1: مرکزی جامع مسجد اہل حدیث منڈی کاموگی ضلع گوجرانوالہ

نمبر 2: جامع مسجد مبارک احمدیت قادیان۔ سوپ سڑی کاموگی، عرف ۱۰۰ باب والی مسجد۔

نمبر 3: جامع مسجد محمدیہ اہل حدیث بہ سلطان کاموگی

نمبر 4: جامع مسجد قادیان حدیث محمدیہ منڈی بانی پاش گوجرانوالہ۔ یہ میری

خطبات کی آخری مسجد تھی۔ جس کا مولانا شہباز احمد سلفی گوجرانوالہ

یہ میری ساتھ پچھلے زندگی میں روایت کرتے تھے جو کہ میں نے قلم خود تحریر کی ہے۔

اس وقت میں جامع مسجد غازی السنت و خدمت مدنی میں روایت کلاہی میں

مستقل خطبات سرانجام دے رہا ہوں۔ اور جامعہ خدایانہ کلاہی و مشتم ہونے کی

حیثیت سے جوں کو قرآن مجید حفظ و ظروہ اور ترجمہ پڑھا رہا ہوں۔

جب سے ٹیٹوانا مصطفیٰ ﷺ بنا ہوں۔ یعنی جب سے مسک حقد کو اپنا لیا ہے۔ چہرے پر

بھی نور ہے۔ دل کو سکون ہے۔ قرآن مجید پڑھنے کا بھی سرا آتا ہے۔

اب جبکہ قرآن مجید یا احادیث کو پڑھتا ہوں تو ایک ایک حرف میں شان معطیٰ اور تہلیل رسول ﷺ نظر آتی ہے۔

مدۃ پانچ روزے رات دن ایک کیا ہوا ہے۔ اسے بچپان میں کریم ﷺ کے ترانے سنا رہا ہوں۔ آخر میں ہالی بھری کے گندے عتیقے سے تائب ہونے کا اشارہ نکھڑا ہوا دیا۔ مجھے ہالی بھری سے سنی بد دیواری ہونے کی جڑ معطیٰ ﷺ ہے۔

مسک حقد اہل سنت و جماعت وہ مسک ہے جو سہرا اذ بحر صدیق کا مسک تھا۔ حضرت عمر فاروق کا مسک تھا جو کہ حضرت عثمان ذوالنورین کا مسک تھا جو کہ مولانا علی شیر خدا حیدر گرا کا مسک تھا۔ پھر تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مسک ہے۔ اس اثناء میں میری زبان سے یہ شعر سہ ساخت نکل جاتا ہے۔

قابل تھا ہمارے جنت ہوئی نصیب

اس دور کی حاضری سے میری قسمت بدل گئی

تاری عمر جاوید اقبال نقشبندی ہمارا کئی خطیب جامع مسجد غازی گل روڈ حیدر کالونی گوجرانوالہ

شہیدوں کے غائبانہ نماز جنازہ کے موقع کے خود ساختہ

یعنی سن گھڑت ہونے کے ٹھوس دلائل

ان اہل دین سے چند سوالات

دوسرے مسائل میں ہیں کہ غیر مقلدین کا درود ادا نہ ٹھوٹے (کڑی کے جانے) کی طرح سو فیصد کمزور ترین ہے۔ بالکل ایسا ہی شہیدوں کے غائبانہ نماز جنازہ کا موقف ہے۔ نیچے لکھے ہوئے سوالات عوام الناس کو ان کے سن گھڑت موقف سے آگاہ کرنے کے لیے پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ عوام خود ہی اس من گھڑت موقف سے مسائل کو باریکیوں میں پڑے بغیر ہی آگاہ ہو سکیں۔

سوال نمبر ۱: شہیدوں کو نماز جنازہ فرض ہیں یا فرض کفایہ؟ واجب ہے یا مستحب؟ یا غفل ہے۔ جواب کی کہیں قرآن پاک کی آیت یا حدیث صحیحہ مرفوعہ پیش کی جائے۔ چوگانہ۔ چنانچہ واللہ! لیکن، اگرچہ کامیاب نہ کیا جائے؟

سوال نمبر ۲: اگر نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں کسی شہید کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی تو ثبوت پیش کریں۔ اس کے ثبوت میں طریف سے ضعیف حدیث بھی قبول کر لی جائے گی؟

سوال نمبر ۳: بالا مزاج حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عابد و قیوں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم شہید ہیں۔ ان کی کسی صحابی نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی یا پڑھائی۔ غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے والے، پڑھانے والے اور جس عداوت میں پڑھائی گئی وہ علاقہ بتائیں؟

سوال نمبر ۴: خلفائے راشدین کے دور میں شہید ہونے والے صحابہ کی تعداد ان گنت ہے۔ خلفائے راشدین میں سے جس جس خلیفہ نے جس شہید صحابی کی نماز جنازہ پڑھائی ہو، وضاحت کریں؟ سوال نمبر ۵: نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کون کون سے صحابہ کرام کے غائبانہ نماز کی تدوین اشتراک تشریف کر رکھی۔ ان صحابہ کرام کے نام بتائیں۔ تدوین نہیں بتائیں کہ شہداء کے غائبانہ نماز جنازہ کے اشتہار کا مسئول ساز و دار ہو جسے کون سا تھا؟

سوال نمبر ۶: نبی کریم ﷺ نے شہداء کی نماز جنازہ کے لیے جتنے جوسوں کی قیادت فرمائی۔ جوسوں کی تعداد بتائیں؟

سوال نمبر ۷: پرچہ نبوی میں کُل خطیب اور تلواریں کا ثبوت کس حدیث سے ثابت ہے۔ کتاب کا نام بتائیں۔ اگر کتب صحاح ستہ میں سے کوئی کتاب ہو تو نمبر ہو گا۔؟

